بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی محمد النبی الامی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے مثل مشہور ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو کتابون مین سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہے کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اوسمین ہر جنس کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو انچاس ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین **مقدمہ** اس مین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو

فصل اصطلاحات حدیث مین حدیث اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علما حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھون حدیثین پائین

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضل معبود و ثنای پیغمبر این برای هدایت بندگان بعد مقابله احادیث متن از نسخ قدیمه مصححهٔ علمای کبار

مشارق الانوار
ترجمۂ تحفۃ الاخیار

باهتمام راجی غفران الصمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و باتفاق و تربیت خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان [illegible]

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۱ھ

اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل اونکا حال
کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ
ہی ایک سو چورانوے ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اونکی مانے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین
کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین
حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین
علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی
قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمٰعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری اوستادون سے ساتھ علم حدیث تحصیل
کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا
سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار
حدیث لکھ چکا تھا انی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکیگا اور
صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علحدہ جمع کرے تو خوب
فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا
جس حدیث کی صحت کمال تمیز مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے
اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے
اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا
سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب
ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اون سے کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ
قیامت مین مجسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی ہی کلام اونکے تقوی اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے
جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا
علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا
تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نرہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دیوین ہم نہین چاہتے
کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی
اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوشامدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم
کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہو کر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

تعداد احادیث صحیح بخاری ۷۲۷۵

فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل انکے جھوٹ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورتون مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم ہین صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہ ہو لیکن چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ**. مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی ضعیف حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدا سند سے راوی ساقط ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیثین ہین صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اونکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی

فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسے اوستاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور خدا کے درمیان محبت ہو وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین
کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس
کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوٰۃ کی احادیث ایک جا
ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سر پر من ہی اول باب مین لایا اور لا کی حدیثون
کو دوسرے باب مین اور جن پر کا ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین
ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی
جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے
دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سر امعلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ
برنگ کا مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال انشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکے ہر تحریر تو بگر رنگ ہی اور خوشبو ہر قسم کی
تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ
معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا جو تھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین ہزار دو سو
چھیالیس ہین ۲۲۴۶ **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے
احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین
اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا
لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لکھ دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے
دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم
رکھا ہی مرادی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت اللفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض
اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین
لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ
بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف
دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی ہین اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی
وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو
اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی
لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا
نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجھکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ۲۵۶ ہجری مین وہین وفات
پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر احوال بخاری جی بگر دم از ثقات: صدق تاریخ تولد ۱۹۴ نور تاریخ وفات ۲۵۶ ہے عبد الواحد طوسی اونکے زمانے مین
ایک ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند صحابہ کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے
انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ
حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ای ابوزید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کیا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مینے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل
یعنی صحیح بخاری لعل اسی طرح امام الحرمین کا بھی جو اب مشہور ہی شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے
چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہی کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ در پیش ہوتی ہی وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب
کرتا ہی **فائدہ** امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ۲۰۴ ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری مین انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین
اونسے تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب رنگا رنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب
کیا ہی اور اوس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم
رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح
کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے
نجات کی اونھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین
اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہی چغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہی وہان پیدا ہوئے بغداد اور
مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین استاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت
ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما
اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوسمین نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین
لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی انکے سوائے اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہین **فائدہ**
مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون کی
کفایت کی ہی حدیث فعلی اور حدیث تقریری کا مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرح طرح غوض اور تلاش کی ہی کہ اونکی صحیح
حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور نہین کینے سبب یعنی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور
تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچۂ کتاب مین کہا ہی کہ یہ کتاب حجت اور ثابت مین میرے

در نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین
ہے زید بن خالد الجهني من آوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها صحیح مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جب تک اوسکو نہ پہچنوا دے ف بھولے بھٹکے جانور
کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہے یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ صیاد خطا ہے اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گازرونی نے لکھا ہے کہ
یہ حدیث حضرت مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین
پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے ق ابن عباس من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین لاوے ف چارون
اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا
زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین
قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ابن عمر من ابتاع
نخلا بعد ان تؤبر فثمرها للذي باعها الا ان يشترطها المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذي باعه
الا ان يشترط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو بعد
پیوند کرنے کے تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہے جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے
پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ
ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند
کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود
ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بکتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے اکثر نسخون مین
اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے ق عائشة من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن
اليهن كن له سترا من النار بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کچھ چیز
مین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھ موجود نہ تھا مینے ایک کھجور دی اوسنے اوسکی
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین
جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اور انکو دینداری سکھاوے اور نکاح برادری مین نیک بخت

فائدہ مین اوسکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جا بجا مناسب مقامون مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اوڑ سکے مثنوی

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہی ۔ دُر دانہ درج مصطفیٰ ہی
بابا ہے کہ یہان سے کون لایا ۔ جسنے پایا یہین سے پایا
مشعل افروز راہ سنت ۔ برہم زن بیخ و شاخ بدعت
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی ۔ یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
بالفرض فلان تھا مرد کامل ۔ اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل
ملفوظ بہت ہین تونے دیکھے ۔ ملفوظ محمدی کو اب لے
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم ۔ اور شاد رسول فخر عالم
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم ۔ ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم
صوفی عالم حکیم دینی ۔ اکرتے رہے اسکی خوشہ چینی
یہ شاہرہ محمدی ہی ۔ گنجینہ راز احمدی ہی
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار
اب زیادہ تو مجھسے کر نکل کل ۔ خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا ۔ گو غوث و امام و مقتدا تھا
ناحق سمجھے اور کچھ ہوس ہی ۔ قرآن و حدیث تجکو بس ہی
تھا علم حدیث سخت مشکل ۔ اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
مقبول ہو یہ کتاب یارب ۔ مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر سن ہی ۱ خ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا صحیح بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین مین ٹھہر رہا ہو جسمین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات ہی پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه مسلم مین ابو موسی سے اور حضرت عایشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے
ملنے کو برا جانتا ہی **ف** حضرت عایشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا
مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین وہ موت کو بدل چاہتا ہی
اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو
برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مگر وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صر و صحیح مسلم کی خطا ہی **خ**
ابو ہریرة من احتبس فرسا فی سبیل الله ایمانا بالله وتصدیقا بوعده فان شبعه وریه وروثه و
بوله فی میزانه یوم القیمة بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا
روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید او پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین
ہوگا قیامت کے دن **ف** یعنی جب ضامی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شیخی منظور نہو تو یہ ثواب پاوے **م**
معمر بن عبد الله بن نافع من احتکر فهو خاطئ مسلم مین معمر بن عبد الله بن نافع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین
غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی **ف** ابن ماجہ مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا
خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد الله بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا
اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہی
اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام
مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین
ق عایشة من احدث فی امرنا هذا ما لیس فیه فهو رد بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین او شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی
ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نکلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسی کا نام بدعت ہی
دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین
ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین اونکی تفصیل کی
کچھ حاجت نہین مثلا قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان
کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین
منع ہین اسطرح اور بدعتون کو خیال کرلے اگر کوئی کہے قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین
تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ نخیری حلوا خوردن را روی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوائے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض
اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

آدمی سے نکاح کر دیوے ﻫ ابو ہریرة من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب ابھی جلدی نہ کر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام
نہ آویگی بندگی باپ دادا کی مت لو بھروسہ ﻫ انس من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا
وجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض انتم شهداء الله فی الارض انتم شهداء الله فی الارض صحیح مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا
کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ
اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی
گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا ق انس و
من احب ان یسأل عن شیء فلیسأل فلا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی هذا صحیح بخاری اور مسلم مین
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلاؤنگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون
یعنی منبر پر ف بخاری و مسلم مین یہی روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا
اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین صحابہ نے بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو
سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رض نے گھٹنون کے بل
کھڑے ہو کر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجا نہ بعضے علما نے کہا کہ منافقون مین
نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کر کے کہ پوچھے جسکا جی چاہے
عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق رض اس بات کو بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جسسے
حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا
نہایت مکروہ ہی خ سهل بن سعد من احب ان ینظر الی رجل من اهل النار فلینظر الی هذا یعنی رجلا کان
یقاتل المشرکین وقتل فی الآخر نفسه صحیح بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد دیکھا چاہے
تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا
حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے
لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو طلحہ ہو کر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت و بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان
اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ﻫ ابو موسی و عائشة

سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور
دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی اتنے نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت
مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق ابو ہریرۃ من ادرک ماله بعینه عند رجل
افلس او انسان قد افلس فهو احق به من غیره بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی بہ نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لے لیوے
اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی رح کا اور امام اعظم رح کے نزدیک وہ مال کا بیچنے والا سب
قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سعد بن ابی وقاص من ادعی الی غیر ابیه وهو
یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے
ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ
بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق ابو ہریرۃ من اراد اهل المدینة بسوء اذابه الله کما یذوب الملح فی الماء
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک
پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین ع کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب
مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ آجتک اوسکا نام و نشان باقی نرہا ق عدی بن حاتم من استطاع منکم ان
یستتر من النار ولو بشق تمرة فلیفعل بخاری اور مسلم مین عدی رض حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین سے جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی سے مگر بھی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک سے اور بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی م جابر من استطاع منکم ان
ینفع اخاه فلیفعل مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پونہچانا تو
کیا چاہیے ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی م عدی بن عمیرۃ من استعملناه منکم علی
عمل فکتمنا مخیطا فما فوقه کان غلولا یاتی به یوم القیمة مسلم مین عدی بن عمیرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

خود بوجہ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزارون
بدعتیں صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین خط سنی ہوکر تو بدعتی ست بن کیونکہ بدعت ہے دین کی برہمزن چھوڑ بدعت
محمدی بن جا پشادہون تجھسے تا رسول خدا ق ابن مسعودؓ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوس پر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اوسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہے خ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ
اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروادیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو
برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے
تو خدا اوسکا مددگار ہے اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہے کافر کا بھی مال مارنا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسی نے
کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدلجاوے
ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ
بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالاجاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر بزور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالاجاویگا یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی چنانچہ اگلی
حدیث مین صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے خ ابن عمرؓ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ
شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ
فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظمؒ کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کرکے بیچنا ایسا عیب نہیں جس سے گائے بکری کا پھیر دینا ثابت ہو سکے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی تو بے شک اوس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوس نے خدا کا کہنا نہ مانا اور جس نے میرے حاکم کا کہنا مانا اوس نے بے شبہ میرا کہنا مانا اور جس نے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوس نے مقرر میرا کہنا نہ مانا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں ہے اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں راضی ہے سو لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں ہے اس واسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَؤُا عَيْنَهٗ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہے کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہے اور اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہووے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اوس پر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کرا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے مگر اوس پر جبر نہ ڈالیے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اونمیں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہے

ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے
دن اوسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے
کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کے روبرو
دکھلانا ہووے بگانی چیز سے بچنا ہے اسکو آسان سمجھے **خ** ابن عباس مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ
مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وہ اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا
قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا **ق** ابن عباس مَنْ اَسْلَمَ فِیْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِیْ كَيْلٍ
مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی
قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہو اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے
مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین بھی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز مین درست ہی بشرطیکہ تول اور پیمانہ اور مدت مقرر
ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت
مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
درست نہین ہی واسطے کہ اسمین تول مقرر کرلینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھہ معین چیز نہین کبھی مثلا تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان
مین بیع سلم کو بعضے ملک مین دادنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رض سے لکھی ہی سو خطا ہی
اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عایشہ سے نہین **خ** ابو ہریرہ مَنْ
اَشَارَ اِلٰی اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرب فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین
اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے
اور سگے بھائی کے ساتھہ ہرچند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب صرف ہتھیار کے اشارہ
کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا **م** ابو ہریرہ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ
حَتّٰی يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پر فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے
لوگون کے ہاتھہ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کردیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کردیا **ق** ابن مسعود مَنِ اشْتَرٰی
شَاةً مُّحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گای یا بکری مول لی
جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن تھنون مین رہنے دیا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر آیا تو اسکے ساتھہ ایک صاع غلہ

الباب الاول

فرشتے جمعے کے دن مسجد کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلم اولو
لازم ہے کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے خ سلمان من اغتسل یوم الجمعة
وتطہر بما استطاع من طہر ثم ادہن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب له
ثم اذا خرج الامام انصت غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری بخاری مین سلمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے
مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھو نکو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیة المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ
چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگونکی عادت ہے کہ جمعے کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیر
لوگون کو تکلیف دیتے ہوئے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھے رہے یا پھر جہان
جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے ھ وائل بن حجر من اقتطع ارضا ظالما لقی الله وهو علیه غضبان مسلم مین روایت ہے
وائل بن حجر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا الله سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا ھ ابو امامة
ایاس بن ثعلبة الحارثی من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه
الجنة فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول الله قال وان کان قضیبا من اراک مسلم مین روایت ہے ابو امامہ ایاس
بن ثعلبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر
حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سفیان بن ابی زہیر
من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا نقص من عمله کل یوم قیراط بخاری اور مسلم مین روایت ہے سفیان بن ابی زہیر رض سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف
یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہے ایک تو کھیت کھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین
آیا ہے ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین ھ جابر من اکل البصل والثوم والکراث
فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتاذی منه بنو آدم مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے جس سے
آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے ق جابر من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته بخاری اور مسلم
مین روایت ہے جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف
پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے اور اوسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے
برابر ہے کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہے اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہے ھ سعد بن
ابی وقاص من اکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره سم حتی یمسی مسلم مین روایت ہے
سعد بن ابی وقاص رض سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختونکی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر
ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہے ق انس و ابو ہریرة من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا

اور امام اعظم کے نزدیک اوس شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے
قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہی کہ اوسکے
بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین
لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے
محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث انکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی
شاق نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین **ق** ابن عمر من اعتق عبدا بينه وبين اخر قوم عليه في ماله قيمة
عدل لا وكس ولا شطط ثم عتق عليه ان كان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ
مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی **ق** جابر من اعمر رجلا
عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فيها وهي لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسنے کسیکو گھر دیا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہو گیا
جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا **ف** یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہو گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین
پا سکتا **خ** ابو عبس عبد الرحمن بن جبر من اغبرت قدماه في سبيل الله حرمه الله على النار بخاری مین روایت ہی
عبد الرحمن بن جبر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھر جاوین خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین
یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ تر مستعمل ہی **م** ابو هريرة من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له
ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلثة ايام
مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین
پھر چپکا بیٹھا رہا یہان تک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی
ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس دن کے گناہ معاف ہوئے ہین واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعے کا غسل سنت ہی اور
خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی **ق** ابو هريرة من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب
بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا
اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب
بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا
تو جیسا اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے
سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا
کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین **ف**

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین عبداً
اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب کریگا اگر جان
مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا النبی مت
کو بھی سلب بولتے ہین ق بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیثون مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہے
اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا
زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ق سَعْدُ بْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے
مدینے مین خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ
یَقْبَلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے سوا اوسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے
داہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہے دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ
پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم
ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر
ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان صدقہ دینے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال کرے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَطَھَّرَ
فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خُطْوَتَاہُ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ
خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد
مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا خ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ
مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ
فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے
لا الہ الا اللہ سے اللہم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول
ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہے
اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سبحان اللہ کو پاک ہے سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے اور اوسکی مدد بن گناہ سے
بچاؤ ہے نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے ای میرے اللہ مجھکو بخش دے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی
الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

بخاری اور مسلم میں روایت ہے انس اور ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے
ق ابوهريرة من امسك كلبا فانه ينقص كل يوم من عمله قيراط الا كلب حرث او ماشية بخاری
اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور بکری کی رکھوالی کے لیے
کتا رکھنا درست ہے چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث میں آویگا م ابوهريرة من انظر معسرا او وضع له اظله الله تحت
ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دیگا یا کچھ
یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ رہیگا سوا اوسکے
سایے کے یعنی قیامت کے دن ق ابوهريرة من انفق زوجين في سبيل الله دعاه خزنة الجنة كل خزنة باب
تقول اي فل هلم فقال ابوبكر رضي الله عنه يا رسول الله ذاك الذي لا توى عليه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اني لارجو ان تكون منهم بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ
میں بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہینگے او میاں فلانے ادھر آئیے تو ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ مجکو امید ہے کہ تو انھیں لوگوں میں ہے
جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے
یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا خ ابن عباس
من بدل دينه فاقتلوه بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد
ہو جاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعیؒ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک
مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں درست اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہے ق عثمان من بنى لله مسجدا ابتغى به
وجه الله بنى الله له مثله في الجنة بخاری اور مسلم میں روایت ہے عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور
اوس سے صرف اسکی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت میں بناویگا م ابوهريرة من تاب قبل
طلوع الشمس من مغربها تاب الله عليه مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے سے پہلے
تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ
بند ہوگا م ابن عباس من تحلم بحلم لم يره كلف ان يعقد بين شعيرتين ولن يفعل مسلم میں روایت ہے
عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا جو جھوٹے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرنا اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑ اور یہ کبھی نہو سکیگا
ف یعنی نہ دو جو میں گرہ پڑسکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ق ابوهريرة من تردى من جبل فقتل نفسه فهو
في نار جهنم يتردى فيها خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه
في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يتوجأ بها في بطنه في
نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا وہ
دوزخ کی آگ میں اونچے مکانوں سے ہمیشہ گرا کریگا اور مریگا اوسمیں سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مار ڈالیگا تو اوسکے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ

نزدیک تب گناہون سے پاک ہو سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ من حدث عنی بحدیث وھو یرٰی انہ
کذب فھو احد الکاذبین مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹھون مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور
مختار یا اسود عنسی جنھون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس نے پاک حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ
اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین وابی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھ اصل نہین
مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے
کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علماے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین ھ عثمان من حفر بیر رومۃ فلہ الجنۃ مسلم مین
روایت ہی حضرت عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھدا کر درست کر دے اوسکے لیے بہشت ہی ف رومہ ایک کوان تھا
مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوا اوس کوین کے نہ تھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرا دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا ھ ابو الدرداء من حفظ عشر ایات من اول سورۃ الکھف عصم
من الدجال مسلم مین ابو درداء رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کر لے دس آیتین سورۂ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
ق ثابت بن الضحاک من حلف علی ملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف یعنی جو جھوٹھی قسم
اس طرح کھاوے کہ مینے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق
ابن مسعود من حلف علی مال امرء مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وھو علیہ غضبان ثم قرا علینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصداقہ من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا
قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم
ولھم عذاب الیم بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوےگا خدا سے
ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھکر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین ان لوگونکو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا اون سے بات
نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھے گا دن قیامت کے اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دکھ کی مار ہی ق ابو ھریرۃ من
حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل الذی ھو خیر بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہی ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے
سے پچھتائین حضرت سے کہا یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچھتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس
بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق ابو ھریرۃ من
حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر مسجد مین آیا
پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت
کنکریان ہلا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ھ ابوهریرة من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاه من جسده
حتی تخرج من تحت اظفاره مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ ابوهریرة من توضأ فلیستنثر ومن
استجمر فلیوتر بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو
ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عثمان من توضأ نحو وضوئی هذا ثم قام فرکع رکعتین
لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قاله حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین
واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرونکا خ سهل بن سعد من توکل لی
ما بین رجلیه وما بین لحییه توکلت له بالجنة بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو
اوسکا جو اوسکے دونو پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقاموں سے ہوتے ہین
جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابن عمر من جاء منکم الجمعة فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن
عمر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے خ عثمان من جهز جیش العسرة فله الجنة بخاری مین روایت ہی حضرت
عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین
مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی حضرت نے
اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضی نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان
راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا ق
زید بن خالد الجهنی من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن خلف غازیا فی اهله بخیر فقد غزا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والیکا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا
اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ ابوهریرة
من حج لله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہو کر
اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ

اَجْرِ فَاعِلِہٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنیوالے کے برابر
ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو
ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کر کے کچھ کہین سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام
ق ابن عباسٍ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِيرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيتَتُهٗ
جَاهِلِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوس پر صبر کرے
سو بیشک بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو
تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسیکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز
درست نہین ق ابن عباسٍ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اُعَبِّرْهَا لَهٗ كَانَ يَقُولُ لِاَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون
ھم ابی سعیدٍ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ
وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے
کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے
بھی نہ کہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین کچھ بھی
ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے
پہلے پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے کو نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف
شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع
کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علمانے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا خ
ابی سعیدٍ و ابو قتادة الحارث بن ربعي مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاٰی الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو واہی تباہی خواب نسمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق ابو ہریرہ
مَنْ رَاٰنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَاٰنِي فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا
ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھے گا اسکے
دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق ابو هريرة مَنْ رَاٰنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي خ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو
خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا
ف حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرون کا سچ ہی اسمین کچھ شبہ نہین ھ سهل بن حنيفٍ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ
بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیف رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ف لات اور عزی عرب میں دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمیں کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
کہ کلمہ پڑھلیا کریں تاکہ کفر کا شبہہ دور ہو جائے ق ابن عمر و ابو ھریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہیں ف یعنی جو مسلمانوں سے لڑے
وہ کامل مسلمان نہیں ص جابر من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ
فلیوتر اخر اللیل فان صلوۃ اخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
کوئی پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہی م ابو ھریرۃ من خرج
من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ
او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلتہ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برھا وفاجرھا
ولا یتحاشی من مؤمنھا ولا یفی لذی عھدھا فلیس منی ولست منہ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت ہوا اور جو لڑا اندھا دھند
جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگوں کو گھار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت میں مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے لگا نیک اور بدکو نہ ایمانداروں کو
چھوڑا نہ قول والوں سے یعنی مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی نہ میں اوسکا ق ابو ھریرۃ من دخل
دار ابی سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن ق ل یوم
فتح مکۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں گھس رہا وہ پناہ
میں ہی اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ میں ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ میں ہی ف جب حضرت دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ میں مسلمان ہوئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجیے کہ مکے میں اسکا نام ہو جاوے
تب حضرت نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں ہی وہ پناہ میں ہی م ابو ھریرۃ من دعا الی الھدی کان لہ
من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ
من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام میں اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا
ثواب سننے والونکے ثواب کو نہ گھٹا دیگا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کی طرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو
نہیں گھٹا دیگا یعنی دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من دل علی خیر فلہ مثل

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار عالموں کو جو ہیں علم دین تفسیر حدیث فقہ ہو اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث میں کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وغیرہ بھی علم دین میں داخل ہی جو نیت نیک ہو ع سلمۃ بن الاکوع من سل علینا السیف فلیس منا مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر امیر پر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہ ابو ہریرۃ من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہی تو اوس سے یوں کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدیں اس واسطے نہیں بنیں کہ گم گئی چیز کو اومیں تلاش کیجیے ف یعنی مسجدیں عبادت کے واسطے ہیں دنیا کے کاموں کے لیے نہیں

ہ جریر من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارہم شیء م مسلم میں جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام میں اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھہ گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام میں راہ نکالیگا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھہ اونکے گناہوں سے گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا

ف حضرت مسجد میں بیٹھے تھے کچھہ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگوں سے کچھہ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگوں نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجوں کا اچھی طرح کام ہو گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہیں کہ جسکی شرع میں کچھہ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دلمیں اچھا سمجھکر رواج دیں اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑیں ہ عائشۃ من شاء فلیصمہ ومن شاء فلیفطرہ یعنی یوم عاشوراء م مسلم میں عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا رکھنا مستحب ہی حدیث میں آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں خ ابن عمر من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الآخرۃ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا میں شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مر جائیگا وہ آخرت میں بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا ہ ابی سعید من شرب النبیذ منکم فلیشرب نبیذا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا م مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کرکے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیزوں کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو ملانے سے

شہادت مانگےگا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پونہچاویگا اگرچہ اپنے بستر پر موا ہو ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے م ابو ہریرۃ من سأل الناس اموالھم تکثرا فانما ھی جمر فلیستقل منہ
او لیستکثر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہین م
صفیۃ بنت ابی عبید من سأل عرافا لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ بات پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہے م ابو ہریرۃ من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلثا
وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت لہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے ۹۹ بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون م انس من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ
مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی
خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعاء مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پونہچاوے اور برادر پروری فرض ہے اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح
سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیمۃ
فلینفس عن معسر او یضع عنہ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دیوے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دیوے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا ق
ابو ہریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ھذا ق لرجل قال دلنی علی عمل
اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ
المفروضۃ وتصوم رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا ولا انقص منہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق مین
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر
حج فرض نہوگا یا یہ سبب ہے کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہے اور نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے خ ابو ذر وابو ہریرۃ من سلک
طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ بخاری مین ابو ذر اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا
کی نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات
تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا
یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
یہ حدیث فرمائی **ه** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین
جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آ گیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے
کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نماز یکو کسی طرح نچھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا او نہہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہی **ف**
یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ
مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ
فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی
سورت نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی **ف** جب ابو ہریرہ رضی نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے
پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے
اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی
کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی
اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص
نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی **خ** اَنَسٌ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ
ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ بخاری مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منھ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوے کو نچھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی
اور جو بس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے
باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہی اب اوسکو رنج دینا درست نہین **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ہی ھ اُمّ سَلَمَةَ مَنْ
شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن میں پیا اوسنے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونے کا زیور عورت کو
درست ہی مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ
الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ
الْعَظِيمَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہاں تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہاں تک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگوں نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
ھم عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم میں عبادہ بن صامت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے
اوسپر دوزخ حرام کی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات ہی بنایا جسکو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ
نہیں اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت میں لیجائیگا کیسے ہی اوسکے
کام ہوں ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہیں تو وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہوں یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ میں رہکے بہشت میں جاوے مسلمان
سدا دوزخ میں نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ
أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم میں ابوہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روز شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہیں تو اوسنے گویا برس بھر روزے رکھے ق سبب اسکا یہ
کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں ق أَبُو سَعِيدٍ
مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق أَبُو مُوسَى
مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی
نماز پڑھیگا وہ بہشت میں جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہیں تو
اس واسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہیں اس واسطے کہ جب آدمی ان سخت
وقت کی نماز پڑھیگا تو آسان وقتوں کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا ھ عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ

الباب الاول

فکذا ای ضمّ اصابعه بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو انکے جوان ہونے یا بیاہی جانے تک پالیگا یہان تک کہ وے
جوانی کو پہونچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین ملا
خوب ملی ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیون کا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے
هم ابو هریرة من عرض علیه ریحان فلا یردّه فانه خفیف المحمل طیب الریح مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو نہ پھیر لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی
ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی
چیزین لوٹایا نکرے هم عقبة بن عامر من علم الرمي ثم ترکه فلیس منا مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی
خ عایشة من عمر ارضا لیست لاحد فهو احق بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لائق ہی یعنی پھر اوس مین کا کوئی دعوی نہین کر سکتا ہی هم عایشة من عمل عملا
لیس علیه امرنا فهو رد مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام
مردود ہی ف اس حدیث سے بدعت جسپر بے حکم کی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان
محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے ق ابو هریرة من غدا الی المسجد او راح اعد الله له في الجنة نزلا کلما غدا او راح
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین
ہر صبح شام هم ابن عمر و ابو هریرة من غشنا فلیس منا مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغا بازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے
ڈھیر مین ہاتھہ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر
کیون نرکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغا بازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہین هم ابن عمر من فاتته
صلوة العصر فکانما وتر اهله وماله مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز
جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا هم ابو هریرة من فرج عن اخیه کربة من کرب الدنیا
فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیمة مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی
مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلون سے ق ابو موسی الاشعري
من قاتل لتکون کلمة الله هي العلیا فهو في سبیل الله بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے
واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی
نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ ابو هریرة من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب
بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

عشراً مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑھنے کا ثواب بےحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اونکو بخشاؤنگا جو مجپر بہت درود پڑھا کیے خ ابو ہریرۃ من صلّی فی ثوبٍ فلیخالف بین طرفیہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے خ ام حبیبۃ من صلّی فی یوم ثنتی عشرۃ سجدۃ تطوّعا بنی لہ بیت فی الجنۃ بخاری مین حضرت ام حبیبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمول سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عمران بن حصین من صلّی قائما فھو افضل ومن صلّی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلّی نائما فلہ نصف اجر القاعد بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی پڑھ سکے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب بعینہ پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی خ ابن عباس من صوّر صورۃ فان اللہ معذّبہ حتّی ینفخ فیھا الرّوح ولیس بنافخ فیھا ابدا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہوسکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہی بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی ھ ابن عمر من ضرب غلاما لہ حدّا لم یأتہ او لطمہ فانّ کفّارتہ ان یعتقہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بےکیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اسکو بیجا مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کردے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک فرض نہین ھ انس و معاذ بن جبل من طلب الشّھادۃ صادقا اعطیھا ولو لم تصبہ مسلم مین انس و معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نپائی ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی ق سعید بن زید من ظلم قید شبرٍ من الارض طوّقہ اللہ من سبع ارضین بخاری مین سعید بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے مین سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا ھ ثوبان من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنّۃ مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نستاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے خ انس من عال جاریتین حتّی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو

وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیرٌ فی یومٍ مائۃ مرۃٍ کانت لہ عدل عشر رقابٍ وکتبت لہ مائۃ حسنۃٍ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃٍ وکانت لہ حرزًا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یأت احدٌ بافضل مما جاء بہ الا رجلٌ عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یومٍ مائۃ مرۃٍ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر بخاری ومسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہوینگے م طارق بن اشیم من قال لا الٰہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم مالہٗ ودمہٗ وحسابہٗ علی اللہ مسلم مین طارق بن اشیم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف یعنی جو مسلمان ہو اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الٰہ الا اللہ بڑا ہی اسلام کا حضرتؐ کے وقت جو لا الٰہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرتؐ کو اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی خ ابوہریرۃ من قام رمضان ایمانًا واحتسابًا غفر لہٗ ما تقدم من ذنبہ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی جو ایمان اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ ابوہریرۃ من قام لیلۃ القدر ایمانًا واحتسابًا غفر لہٗ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانًا واحتسابًا غفر لہٗ ما تقدم من ذنبہ وروایۃ الاقلیشی من یقم لیلۃ القدر بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہہ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی م ابوہریرۃ من قتل دون مالہٖ فھو شہیدٌ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی مصابیح مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی م ابوہریرۃ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہیدٌ ومن مات فی سبیل اللہ

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے
وہاں سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہے اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین مگر اوسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو فضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی بڑائیان
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے ص سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہے اور اوسکا رسول ہے مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری اور مسلمانی دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائینگے خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللھم رب سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہنچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشوا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہنچا اوسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہے کہ وہ
خاص حضرت کے واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کسیکی سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جائینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح
یا اسپر کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوائے اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ
مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد کے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہے
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی بادشاہی ہے اور اوسی کو سب خوبی بیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہے لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہے تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے کلمہ توحید کی
فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

يا بجا سجدہ کفایت کرتا ہے ق الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ
كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ بخاری اور مسلم میں ربیع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش کے بیچ عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے میں حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے ق اَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ
فَلْيَرْجِعْ اِلَى مُعْتَكَفِهِ فَاِنِّي رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو میں نے مقرر شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھکو دکھایا گیا ہے
کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنی شب قدر وہ رات ہے جسمیں پانی برسیگا اور میں کیچڑ میں سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری میں
اسکا پورا قصہ ابو سعید سے یون روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے بیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد میں
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھکو معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب تم پچھلے دہے میں تلاش کرو طاق راتون میں
اور میں نے خواب میں شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں آکر اعتکاف کرے
ابو سعید کہتے ہیں کہ اوس وقت آسمان پر کہیں بدلی کا نام ابھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت
ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ میں نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ
عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُونَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ
اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہووے اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جان یا مال کا تو چاہیے کہ آج اوس سے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن اشرفی یا پیسہ ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو لے لینگے بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد دینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ میں جاویگا ف گناہ دو قسم ہیں خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے
یا اوسکے فضل سے معاف ہوسکتے ہیں اور بندون کے گناہ بے اونکے بخشے نہیں معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہے کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرا لے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغا سے کسیکا مال دبا لیا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت میں کچھ تدبیر نہو سکے گی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہووے تو چاہیے اوسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری میں
روایت ہے کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹنے کے وقت جھگڑا ہوتا تھا حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی

فهو شهيد ومن مات في الطاعون فهو شهيد ومن مات في البطن فهو شهيد ومن غرق فهو شهيد
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی
موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو
ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو صحابہ نے عرض کی
کہ جو راہ خدا مین نہ موے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے
مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہرچند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن انلوگون کو بھی شہیدون
کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین **ق** ابو قتادة
من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین
کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکا اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوس وقت
پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین **خ** عبد الله بن عمرو من قتل معاهدا
لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد من مسيرة اربعين عاما بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی
اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہو اور امان مانگے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست
م ابو هريرة من قتل وزغة في اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها في الضربة الثانية فله كذا
وكذا حسنة لدون الاولى وان قتلها في الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة لدون الثانية
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین ماریگا
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار
گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک
خلقت کو آرام دیا تو ثواب پایا چاہئے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو
پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی **ق** ابو هريرة من قذف مملوكه وهو بريء مما
قال جلد يوم القيمة الا ان يكون كما قال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا
بدون ثبوت کے عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی تو نلگینگے **ف** جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے
اور چار گواہ نلا سکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا
ق ابو مسعود وعقبة بن عمرو الانصاريين من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے
آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

الباب الاول

ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری زیادہ ہو اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اوسکو سواری کیواسطے دے اور
جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہی اوسکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا **م** اسماء بنت
ابی بکر من کان معہ ھدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی فلیحلل مسلم مین اسماء سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہنچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا **ق** ابو ہریرۃ من کان منکم مادحا اخاہ لا محالۃ
فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان
کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہسکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اوسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین
اوسمین سچی سچی ہون اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہی بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے
ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تعریف خوشامد کی کہتے ہین اہا سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی
تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین **ھ** ابو ہریرۃ من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ
فلیصل بعدھا اربعا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی **ھ** ابو ہریرۃ من کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فاذا شہد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کراوے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
بات بولے یا چپ رہے **ھ** فضالۃ بن عبید من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل
مسلم مین فضالہ بن عبید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی **ف** مصابیح مین فضالہ سے روایت ہی کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہی خ ابن عمر من كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت
بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے
خدا کے کسی کی قسم نہین درست قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہی ق انس من كان ذبح قبل الصلوة
فليعد بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر کر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا م سبرة بن معبد الجهني من كان عنده شيء من هذه النساء اللاتي تمتع فليخل
سبيلها مسلم مین سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالکؒ کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہی کہ متعہ کبھی
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
مین اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن اکوعؓ سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبد اللہ بن عباسؓ اول
اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہونچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہو گئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون
سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی توجہ مین خلل ہی ق عبد الرحمن بن
ابي بكر من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب بخامس
بسادس او كما قال بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا یا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ گیا
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ ابن عمر من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
ق جابر من كان له شريك في ربعة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضي اخذ
وان كره ترك بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک
کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نلیگا خ ابو سعيد من كان
معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ومن كان له فضل من زاد فليعد به على من لا زاد له مسلم مین

یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب وہ ایسا ہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل ہو گی اگرچہ
فرض کو ادا کر دیتا ہے لیکن بے لطف ہوا خ أَبُو ذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ
سَرَقَ بخاری میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نہ بناتا ہو تو وہ بہشت میں
داخل ہوگا اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یا بعد سزا کے
بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف پھر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر ہے ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ
وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا
نہ رکھا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے
برابر وارث میت کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ
بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور
نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے طریق پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے
اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافقوں
کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا ایسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک
جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے تو وہ مشرک ہے مقرر دوزخی ہے
م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں حضرت عثمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت مونہہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے
ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وے مشرک ہیں ہرگز مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو
دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی
کریں تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً
غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا ق مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھا
اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ملا کریگا ھ عُمَرُ مَنْ نَامَ
عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ
مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہو یا تھوڑا پھر اوسنے صبح سے ظہر تک
کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب گھٹیگا اور ادا کا ملیگا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے خ عَائِشَةُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ
يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

خ ابو هریرة من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل رحمه بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق ابو هریرة من کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلیکرم ضیفه ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جاره ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہوسکے
تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان
یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے
یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا
کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق ابو هریرة من لا یرحم لا یرحم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے
وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس و کمخواب
اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہی م بریدة بن الحصیب من لعب بالنردشیر فکانما غمس یده
فی لحم الخنزیر ودمه مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
ضائع ہوتا ہی یا اوقات م جابر من لقی اللہ لا یشرک به شیئا دخل الجنة ومن لقیه یشرک به دخل النار مسلم مین
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا
وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م جابر من لم
یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتے
میسر نہون تو دو موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو میسر نہو
تو لاچاری مین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جائے خ ابو هریرة من لم یدع قول الزور والعمل به
فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور
جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام بند نکرے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

ڈالتا ہی **ف** مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین
گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو
خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین
لیکن ویسی مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جائے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا
يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین
بوجھ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ
مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ
وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین
آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی
جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجائے ستر مسلماً کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی
لفظ کا فرق ہی **ھ** جَابِرٌ مَنْ يَّصْعَدِ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے
ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے
تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل
حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو
حضرتؐ نے یہان یاد فرمایا **وَمِنَ الْاِسْتِفْهَامِيَّة** یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سر پر استفہام
ہی یعنی پوچھنے کی لفظ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَآئِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ
جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ
مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ
پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابو بکر صدیقؓ نے
کہا کہ مینے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون
کام ایک دن مین جمع ہوئے تو وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابو بکر صدیقؓ کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا **ق** جَابِرٌ مَنْ
رَجُلٌ يَّتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهٗ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَّآءٍ مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرداگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرتؐ نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے **ف** حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اوبل کر
بہا جاتا تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بناوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرتؐ نے

ادا کرے اور جسمین نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا و تھان
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانو سے کھڑے رہنا ڈھول بجاکر
رتجگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے
م خولة بنت حكيم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء
حتى يرتحل من منزله ذلك مسلم مین خولہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پونہچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون بوسیلے خدا کے کلام کے جسکی پوری
تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھونے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا ق
ابو هريرة من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنی روزہ نہین گیا
خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو
نہین پکڑتا ق عائشة من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت
عائشہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ
فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلادیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہے کیا طاقت
ہے کہ جواب دہی کرسکیگا الہی بحق حضرت مصطفی ہمکو حساب مین نپکڑ محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین خ عمر من نيح عليه يعذب
بما نيح عليه بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہے نوحے کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب
ہوتا ہے یعنی جس نے نوحے کی بابت وصیت کرجاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرنے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کرگیا اور اگر وہ اوسکے منع کرنے کے
لوگ نمانینگے تو اوسکا کچھ قصور نہین اس واسطے کہ خدا عادل ہے ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا ھ جرير من يحرم الرفق
يحرم الخير كله مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہوا ف یعنی مسلمان کو
لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہے ھ ابو هريرة من يدخل الجنة
ينعم لا يبأس ولا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین
کریگا نہ غم رہیگا کبھی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ ابو هريرة من يرد الله
به خيرا يصب منه بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اوسپر کچھ مصیبت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول
یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کوین کے میٹھا پانی
نتھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرادے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف
کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھہ ہزار اور
ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا ق انس من ينظر لنا ما صنع ابو جهل
قال يوم بدر فانطلق اليه ابن مسعود خ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھہ آوے
ابو جہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبد اللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا
نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اہل اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین کہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھہ تین سو تیرہ
آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابو جہل کی خبر لاوے تو عبد اللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی
مرنے کے قریب ہی پھر عبد اللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اوسنے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا
کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لاڈالا حضرت نے شکر الہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

الباب الثاني في ان

دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ان آیا ہی خ ابن عباس ان اباكما كان يعوذ بها اسمعيل واسحق
أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة كان يقول الحسن
والحسين رضي الله عنهما حين كان يعوذهما بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن
اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمعیل و حضرت
اسحق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک
کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے م ابن عمر ان ابر البر ان يصل الرجل اهل ود ابيه بعد ان يولي الاب
مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بقرر بہتر نیکو کاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا
دوستون کے ساتھہ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین م انس ان ابراهيم ابني وانه مات في الثدي
وان له لظئرين تكملان رضاعه في الجنة مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی
شیر خوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم
آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
حرم سے کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین
خ ابو هريرة ان ابراهيم يرى اباه يوم القيمة عليه الغبرة والقترة ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی ہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین
اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

اوس میں وضو کیا اونکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا م سلمة بن الاكوع من قتل الرجل يعني عينا
من المشركين قالوا ابن الاكوع قال له سلبه اجمع مسلم میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے
اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافروں کے جاسوس کو لوگوں نے کہا سلمہ نے مارا ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہے ف
سلمہ سے روایت ہے کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑتے تھے ایک روز اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے
لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا میں نے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو
مار کر اونٹ کو مع اسباب کے لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان
آجاوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہے ف جابر م من لكعب بن الاشرف فانه قد اذى الله ورسوله بخاری اور
مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو
ف کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے ساتھ
لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے میں جو مدینے کے پاس
تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لائے آنحضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہے م انس من يأخذ مني هذا فمن يأخذه بحقه يعني سيفا
فاخذه ابو دجانة قاله يوم احد مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو
وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد میں فرمایا تھا ف جب احد میں
لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگوں نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو
وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونوں صفوں کے اندر پیترے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس
چال کو خدا سوائے جہاد کے اور کہیں دوست نہیں رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہانتک کہ لڑائی آخر ہوئی م انس من يردهم
عنا وله الجنة قاله سبع مرات يوم احد مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو
کافروں کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد میں ف احد ایک پہاڑ ہے مدینے سے تین کوس وہاں
حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازوں کا عبد اللہ بن جبیر کو
سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہاں سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافروں
کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازوں نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہاں سے ہلنے کا حکم نہیں لوگوں نے نہ مانا لوٹ میں لگ گئے
ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافروں کا
ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتوں پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافروں کو ہٹاوے
وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑ کر شہید ہوئے پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے
دوسرے صحابی نکلے اور لڑ کر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی بہت سے قسمت اونکی جو
حضرت پر فدا ہوئے م عثمان من يشتري بئر رومة فيكون دلوه فيها كدلاء المسلمين بخاری میں حضرت عثمان رض سے

کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیون کے ساتھہ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھہ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا بنانے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا ق ابو ہریرۃ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری ومسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہان تک کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کے رکعتین پڑھی ہین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے ق ابن مسعود اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَیْهِ الْمَلَكَ فَیَنْفُخُ فِیْهِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ یُکْتَبُ رِزْقُهٗ وَاَجَلُهٗ وَعَمَلُهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور چار باتونکا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جئیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھہ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب ہوجاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوجاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوا ایک ہاتھہ بھر کے کچھہ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوجاتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہین سمجھہ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا جانا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات ہی تو جوانی مین عیش کرلیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے

کیون نمین نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابرہیم جناب
الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون سوائی ہی کہ میرے باپ کا
یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین نے بہشت کو کافرون پر حرام کر دیا یعنی یہ ممکن نہین کہ وہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابرہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے
پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے یعنی تبدیل صورت
جلد دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابرہیم خلیل اللہ سا
بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے **ق** عَائِشَةَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی **م** جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ
سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ
شَيْئًا ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی تو اوس
مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اونمین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی
فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی
اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی **ف** جورو خاوند
کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو نے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو
یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور
اولاد حرام سے پیدا ہو **ق** اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی
اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھاؤن تلے ہین **ف** یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور
شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبۂ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین **م** اَنَسٌ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ
فِي النَّارِ **قاله** لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے
پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا **ف** اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو
بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا
تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ
حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وہ احادیث معتمد نہین واللہ اعلم
م اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور
خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبد النبی بندہ علی سالار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑکے بندون کا بندہ ہونا ایمان داروکو لائق نہین
م اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب **ف** الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب ہے اسی پر قیاس کیا چاہیے **ه** ابو هريرة ان ادنى مقعد احدكم من الجنة ان يقول له تمن فيتمنى ويتمنى فيقول له هل تمنيت فيقول نعم فيقول له فان لك ما تمنيت ومثله معه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی **ف** ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا **ه** ابن مسعود ان ارواح المؤمنين طير خضر تعلق في شجر الجنة هكذا ذكره الاقليشي واختصره والرواية ان ارواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تأوي الى تلك القناديل فاطلع اليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا اي شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما راوا انهم لن يتركوا من ان يسئلوا قالوا يا رب نريد ان ترد ارواحنا في اجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة اخرى فلما راى ان ليس لهم حاجة تركوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدونکی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور رات کو اونھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہا ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدونکو مردہ مت سمجھو وے زندے ہین روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور وونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا ہے چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے نہایت بڑے رتبے ہین **ه** ثوبان ان اسمي محمد الذي سماني به اهلي مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جیسے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف** ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو ڈھکیل دیا کہ تو بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

عشا یہ ہمین نفس و السپین بود پناہ الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خ
ابن عباس إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سب سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
کسینے انکی ضیافت نکی اونکے زمیدار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑیے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہو گیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی اون بکریون مین ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبونکا م عمران بن حصين و جابر قالا إن أخاكم قد مات فقوموا
فصلوا عليه مسلم مین عمران بن حصین اور جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن
سنکر حضرت کا نبی دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہو گئی
ہو اور دور نزدیک ہو گیا ہو اور ورونکو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین م ابو هريرة رفعه إن أخنع اسم عند الله رجل تسمى
ملك الأملاك مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ
اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے ق انس
إن إخوانكم قد قتلوا وإنهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا أنا قد لقيناك فرضيت عنا ورضينا عنك
بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لا کر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بد دعا کی ق جابر إن أخوف ما أخاف على أمتي عمل قوم لوط
بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا
امت مین بڑا ڈر ہی ف ابو داود مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو
مار ڈالو م ابو سعيد إن أدنى أهل النار عذابا ينتعل بنعلين من نار يغلي دماغه من حرارة نعليه

بخاری مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین مگر جسنے مال کو خرچ کیا طرح
اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خرچ دیا **ف** یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خرچ دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا
اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب **خ** ابو ہریرۃ ان الایمان لیارز الی
المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرها بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ آویگا مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف **ف** مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت ہی جب تک حضرت جیتے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایمان دار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی علیہ السلام کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر
جاویگا **ق** جابر و عایشۃ ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ بخاری اور مسلم مین جابر اور
حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین رہتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے **ف** جب رحمت کے فرشتے
نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین بے برکتی پھیلے گی **ق** ابن عمر و عایشۃ ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذهب
ببعض الحزن بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت
پہنچاتا ہی اور کچھہ غم بھی کھوتا ہی **ف** تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو سودے سے
صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو
جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈ ھک پڑے اور غم دور ہو **ق** النعمان بن بشیر ان الحلال بین وان الحرام بین
وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینہ وعرضہ
ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشك ان یرتع فیہ الا وان لکل
ملك حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت
فسد الجسد کلہ الا وهی القلب بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام
بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرنے لگے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین
ہین جان رکھو کہ بیشک تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا
دل ہی **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت و طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح
پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی
سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری
چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیزین ہی یعنی کچھ حلال سے بھی ملی رہتی ہی

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین **ق** ابن مسعود ؓ ان اشد الناس عذابا یوم القیمة عند الله المصورون
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا
ق عائشة ؓ ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة ویقال لهم احیوا ما خلقتم بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا
ف حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ
آپ کو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپ کے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس
مکان مین تصویرین ہین اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نرکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرین رکھنے سے
مکان کو بتخانہ بنائے اور اوس پر خدا کی لعنت برسائے **ق** سعد بن ابي وقاص ان اعظم المسلمين في المسلمين جرما من سال عن
شيء لم يحرم على الناس فحرم من اجل مسألته بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب
مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی **ف** مسئلہ پوچھنا
دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے
دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو **م** عمران بن حصين ان اقل ساكني الجنة النساء م مسلم مین عمران
بن حصین ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین **ف** یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی
عورتین نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین **خ** انس ان اقواما
خلفنا بالمدينة ما سلكنا شعبا ولا واديا الا وهم معنا حبسهم العذر بخاری مین انس ؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین بھی ہمارے ساتھ
شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا **ف** حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا
ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت
کو دین مین بڑا دخل ہی **ق** ابو موسى ان الاشعريين اذا ارملوا في الغزو او قل طعام عيالهم بالمدينة
جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموا بينهم في اناء واحد بالسوية فهم مني وانا منهم
بخاری اور مسلم مین ابو موسی ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینے مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہو جاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی اکٹھا کرتے ہین پھر ایک برتن آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین اونسے ہون اونکی
ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کر کے پسند کی تاکہ اور لوگ
بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین **خ** ابو ذر ان الاكثرين هم الاقلون الا من قال بالمال هكذا وهكذا او هكذا

جو ہوا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان دین مین اور دنیا کے
پھندے سے نکلیں م ابو ہریرة إن الدين بدأ غريبا وسيعود الدين كما بدأ فطوبى للغرباء مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہووے
مسافرون کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین
پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے
مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو
ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عائشة
إن الرجل إذا غرم حدث فكذب ووعد فأخلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدار ہو کے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے
بہت پناہ مانگتے تھے کسینے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابن مسعود
إن الرجل ليصدق حتى يكتب صديقا ويكذب حتى يكتب كذابا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہو جاتا ہی م ابو ہریرة إن الرجل ليعمل الزمن
الطويل بعمل أهل الجنة ثم يختم له عمله بعمل أهل النار وإن الرجل ليعمل الزمن الطويل بعمل
أهل النار ثم يختم له عمله بعمل أهل الجنة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت
دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی
پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پہ کچھ اعتماد نہین یعنی علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے
ق ابو ہریرة إن الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا
اوس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کے معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا
اوسپر کرم نکریگا خ عائشة إن الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین
درست ہان دودھ پینے کی حرمت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ما اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح
اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلائی کا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی م ام سلمة إن الروح إذا قبض تبعه البصر
مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگ چلی جاتی ہی ف حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اور اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سوا اوسکے حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی
فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو
آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور
اوسمین سمایا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمۂ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ه ابن عباس اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ
نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ ق ل حِيْنَ جَاءَهٗ ضِمَادُ الْاَزْدِيُّ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدِيْ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَّكَ مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پہونچانے والا ابعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑ دون ف ضماد ازدی ہین ایک شخص کا نام تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا وہ جب
مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ وہ حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام
سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھایے
مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ه ابو سعید اِنَّ الدُّنْيَا
حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا اسمین ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کے
دوسرے گروہ کو وہان جتاتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی
بیوفائی سوچا کرے اگلے لوگون پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال مین
نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک

کہا کہ گہن ابراہیم ع کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی پڑہی سورتین لمبی
پڑہے جب تک روشنی ہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی ھ جابرؓ اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا
وَّعِشْرِیْنَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہی ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نجاوینگے پھر انتیس ۲۹ دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا
کہ کیا ہوا مہینا انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہی ھ جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ
مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی
ف روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس ۳۶ کوس ھ جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ
الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے
ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان ہو گی شیطان پرستی سے مراد
بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس
حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ق اَنَسٌ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بد خیال ڈالنے مین ھ
حُذَیْفَۃُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ
بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ
فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام لیا جاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کر لے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکی
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرتؐ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہی
ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی
یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَّاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ
عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہی اور نیکی
بہشت مین پہنچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو پہنچاتا ہی اور نافرمانی
دوزخ مین پہنچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا

آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے **ف** اَبُو بَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ
كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے ان مین سے
چار مہینے حرام ہین یعنی ان مین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین یعنی ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا
رجب جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہے **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی مگر مکے کے کافرون کا دستور تھا
کہ جب ان کو لڑنا بھڑنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح ان کمبختون نے مہینون
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حج الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا اور رجب کو
بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا **ف** حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ
حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ
وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ
لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِيْ غَيْرِهِ نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہونے کی جب تک دس نشانیان پہلے نہ ہولین گی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسی کا
آسمان سے اترنا ہے **ف** حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضی سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھلس جاویگا مکے مین زمین سے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے
سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانون جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہین
ف اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ
فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگون نے

حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ﴿ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ
اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ
وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے
شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھوین پشت میں ہیں اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھوین پشت میں ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے شرافت میں
افضل ہے پھر اونمیں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں تو گویا حضرت سارے عرب کے
عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے
اور کسی سے باقی نہیں ہے حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے ﴿ اَنَسٌ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَيٌّ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں تو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ
کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے
قاری ہیں سو حضرت نے اونکی استادی سند کر دی تاکہ اور معلمان اونکو استاد جانکر اون سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی
ثابت ہوئی ﴿ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ
وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کرکے
بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا نبی ہے اور اونھوں نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی
کو میری خاطر چھوڑ دو گے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ ایکبار ابو بکر صدیق اور عمر
فاروق میں کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی میں
اون پر غصے ہوا پھر میں شرمندہ ہوا عمر سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو انھوں نے معاف نکیا سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت
نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہاں سنا کہ وے حضرت پاس
گئے ہیں جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرہ پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں کے بل عاجزی کرتے ہوکر حضرت سے عرض کی
کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت
خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہیں دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردوں میں پہلے
یہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا ﴿ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور رہے جھوٹھ بولنے کو سچ بچاہے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ
الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَّاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ
خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی
اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بری بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے **م** اَبُوْسَعِيْدٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر
سچ مچ ہی **ف** یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی **ق** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ
طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ما باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت موسی
اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ
الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ **قَالَ** الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ
سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ قَوْلَهُ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے
نے کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب
نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی
جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب ہی
کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے **م** اَنَسٌ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ
فَاِنَّ اللهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا
اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر **ف** یعنی خدا کسی کی نیکی برباد
نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین اس واسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون
جہان مین **خ** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ
بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بھی کریم دادا
بھی کریم پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے **ف** یعنی سوا

یعنی اپنا ہاتھ خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے
راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو اسکی بات
کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدا نے لعنت
کی ہی پھر انکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے
دنیا بنائی **هم** عَائِشَةَ اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ
اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے
واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا
جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید کو
دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہ معلوم ہو گی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا **ق** اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ اللهَ خَيَّرَ
عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے ایک بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعید رضی سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی
کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابوبکر صدیق رضی رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرت کا
انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوا صدیق اکبر رضی کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ
عالم تھے جب صدیق رضی روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہی اگر خدا کے سوا جانی دوستی
مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی **م** عَائِشَةَ اِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي
عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا پیار کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہین
هم ثَوْبَانَ اِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِي مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا
مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مینے زمین کا
پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہونچیگی **ف**
مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو
جہان تک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو
اوسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی **هم** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اِنَّ اللهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اوسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر
مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا **ق** اَنَسٌ اِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ بخاری
اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو
بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اوسکو نہ بولے یا اوس پر
عمل نہ کرے ف یعنی جس بری کام کا خطرہ دل مین آوے سو معاف ہی اور اگر اوسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا
م ابو الدرداء اِنَّ اللهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْآنِ مسلم مین
ابو درداء رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا ف
تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے
حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی ق ابو هريرة اِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ
مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ
نَهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ
وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاةٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ
اُكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا نے مکے سے
ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانون کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے
ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے
اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اوسکو جو ڈھونڈھکے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے
ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی
گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا
درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ
کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی م ابو سعيد اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو
حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت
اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م عائشة اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا
مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا ق ابو هريرة اِنَّ اللهَ خَلَقَ
الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ
اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ
شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى
اَبْصَارَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرا

شفرته وليرح ذبيحته مسلم مین شداد بن اوس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر
سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلد ہی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح
کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے
ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز
کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ق ابو هريرة ان الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة
فزنا العين النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك او يكذبه
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ
کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی
اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے اور
بات کرنے کو اسواسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ھ عائشة ان الله لا يحب الفحش والتفحش مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بہاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کرکے دینا ف حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجپر موت پڑے حضرت عائشہ نے
غصے ہو کر اون سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے
کیون گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عبد الله بن عمرو ان الله لا يقبض العلم
انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس
رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا علم کو اسطرح نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم
دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی لوگ پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے
سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور اورون کو گمراہ کیا ھ ابو موسى الاشعري
ان الله لا ينام ولا ينبغي له ان ينام يخفض القسط ويرفعه ويرفع اليه عمل الليل قبل عمل النهار
وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه
مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین ہی سونا جھکاتا ہی ترازو کو
اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام
دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین
ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی
ھ ابي هريرة ان الله لا ينظر الى صوركم واموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمھارے دلون اور کامون کو

نہ پاوی تھی جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر کی ہو تو سوار ہو لیوے خ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ بخاری مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہر جاوین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کئے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیکت دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدہر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلة التعریس کہتے ہین م عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ يَعْنِي أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر رض اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق رض کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق رض کے نکاح مین آئین پھر اونکے بعد علی مرتضی رض کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ حِينَ نَزَلَتْ سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ وَقَدْ كَانَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تا کہ چھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر مکے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ تمہاری وہی مثل ہے کہ کہتے ہین کتو پال تجکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد صلعم کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تا کہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد صلعم اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پونہچے تو خدا نے سورہ منافقین اوتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ

مِنْ رَجُلَيْنِ وَيُرْوَى يَضْحَكُ اللهُ اِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ انمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین
بجای یضحک من رجلین کے یضحک ما لله الی رجلین آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی **ف** اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول
دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے
ق ابو موسی اِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى
وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہی
پھر جب اوسکو پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہی کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے
لوگون کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہی **ف** یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تاکہ اوسکی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اوسنے
پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہی **ق** جابر اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ
وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ **قَالَهُ** عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال
ہجری کے **ق** ابو ہریرة اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ **قَالَهُ** لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمھارا عذر قبول کرتے ہین **ف**
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت
غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی
مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر مین تمھاری بستی مین گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی میری موت تمھاری
موت کے ساتھ ہی انصاریون نے عرض کی یا رسول الله قسم ہی خدا کی کہ ہماری تو بات طعنے کی راہ سے نتھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری
بستی یہہ چھوڑکر مکے مین نرہ جاوین سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمھاری بات مین بناوٹ نہین
ھ ابو موسی اِنَّ اللهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے **ف** یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے
نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے **ھ** ابو ہریرة اِنَّ اللهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ
الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَيُرْوَى ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین
ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایماندار مرجاوینگے **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی
کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اوس وقت ایماندار کوئی نہوگا **ق** عائشة اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین **ف** اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث مین

دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی کی اقدر دیکھے کے
مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے ھ ابو هريرة ان الله لا ينظر الى من جر ازاره بطرا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے
غرور سے پانجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پانجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ
دوسری حدیث مین صاف آیا ہی خ ابو هريرة ان الله لما قضى الخلق كتب عنده فوق عرشه ان رحمتي
سبقت غضبي بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور
عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عائشة ان الله لم يأمرنا ان نكسو
الحجارة والطين بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا پہناوین ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد فرش کرنا
شریعت محمدی مین بہتر نہین ھ عائشة ان الله لم يبعثني معنتا ولكن بعثني معلما ميسرا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے
نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تب پہلے حضرت نے
عایشہ صدیقہ رض سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے
مقدمے مین ماں باپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھے گی کہ
عایشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے م ابن مسعود ان الله لم يهلك قوما او يعذب قوما
فجعل لهم نسلا وان القردة والخنازير كانت قبل ذلك مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے
پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو هريرة
والنعمان بن مقرن ان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر بخاری مین ابو ہریرہ اور نعمان بن مقرن رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے م انس ان الله ليرضى عن العبد
ان يأكل الاكلة فيحمده عليها او يشرب الشربة فيحمده عليها مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا خوش ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے ق ابو هريرة ان الله ليضحك

اور بعضوں کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنی جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اوسپر
عمل نکیا وے بے قدر ہوئے ھ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مسلم مین
ہشام بن حکیم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگوں پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق
أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا
أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي
فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون کو
ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے
کیون نہ ہم راضی ہوین ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے
ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مینے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا
ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتوں کے بعد ملیگی م ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الَّذِي
حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يعني الخمر مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے
اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب
حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ
فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی م أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ
شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن
نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنیوالون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت
پڑگئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور
فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنیکو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ق أَنَسٌ إِنَّ
الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ
تَحْتَ قَدَمِهِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی
سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوکے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور
اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین
طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانیکی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے
تب مین اونسے الگ ہو گیا اور نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی نے غسل

ہوچکا یعنی یہودیوں کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھہ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیزین ہین اسواسطے خدا کو پسند ہین جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا
تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ
فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُشَمِّتَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین
دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ
كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهٖ
وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان
کہیگا کہ ای میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھہ پاؤن اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھہ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر
یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَيَرْضٰى وَيَسْخَطُ لَكُمْ
ثَلٰثًا فَرَضِيَ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا
مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمہارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی
تین چیز سے سو جو تین چیزین تمہارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
یہ ہی کہ خدا کی رسّی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری
چیز یہ کہ خیر خواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکھی ہین
سو اونمین سے اول قیل وقال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بیموقع مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا م عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ
اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا

نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور
فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اونکے قتل کا حکم کیا
ق انسؓ ان الناس قد صلوا وناموا ولن تزالوا فی صلوۃ ما انتظرتم الصلوۃ مسلم مین انس رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے
عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق مجاشع بن مسعود ان الهجرة قد
مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی ف مجاشع سے روایت ہی
کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض
نہین ہی خ ابوهريرة ان اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو منہدی کا خضاب نبی کی سنت ہی اور
وسمہ بھی درست ہی لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست نہین ق ابن عمر ان امامكم حوضا كما بين جرباء
واذرح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر
اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہی
مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہی ق انسؓ ان امثل ما تداويتم به الحجامة والقسط البحرى بخاری اور مسلم مین
انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی ف کوٹ ہندوستان مین
پیدا ہوتا ہی اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا
مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی
اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ
اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیثون مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین
ق ابوهريرة ان امرأة بغيا رأت كلبا في يوم حار يطيف ببئر قد ادلع لسانه من العطش فنزعت
له بموقها فغفر لها وقال البخاري فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها
بذلك بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ
کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ
معاف ہو گئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکالکے اوسکو
پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا
خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی ع دل بدست آور کہ حج اکبر است ق فاطمة بنت قيس ان ام شريك يا ايتها
المهاجرون الاولون فانطلقي الى ابن ام مكتوم الاعمى فانك اذا وضعت خمارك لم يراك فالم

خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا
البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی **م** جابرٌ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی **ف** پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان
کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل اوسکا
خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی **ق** ابو مسعود
عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً
بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی
نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین **ف** یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجپر یہ فرض کیا ہی
اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب **م** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ
فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک
نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین **ف** یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے
بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین **خ** عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ
فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ
مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات
چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چپکے سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹھی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین **ف** عرب مین ایک قوم تھی جن اور
شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال
پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **صح**
جَابِرٌ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت
ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو **ف** اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر
اوٹھنا سنت نہین **م** اَنَسٌ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین
انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین
خ ابن عمر اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر
عذاب ہوتا ہی زندہ کے رونے سے **ف** یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا **خ**
ابن عباس اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

اندرتک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق ابو سعید
اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا
غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے
کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ
عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان
ہی کہ اون مکانون مین وہ مرد بھی پہنچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ اَهْوَنَ
اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ
اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر دوزخیون مین سب سے ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی
اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال انکہ اورون سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہی م ابو سعید اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ
جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اون سے کوئی چیز
یعنی سانپ اگر بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اوسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر
جن ہی ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا
گھر مین سانپ نکلا ہی اون صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون
آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول عہد نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اوسکے
بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ
اُمِّ مَكْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک
عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھکر پڑھین اور جو جاگے ہوئے ہون
وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری
کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین ق ابن مسعود اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ
وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اوترے گی یعنی پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا
کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ ہوگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت
یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو

لها حين ارادت ان تعتد وقد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة بخاری اور مسلم مین فاطمه بنت
قیس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد الله بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی
اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو
بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد الله اندھا ہی اوسکے گھر مین جا بیٹھ اونکو کچھ
سوجھتا نہین تجھے آرام سے وہان ہیگی ق ابو سعید ان امة من بني اسرائيل مسخت فلا ادري اي الدواب
مسخت بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی
مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ
پر خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین تجھے اوسکو نہین کھاتا اور
منع بھی نہین کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی رح کے مذہب مین درست ہی ق عايشة ان
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشه رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بنا لیتے
اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عایشه رض سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوین تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا
کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا ھ عبد الله بن عمرو ان اول الآيات خروجا طلوع الشمس من
مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وايهما ما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها
قريبا مسلم مین عبد الله بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو مین سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف
دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوچکین ھ ابو هريرة ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر
والتي تليها على اضوء كوكب دري في السماء لكل امرء منهم زوجتان اثنتان يرى مخ سوقهما
من وراء اللحم وما في الجنة اعزب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ بہشت مین جاویگا وہ چودھوین
رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو
ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین

کون مال تجکو بہت پسند ہے اوسنے کہا اونٹ یا گائے اسحٰق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگیا کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گائے
لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت
دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ
مجسے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہوگئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہی
اوسنے کہا کہ گائے سو اوسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز
بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھہ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکو
خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گائے بھی بیائی اور بکری
بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہوگئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہوگئین حضرت نے فرمایا بعد
مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر
پہونچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال
اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ
مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھہ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے
اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ مینے یہ مال پایا ہی باپ دادے سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے
اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو
آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھہ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھہ نہ پکڑونگا
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ نہ لینے مین اگر کچھہ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف کرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھہ خوش نہونگا
اور تیری چیز یا سی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھہ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا
اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھہ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھہ کر شکر گزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر
اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی ۞ عن مَیْمُوْنَةَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِی اللَّیْلَةَ
فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجسے ملاقات کا آج کی
رات وعدہ کیا تھا سو مجسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہؓ سے

اور آخرت یاد پڑے ۔ عن جابر بن سمرة ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم مسلم میں جابر بن سمرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت
کی طرف نسبت کیں اور علماے حدیث نے اونکو بیّن بیّن کر نکالا ق ابو هريرة ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص
واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك
قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره
واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق بن
عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر فاعطي
ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن
ويذهب عني هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اي شيء
احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب
اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد
من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين
قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني اعرفك
الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال
ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال
لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى
في صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي
اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها في سفري فقال قد كنت اعمى
فرد الله الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله وفي
لا احمدك اليوم بشيء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط على
صاحبيك. بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر
اوسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہو گئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتہ نے کہا

اوسکی نسبت بہنانے اور بیچ کہا تو ہے جابر ان دماءكم واموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم
هذا في بلدكم هذا الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة
وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل
وربا الجاهلية موضوع واول ربا اضع من ربانا ربا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله
فاتقوا الله في النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان
لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسألون
عني فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت وأديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها
الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حج مین

عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہین جیسے اس تمھارے دن کو حرمت ہی اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہی یعنی زیادتی کسی طرح درست نہین ہی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوے دبا ڈالے گئے یعنی اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبا ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا دیا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سود نہ لو اور ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اونکو اپنے قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اون پر یہی کہ جسکو تم نہ چاہو اوسکو تمھارے گھر مین نہ آنے دیوین اگر وے ایسا کرین تو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاوگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان کی طرف اوٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو

ف ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوے بارھوین ربیع الاول کی

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے مینے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سووہ
دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جورات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر
اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا م اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہ رض حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین م حُذَيْفَةُ
بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِي لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ
الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر کافر لوگون کو اوس حوض سے
ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی
یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین م عَائِشَةُ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي
يَدِكِ قَالَهٗ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے
عایشہ رض سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عایشہ رض نے کہا کہ مجکو
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھہ ہاتھہ بڑھا کر جانماز
اوٹھا لے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا
ذَاتَ الْيَمِيْنِ قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا روکے پڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہووین راہ مین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی
روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین
خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کام سے ف روایت ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم
ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی خوب ہی
اگر اپنے ہاتھہ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھہ سے

لَهُ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّيْ اسْتَوْدَعْتُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ
يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا
بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ
اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ
مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ اَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ اُخْبِرُكَ اَنِّيْ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ
جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِيْ بَعَثْتَ وَالْخَشَبَةَ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا

بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہون کو لاکر اونکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن بہیج لاو سنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو نے سچ کہا پہر اوسکو ہزار اشرفیان کچہہ مدت ٹہہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پہر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہوکر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پہر اوسمین ہزار اشرفیون کو بہرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمین ڈالا پہر اوسکے مُہر کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پہر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تہین سو اوسنے مجہسے ضامن مانگا تہا مینے کہا تہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تہا پہر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تہا اور مینے بہت دوڑ دہوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا قرض بہیجون سو مینے نہ پایا اب تجکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پہر اوسکو سمندر مین اوسنے ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پہر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بہی جہاز کی تلاش مین رہا تہا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکہنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تہا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکہا جسمین مال تہا سو اوسکو اپنے گہر والون کے جلانے کے واسطے لیا پہر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پہر بعد مدت کے جسپر قرض تہا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دہوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اس وقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچہہ بہیجا تہا اوسنے کہا مین تجکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتہہ بہیجا تہا سو پہونچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پہر جا **ف** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانتداری کی خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بہروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین

ق عَائِشَةَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ **قاله** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جبتک کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابت رض سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تہی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تہے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین اونکی

انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ خ خولۃ بنت ثامر ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلہم النار
یوم القیامۃ بخاری مین خولہ بنت ثامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق
لوٹ کہاتے ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین خ
ابو ہریرۃ ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ
فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ
کہاتا تہا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوس مین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو
بہشت مین داخل کیا م ابو ہریرۃ ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا فلما
اتی علیہ قال این ترید قال ارید اخا لی فی ہذہ القریۃ قال ہل لک علیہ من نعمۃ تربہا قال
لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ مسلم
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تہا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تہا ملاقات کا ارادہ کیا
سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب وہ اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر چلا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین
اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے
خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو
خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ
ابو ہریرۃ ان رجلا من اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ اولست فیما شئت قال
بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر الطرف نباتہ واستواؤہ واستحصادہ وتکوینہ امثال
الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن آدم فانہ لا یشبعک شیء بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کیون نہین
کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زرد پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر
ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے
کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہینگا سو پاویگا خ ابو ہریرۃ ان رجلا من بنی اسرائیل
سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفہ الف دینار فقال ائتنی بالشہداء اشہدہم فقال کفی باللہ
شہیدا قال فاتنی بالکفیل قال کفی باللہ کفیلا قال صدقت فدفعہا الیہ الی اجل مسمی فخرج فی البحر
فقضی حاجتہ ثم التمس مرکبا یرکبہا یقدم علیہ للاجل الذی اجلہ فلم یجد مرکبا فاخذ خشبۃ
فنقرہا فادخل فیہا الف دینار وصحیفۃ منہ الی صاحبہ ثم زجج موضعہا ثم اتی بہا الی البحر فقال
اللہم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلا فرضی بک
وسالنی شہیدا فقلت کفی باللہ شہیدا فرضی بک وانی جہدت ان اجد مرکبا ابعث الیہ الذی

عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات
ثم قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستأخر ثلث مرات ثم اردت اخذه والله لولا
دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة مسلم مین ابو درداء رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے موہنہ مین لگادے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون
تجھ سے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان
بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث
مین آتا ہی ق ابو ہریرۃ ان عفریتا من الجن تفلت علي البارحة ليقطع علي صلوتي فامكنني
الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم
فذكرت دعوة اخي سليمان رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فرددته
خاسئا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز
توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون
تا کہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی
بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرت نے فرمایا پھر مینے اوسکو دھکیل دیا دُتکار کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو
مین تھے اور اونھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہی کہ حضرت کے ساتھ
بے ادبی کو تیار ہوا تھا اسد بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی خ عايشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي
بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا ف حضرت عایشہ رضی سے
روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلال رضی نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مینے
عرض کی یا رسول اسد آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سوتا ہون تو مین بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سب کا
سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین ق المسور بن مخرمة ان فاطمة مني واني اتخوف ان تفتن
في دينها واني لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو
الله مكانا واحدا ابدا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجھکو خوف
آتا ہی کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی
قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضی
رضی نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے
کہین حضرت علی رضی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا م
عمرو بن العاص ان فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر مسلم مین عمرو بن عاص رضی سے

محبوب ہجو کی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو
ق ابو ہریرۃ ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف
یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی
کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظم کا ق عائشۃ ان شر الناس عند اللہ
منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذہب آخرتہ بدنیا غیرہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف
جیسے جھوٹھی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عائشۃ ان شر الناس
عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من فرقہ الناس اتقاء فحشہ ویروی من ترکہ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا
چھوڑ دین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین من فرقہ کی جگہ من ترکہ آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی
م عمار ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ
مسلم مین عمار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا بتاتا ہی اوسکی دانائی اور عقلمندی کا
سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہون
اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو
بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع
اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا
چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی ق ابن عمر ان عاشوراء یوم من ایام اللہ
فمن شاء صامہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے
ایک وہ بھی دن ہی سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی م عثمان وعائشۃ ان
عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ مسلم مین حضرت
عثمان اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن
شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پونہچا سکے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے
لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر رض دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق رض آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا
پھر حضرت عثمان رض آئے تو حضرت نے اوٹھ کر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ
ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق رض آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان رض کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی عثمان رض حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے م ابو الدرداء اعراب

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین دو دو درجون مین اتنا
فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی
اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین **ف** فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے
پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث
اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسیطرف توجہ نچاہیے **ف** عبد اللہ بن
مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت
نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام
کرنا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر اودھر دیکھنا نماز مین درست نہین **ھ** عَمَّارٌ اَوْحُذَيْفَةُ شَكَّ شُعْبَةُ اِنَّ فِي اُمَّتِي
اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ
تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ رض سے
روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر
زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین نگھسے یعنی اونکو کبھی
بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھو نمین پیدا ہوگا اونکی چھاتیان
توڑکے نکل آویگا یعنی اونمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا **ھ** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اِنَّ فِي
ثَقِيْفٍ مُبِيْرًا وَّكَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم
خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا **ف** ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف
خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت
امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے
پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم مین سے
دو آدمی پیدا ہوئے **ق** اَنَسٌ اِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے لوٹے دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر کی
وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا **ھ** عَائِشَةُ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ
الْبُكْرَةِ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی
یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی **ف** مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی
بڑی ہوتی ہی سیاہی مایل اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ
الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَهُ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھہ مین

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی ف کتاب والے یعنی یہود
اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی ھ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَآءَ
الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ اللہ کے واسطے مدینے مین
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین
مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین سو اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوائے اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُّقَالُ لَهُ
الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّآئِمُوْنَ
فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریّان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے
والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوائے کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوائے جب وے جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي
الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلے (یعنی پالے ہوے ۱۲) اور تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ف
مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبی کہتے ہین
ھ اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَّاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ
حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللهِ لَقَدِ
ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا
چلیگی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اونسے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ
فِيْ سَبِيْلِهٖ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے

یقین کامل حاصل ہوا ہے جا اس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا
حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علما حدیث نے حدیثون کے
پرکھنے میں بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف
کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے
اون حدیثون کو سچا نجانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون میں نہ دیکھے یا علما حدیث سے اوسکی صحت نہ سنے ق عائشة ان لصاحب
الحق مقالا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی ف حضرت پر کسیکا
قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اپنی قرض دینے والا حق دار ہی کہا جائے
تو اوسکی بات کا برا لانا نہ چاہیے خ ابن عمر ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه قاله لعثمان
بن عفان بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رض سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ
ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر میں گئے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رض کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار
تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رض سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب
آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملیگا ق انس ان لكل امة امينا وان امیننا ايتها الامة ابو عبيدة
بن الجراح بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد
امانت دار ای امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون میں ہین اونکو اس امت کا
امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے
صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ میں کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا
ق جابر ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح میں روایت ہی
کہ جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے
زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے
بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہی ق انس ان لكل نبي دعوة واني اختبأت
دعوتي شفاعة لامتي يوم القيمة بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور میں نے اپنی دعا
چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث میں بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور
معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر
م ابي بن كعب ان لك ما احتسبت قاله لرجل كان يمشي الى مسجد النبي صلى الله عليه
وآله وسلم ولا يركب ويحتج في اثره الاجر مسلم میں ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا
جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد میں آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم میں ثواب کی امید

دو خو بین ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرواؤ یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین
اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ
جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے
حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذرہ سی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بن غور کے
شتابی اور جلد بازی کرنا جانورونکی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرواؤ پسند ہی **ق** اَنَسٌ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ وَّمُصِیْبَةٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْبِرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَکْتُ
شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی
ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اون سے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر
پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون
ہی کی راہ چلون **ف** مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا
حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ
دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے سردارون اور
عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی قریش نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اونکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اونکے دل مین ابھی
نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی
تمنے مجکو پایا نرے قسمت اوسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **هم** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُّصَرِّفُهٗ حَیْثُ
یَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا مہربان کی ایسے دو انگلیون مین ہین جیسے
ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی **ف** انس رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے
دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین کیا ہمارے بدلنے کا بھی آپ کو ڈر ہی جو
آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے
کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہین **ق** اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ
عَلٰی اَحَدٍ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اورون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھپر جھوٹ باندھیگا
جان بوجھکر سو اپنی بیٹھک ٹھہرالیوے دوزخ مین **ف** یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا

کی حاجت نہین الجلیل بڑی شان والا الکریم صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین الرقیب ہر شی کا
نگہبان المجیب حاجت و دعا کا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم باحکمت
استوار کار الودود نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکوکار الباعث قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا الشہید ہر چیز اوسکے سامنے حاضر الحق سچ مچ جسکی ذات و صفات مین
کچھ بھی ہو کا نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کار
جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مردون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ
القیوم بذات خود قائم جہان کا تھانبنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا
الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین الصمد سردار دائمی جو کھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت المقتدر بڑا اقتدار والا المقدم تقدم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین الآخر پچھلا جسکے بعد کچھ نہین الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ
شک نہین الباطن مخلوق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف نہو سکے
البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکارون کا سزا دینے والا العفو
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے ذوالجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل با انصاف الجامع
قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بناوے المانع روکنے والا
الضار ضرر پہنچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان
کا ظہور ہے الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی اوپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما
الصبور بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ق اسامة بن زید ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل
شیء عندہ باجل مسمی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور
اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اسامہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے
بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے م سلمان ان للہ مائة
رحمة فمنها رحمة یتراحم بها الخلق بینهم وتسع وتسعون لیوم القیمة مسلم مین سلمان رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور

رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کرو اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تجکو نیت
اور اس محنت کا ثواب ملیگا ھ حتی ینادی ان لکم بکل خطوۃ درجۃ ق لم رلوھط جابر قال ارادوا ان یبیعوا
بیوتھم فیقربوا من المسجد مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہی یہ حضرت نے
جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین ف یعنی
جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا خ ابو ہریرۃ ان للہ تسعۃ و
تسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوس پر عمل کرے وہ بہشت مین
جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین
بہت اسمای الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوبۃ غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسما حسنی انہین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہے
کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی وہ ننانوے نام موجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ
ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو یعنی اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوا کوئی معبود برحق نہین الرحمٰن
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی الرحیم نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر
مخصوص ہی الملک سبکا بادشاہ القدوس ہر عیب و نقصان سے پاک السلام خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا المؤمن اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مؤمنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا المھیمن شاہد
امانت دار محافظ العزیز غالب با عزت الجبار زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا المتکبر عظیم الشان گھمنڈ والا
الخالق عدم سے پیدا کرنے والا البارئ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا المصور صورت گر ہر مخلوق
کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا الغفار اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا القہار سب پر غالب
الوھاب بے عوض کثرت سے دینے والا الرزاق روزی بخش الفتاح رزق اور رحمت کے دروازے کا کھولنے والا
العلیم ہر چیز کا دانا القابض بند کرنے والا ارواح اور روزی کا الباسط کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین الخافض پست کرنے والا مغرورون کا الرافع بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا المعز
عزت دینے والا المذل ذلیل کرنے والا السمیع ہر آواز کو سنتا البصیر ہر چیز کو دیکھتا الحکم فیصلہ
کرنے والا العدل منصف حاکم اللطیف مہربان باریک دان الخبیر اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الحلیم
بردبار بڑی سہار والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہین پکڑتا العظیم بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر الغفور
پردہ پوش الشکور شکر گزارون کا قدر دان العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنی مخلوقات
کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ با قدرت خلائق کو قوت دینے والا الحسیب تمام عالم کو کافی اوسکے سوا نے دوسرے

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھ پاوین تو اوسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس سے بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اونمین سے نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن فکر خدا مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آوے گی ق ابو موسی ان للمؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها فی السماء وفی روایة عرضها ستون میلا للمؤمن فیها اهلون یطوف علیهم المؤمن فلا یری بعضهم بعضا بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک کھوکھلے موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور ایک روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ہی وہان ایماندار کی کئی بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے سبب سے ع انس ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب معنا قاله عند خروجه الی بدر مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہووے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تا کہ خبر مشہور نہو جاوے ق ابن عباس ان له دسما قاله حین شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنئی ہی حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کہاوے تو کلی کرنا سنت ہی ق رافع بن خدیج ان لهذه البهائم اوابد کاوابد الوحش بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسی کا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگ جاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوئے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہو ع انس ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأة رقیق اصفر فمن ایهما علا او سبق

ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ
اثر ہی کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے ہیں اونکو کھلاتے ہیں اوسی کا اثر ہی کہ ماباپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور اونکی
مصیبتیں اوٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہونگی حضرت کی شفاعت اور گنہگاروں کی بخشش اور بہشت
کی بے حساب نعمتیں انھیں حصوں کا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھہ حد نہیں ق ابو ہریرۃ ان للہ ملائکۃ
یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الی
حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال
فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم منھم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عبادک فی الارض
قال فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم منھم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک ویکبرونک
ویحمدونک ویھللونک ویمجدونک قال فیقول ھل راونی قال فیقولون لا واللہ
ما راوک قال فیقول کیف لو راونی قال فیقولون لو راوک کانوا اشد لک عبادۃ
واشد لک تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسئلونی قالوا یسئلونک الجنۃ
قال فیقول وھل راوھا قال یقولون لا واللہ یا رب ما راوھا قال فیقول فکیف لو راوھا
قال یقولون لو انھم راوھا کانوا اشد علیھا حرصا واشد لھا طلبا واعظم فیھا رغبۃ
قال فمم یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وھل راوھا قال یقولون لا واللہ
یا رب ما راوھا قال یقول فکیف لو راوھا قال یقولون لو انھم راوھا کانوا اشد منھا
فرارا واشد لھا مخافۃ قالوا ویستغفرونک قال فیقول فاشھدکم انی قد غفرت لھم
قال یقول ملک من الملائکۃ رب فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم القوم
لا یشقی جلیسھم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں
راہوں میں ڈھونڈھتے ہیں خدا کے یاد کرنے والوں کو پھر جب پاتے ہیں اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپسمیں پکارتے ہیں چلے آو
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھالیتے ہیں اپنے پروں سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان پر
چڑھ جاتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہیں
ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی
کہ کیا کہتے ہیں تیرے بندے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں یعنی
تجکو سب سے بڑا جانتے ہیں اور الحمد للہ کہتے ہیں یعنی تیری خوبی بیان کرتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوا کسیکو لائق
بندگی کے نہیں جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات میں اختیار نہیں جانتے تیری بڑائی بیان
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھوں نے مجکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا ہی حضرت نے فرمایا
پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھیں حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہیں اگر وے تجکو دیکھیں تو بہت تیری بندگی کریں اور نہایت تیری

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے **ق** ابو موسی اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى
قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ
وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم کے
پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانون
مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہی اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو **ف** عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہوکر اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ
بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین **ق** حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ بخاری
اور مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی **ف**
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا تو ظاہر بندی سے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اوسکا
پانی آگ ہی **ق** اَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا
بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہی
آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور کسیکا درخت
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے بسبب خدا کے پیغمبر کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو
حکم نہین دیا اور مجلو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہین
وے غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین **ق** اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى
وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم
مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہان تک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

يكون منه الشبه مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی
سو ان دونون مین سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہی ف یہودیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی
کہ لڑکا کبھی ماکی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا
ہوتا ہی ق ابو موسى ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا
فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب
امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى
انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله
بما بعثني به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت
به بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی رہنمائی اور علم
سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پونہچا زمین پر سو اوسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا
سبزہ جمایا اور اوس زمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیون کو نفع پونہچایا
پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کے پانی پونہچا سو وہ تو چٹیل میدان تھی
کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو
سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ادہر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھہ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین
بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم
زمین جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور اوسپر
کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی
اسی طرح بعضے آدمی وے ہین کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اون سے اورون کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھہ دھیان نکیا نہ خود
کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد
اور لیاقت کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ق ابو ہریرۃ
ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من
زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة
وانا خاتم النبيين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرونکی مثل جیسے اوس مرد
کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو
آدمی اوسکے گرد گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین پیغمبرون کا
تمام پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت

عِندَ اللّٰہِ یَومَ القِیٰمَۃِ الرَّجُلُ یُفضِي اِلیٰ امرَأَتِہٖ وَتُفضِي اِلَیہِ ثُمَّ یَنشُرُ سِرَّہَا مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا
برا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو
مشہور کرے ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ ق
اَبُو سَعِیدٍ اِنَّ مِن ضِئضِئِ ہٰذَا قَومًا یَقرَؤُنَ القُرآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُم یَقتُلُونَ اَہلَ الاِسلَامِ
وَیَدَعُونَ اَہلَ الاَوثَانِ یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ کَمَا یَمرُقُ السَّہمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَئِن اَدرَکتُہُم
لَاَقتُلَنَّہُم قَتلَ عَادٍ قالہ لِذِی الخُوَیصِرَۃِ حِینَ قَالَ اتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ حِینَ قَسَمَ ذُہَیبَۃً فِي
تُربَتِہَا کَانَ بَعَثَ بِہَا عَلِيٌّ مِنَ الیَمَنِ بَینَ الاَقرَعِ وَعُیَینَۃَ وَعَلقَمَۃَ وَزَیدِ الخَیلِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے اونکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی
دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان پر پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام
ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا کہ خدا سے ڈر اے محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رض نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا
حضرت نے اونھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
مین گردن اوسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہان سے اوٹھ گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید رض اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھون نے حضرت علی رض کی امامت نہ مانی اور حضرت علی رض نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون مین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہری عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین
یعنی دل مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو لوگونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے
عَن اَنَسٍ اِنَّ مِن عِبَادِ اللّٰہِ مَن لَو اَقسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے
بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس
بن نضر رض نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا اے انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی انسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے
قسم سچی کی عَن اَبِي مَسعُودٍ عُقبَۃَ بنِ عَمرٍو الاَنصَارِيِّ اِنَّ مِمَّا اَدرَکَ النَّاسُ مِن کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الاُولیٰ

رہ جاویگا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَىٰ اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ
مَالَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَالَمْ يَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہتانون
مین سے بڑا بہتان ہی کہ دعوی کرے اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب
بناکر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بناکر کہے خ عَلِيٌّ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ
لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو کے آدمی لوٹ پوٹ
ہوجاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو
حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین
عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی
ف عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین
گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا
نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ
سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوٰى خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو
ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اوسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اوسکے شوق مین
رات بھر عبادت کرین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ
فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب دروازے بند
کردیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے
بند کروادیے صرف حضرت ابی بکر رض کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
کیا اونکی خلافت کا م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم مین عائذ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کو مارمار کے ہاتھ پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ

نفسٍ لقد جئتَ شيئاً نُكراً قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبراً قال وهذه أشدُّ
مِنَ الأولى قال إن سألتك عن شيءٍ بعدها فلا تصاحبني قد بلغتَ من لدنّي عذراً فانطلقا
حتّى إذا أتيا أهل قريةٍ استطعما أهلها فأبوا أن يضيّفوهما فوجدا فيها جداراً يريد أن ينقضّ
قال مائلٌ فقال الخضر بيده فأقامه فقال موسى قومٌ أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيّفونا
لو شئتَ لاتّخذتَ عليه أجراً قال هذا فراقُ بيني وبينك سأنبّئك بتأويل ما لم تستطع عليه
صبراً فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وددنا أنّ موسى كان صبر حتّى يقصّ علينا من
خبرهما بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے
سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا
یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤن کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری
مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ
ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سوگئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اوسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بناکر اور خدا نے جہان
مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہوگیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی
کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے تھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور
نہین بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہے یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہوکر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے
فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب ہوا سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون پلٹے حضرت نے
فرمایا سو دونون پھر قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو
موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر ع نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا سو موسیٰ نے کہا کہ مین
موسیٰ ہون خضر ع نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہے موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون کہ تو مجکو سکھلاوے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہے
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا اے موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہے خدا نے مجکو سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہین جانتا
اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجکو سکھایا ہے کہ مین اوسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا مین تیرے
حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر ع نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھ جب تک مین اوسکا ذکر نکرون پھر دونون ناؤ نہ ہونے کے
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو
تو بے بدون کرایہ لئے چڑھا لئے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر ع نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری میں ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام سے جو لوگوں نے پائین
پائی ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نہ رہے خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرا دل چاہے سو کر **ف** یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین
میں پسندیدہ ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بد کاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب کاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو
جانور ہے **ق** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا
فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ
مُوسَى يَا رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ
فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ
وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ
صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ
مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى
جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ اللهُ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ
إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ
مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى
إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى
سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ
حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ
فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَلَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ
أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي
بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ
الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً
فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ
ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ

اوستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہو جاتا ہے اوسکو ساتھ رکھے یا جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہی
کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی
دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ
اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین **ق** ابن عمر اِنَّ نَاسًا مِنْکُمْ قَدْ اُرُوا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَّلِ وَاُرِیَ
نَاسٌ مِنْکُمْ اَنَّهَا فِی السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہی کہ شب قدر پچھلے ماہ کی پہلی سات راتون مین ہی اور بعضون کو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اوسکو
پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو **ف** یعنی وہ کام کہ جسمین شبہہ ہے نہ کرے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات اتنین بھی آگئین جو
ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی **ق** عدی بن حاتم اِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّهَارِ **قاله** لَه
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ سفید دورے سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یہ حضرت نے عدی رض سے فرمایا **ف** بخاری مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہی کہ جب قرآن کی آیت
اوتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے
تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
تو نادان ہی خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہی سفید سیاہ دورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
صبح کی سفیدی نمودار ہووے اوس وقت تک سحر کھانا درست ہی **ق** ابن مسعود اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ حُوِّلَتَا عَنْ
وَقْتِهِمَا فِی هٰذَا الْمَکَانِ یعنی صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ عِنْدَ دَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین **ف** مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا
مکے سے چھ کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتی ہی
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے
وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ
حج مین ایسے وقت پڑھے تا کہ اور کام حج کے کر سکے **ق** ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ
شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَه وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اٰذَنُ لَه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ **قاله** لِاَبِیْ شُعَیْبٍ الْاَنْصَارِیِّ
لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَه رَجُلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری رض سے روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ
آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تھے ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص
ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیون کی دعوت ہوا اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی
ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کر دے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے **ق** جابر اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ
سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ فِیْ یَدِه صَلْتًا فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم

اوسنے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایے چڑھالیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجب بات تجھسے ہوئی خضرؑ نے
کہا مینے تجھسے نکہا تھا کہ مقرر تجکو میرے ساتھ رہا نجاویگا موسیٰؑ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجپر مشکل نہ ڈال یعنی مینے بھولے سے
کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰؑ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے
کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس
چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے
نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون کے ساتھ سو خضرؑ نے اوسکے سر کو اپنے
ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا
خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجھسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا مینے تجھسے نکہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے
فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت
مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا
کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ
یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا
اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤنگا تجھے اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارا جی چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصہ اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی
حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہی کہ
وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کر کے اوسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ
وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا
پیدائشی کافر تھا اور اوسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا
اوسکے بدلے اون سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا
اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اوس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ
اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی
اور خضر اونکا لقب ہی کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہوجاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی
کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ
اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ
علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہی بدون اسکے علم نہین آتا
جلد ہار بیٹھے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ

یہ بات حضرت نے ابوموسیٰ اور بلال رض سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابوموسیٰ رض سے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابوموسیٰ اور بلال رض سے فرمائی دونوں نے کہا یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا
پیالہ منگوایا اور ہاتھ مونہہ اوسمین دھویا کلی اوسمین ڈالی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رض نے پردے کے اندر سے کہا
کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا ھ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا
اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهٗ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ
الْمُشْرِكِيْنَ مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار
ہین اگر مجکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مُردون کا دفن کرنا کہین چھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرتے کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
فرمایا کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ اَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيْ اِنَّ هٰذِهِ
الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ
بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم مین ابوبصرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اون سبھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاربار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ
تارا نکلے ھ مُعٰوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ
وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معٰویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معٰویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ ہم
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت پر قربان مینے ایسا
نرمی سے سنانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا ہے
نماز مین درست نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ
عَلَيْهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مُردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کر دیتا ہے میری دعا سے اونپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپ نے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگونکو مستحب ہے ق اَنَسٌ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ
وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا
کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مینے تین بار کہا الله بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودھر
سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سوگئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے
نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے
مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھالی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف
کردیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی خ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا
كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معٰویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منھہ کے بھل ڈھکیل دیگا ف
یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی
اون پر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد کئے گئے
ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروق رض سے
روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پر پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس
لایا کہ مجکو آپ نے جس طرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جس طرح
اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پھر مجسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن
اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری
ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی
بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھہ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین ق عَائِشَةُ اِنَّ
هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ قَالَهٗ
لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض وہ
چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہی یعنی اسمین کچھہ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ
بغیر غسل کے خانۂ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کی منزل مین
حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہنچے تو مجکو حیض
ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے حال کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سواے طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کرلینا ق اَبُو مُوْسٰى
اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهٗ لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ حِيْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ
عَلَيَّ مِنَ الْبُشْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو بشارت کو قبول کرو

اونکے مذہب کی اور دلیلیں ہیں ھ انس اِنّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِي يَعْنِي اُمَّ سُلَيْمٍ اُمّ انس بن مالکؓ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ میں ام سلیم پر رحم کرتا ہوں اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالکؓ کی ماں کا نام تھا ف حضرت مدینے میں سوائے
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان
تھا ق ابو سعید اِنّي اعْتَكَفْتُ العَشْرَ الأوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ العَشْرَ الأوْسَطَ ثُمَّ اُتِيتُ
فَقِيلَ لِي اِنَّهَا فِي العَشْرِ الأوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر بیچ میان کی دس راتین
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتوں میں ہے تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان
پہلے باب میں ہو چکا ق عایشہ اِنّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي اَبَوَيْكِ قالہ
لہا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تجہسے ایک بات کہتا ہوں سو تجکو اوسکے جواب میں جلدی مناسب
نہیں بدون اپنے ماں باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عایشہؓ سے فرمائی ف حضرت کی بیبیوں نے کہانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اوتری کہ بیبیاں یا دنیا اختیار کریں یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عایشہؓ سے کہی حضرت
عایشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمیں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اللہ و رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیوں نے بھی اسی طرح کہا ھ عایشہ اِنّي عَلَى الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ
لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَاَقُولَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ
مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا
دیکھتا ہوں اونکو جو تم لوگوں سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو میں کہونگا اے رب لوگ میرے ہیں
میری امت سے ہیں سو خدا فرماویگا تو نہیں جانتا ہے کہ انھوں نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے ایڑیوں کے بل یعنی دین سے پھر گئے
ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہیں جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیقؓ نے قتل کیا یا وے لوگ
مراد ہیں جنھوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ
عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ
اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ البتہ میں تمہارے واسطے میر اول اور پیشوا ہوں یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں
قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ زمین کی کنجیاں یعنی میری امت کا
سب ملکوں میں عمل ہوگا اور میں خدا کی قسم تم پر اس سے نہیں ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں پڑو اور آپسمیں حسد کرنے لگو ف
وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی ق ابن عمر اِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ
زِدْتُ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار
دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اونکی مغفرت ہو تو میں

ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی مارنے سے
اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر
یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوے عبادت کے
اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوسپر غصہ نچاہیے ق ابو موسیٰ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا
نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہی یعنی جلا دیتی ہی تو تم جب
سونیکا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا
کچھ ضرور نہین م عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ
مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن
عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اوسکو پہین حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اونپر دو کپڑے
کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہی
عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا
تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اوسکو
کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اِنِّيْ کی لفظ ہی م ابو ہریرہ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ
اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد
پیغمبرون کی مسجدون سے پچھلی مسجد ہی ف یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا
دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَى اللهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ
خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا
ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی
محبت پیغمبر کے دل مین سوا خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت
کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا
مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اوسمین
شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے
عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی لیکن میں
تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع و تقی کوش و صدق و صفا ٭ لیکن میفزای بر مصطفی ٭ اور اعلمکم
بحدوده کی روایت مسلم میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے ق انس اِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا
فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ بخاری اور مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں
تخفیف کر دیتا ہوں اوس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اوسکی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت
میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اونکا رونا ان پر نہایت شاق ہے تو اسواسطے
حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سنکر بیقرار ہوں کہیں نماز نہ توڑ دیویں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈھے اور لڑکے اور بیماروں کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو
م ابن مسعود اِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ
الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي عَشَرَةَ فَوَارِسَ يَبْعَثُونَ طَلِيعَةً
بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ حِينَ يُقَالُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيهِمْ (اولاد) مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہوں اونکے نام اور اونکے باپوں کے نام اور اونکے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں وے زمین پر بہتر سوار
ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن وے بہتر سواروں سے ہیں مراد ان سواروں سے وے سوار ہیں جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ
کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالوں پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ میں روایت ہے کہ ایکبار کوفے میں
سرخ آندھی آئی کسینے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگوں میں بہت مال بٹیگا
اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافروں کا لشکر یعنی فرنگیوں کا شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں
جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن
مسلمان بہت تھوڑے رہینگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگیگا ایک جدی برادروں سے
سو آدمیوں میں ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہے روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہوچکیگا تو دجال کے
آنے کی خبر پہنچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اونکو خوب پہچانتا ہوں
ق ابو موسیٰ اِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ
مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ
الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اونکے مکان پہچانتا ہوں
رات کو اونکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اوترتے وقت اونکے مکان نہیں دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے
یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو

ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن اُبی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مرگیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رض نے
حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اِستَغفِر لَهُم اَو لَا تَستَغفِر لَهُم اِن تَستَغفِر لَهُم
سَبعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغفِرَ اللهُ لَهُم یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجھکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی
کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت
اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِنهُم مَاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی
بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی **ھ** اَبُو ذَرٍّ اِنِّي قَد وُجِّهَت لِي اَرضٌ ذَاتُ نَخلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثرِبَ فَهَل اَنتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّي قَومَكَ عَسَى اللهُ اَن يَنفَعَهُم بِكَ وَيَاجُرَكَ فِيهِم **قاله** لَهُ عِندَ انصِرَافِهِ اِلَى اَهلِهِ مسلم مین
ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اوسی مین مین ہم جاکر رہینگے سواے مدینے
کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پونہچاویگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے
سبب سے فائدہ پونہچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رض سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی
اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے **خ** اَبُو هُرَيرَةَ اِنِّي كُنتُ اَمَرتُكُم
اَن تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللهُ فَاِن وَجَدتُمُوهُمَا فَاقتُلُوهُمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَينِ هَبَّارُ بنُ الاَسوَدِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ وَالاٰخَرُ نَافِعُ بنُ عَبدِ القَيسِ بخاری
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سواے
خدا کے کسیکو نچاہیے سو تم اگر اون دونون کو پانا تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود
بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن
بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہوسکے تو ناچاری سے درست ہی **م** جابر اِنِّي لَا اَشهَدُ اِلَّا عَلَى حَقٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرا اسکے سواے کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تجھ نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہی اوسنے کہا نہین حضرت نے
فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے **ق** عُمَرُ بنُ اَبِي سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ
اِنِّي لَاَتقَاكُم لِلّٰهِ وَاَخشَاكُم لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَاَعلَمُكُم بِحُدُودِهِ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہی اور خدا کے
حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجھکو غسل کی حاجت
ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ مین اور آپ

فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا
عبد اللہ بن مسعود نے اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ میں نے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہانتک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کی زمانے میں چال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے میں ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اوسکا
مکان ہوگا تو عمدہ بہشت والون کے مکان خدا جانے کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ میں پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہی آدمی کے
خیال میں نہیں آسکتی ق عَايِشَة اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ
وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ
غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میں البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ رض نے کسسے کہا
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت میں تو قسم کھاتی ہی کہ نہین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی میں نے کہا کہ ہان سچ ہی میں ناخوشی میں آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات میں معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو
ایمان میں خلل ڈالے سو توکن کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سو تون کی غیرت یعنی جلن اور جلن عورتون میں پیدایشی بات ہی شرع میں اسپر
پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کے راز و نیاز میں ایسکو کیا دخل ہی خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہی ہ عَايِشَة اِنِّي لَاَفْعَلُ
ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اور یہ یعنی عایشہ ایسا
کرتا ہون پھر نہاتے ہین ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان میں حیا نکرے شعر
در طلب کردن حقیقت کار * از خدا شرم دار و شرم مدار * ق اَبُو هُرَيْرَة اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ
سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي اَوْ فِي بَيْتِي فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر میں پڑے
پاتا ہون تو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوة کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوة کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوة کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُو هُرَيْرَة اِنِّي لَاَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین ف قیامت میں صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار میں سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار
میں سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش میں آوینگے اور حضرت موسی کو عرش میں لپٹا پاوینگے بخاری میں پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی یا مسلمان میں لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہیں یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

آئے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکارکے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہی یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا
انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے ڈرکے اوسکو سوار ہین **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ
قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکّے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون
جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ
مین حضرت کے ساتھ مکّے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا
ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ
عَلٰى وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور
میرے نزدیک اوسکے سوائے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اوسکو
مین نہ دون تو وہ کافر ہوجاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین رچا تھا **ق** سُلَيْمَانُ
بْنُ صُرَدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو
کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے
ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصّے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اِلَى الْجَنَّةِ رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ
اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا
فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
اَتَسْخَرُ بِيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون
مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا
اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین جگہہ نہین
سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرمادیگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پھر آویگا
پھر کہیگا ای میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرمادیگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

ابو حمید الساعدی اِنِّی مُسرِعٌ فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث قاله منصرفه
من تبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹے کہ مقرر مین جلد جانیوالا ہون یعنی مدینے
کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زید بن ثابت اِنّی واللّٰہ ما آمن یہود
علی کتابی قاله له لمّا امره ان یتعلّم کتاب الیهود بخاری مین زید بن ثابت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ
مجکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اون سے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا
سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلا کر لکھاتے
پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت
انصاری رضہ سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونھون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور ملکون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو

فصل اس فصل مین حدیثین ہین جنکے سرے پر انّا ہی م الشرید بن سوید الثقفی انّا قد بایعناک فارجع قاله لرجل مجذوم
من وفد ثقیف مسلم مین شرید بن سوید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت
نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اونمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا
بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اور لوگ حقیر نجانین اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے
لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے
کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہی اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا حکم بھی اور حدیث مین
ثابت ہی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم انّا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممّن
لم یأذن فارجعوا حتّی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگونمین کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمھارے چودھری تمھارا احوال ہمسے ظاہر کرین ف
بعد فتح مکے کے جنگ حنین مین قوم ہوازن جو وہان لڑے پکڑے آئے اور اونکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب مین
تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات
اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملینگی اوس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمھارے بھائیون
نے اسلام قبول کیا ہی مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ انکے قیدی اونکو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اوسکو ہم کہین اور سے
جو قیدی پاوینگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص
کی خوشی فصل نہین معلوم جب تک کہ تمھارے واقف اور چودھری آکے سب لوگون کا حال اظہار نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ
مسلمان ہون تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرت نے اونکو احسان کی راہ سے دیا م عائشة انّا لا نستعین وفی روایة
لن نستعین بمشرک مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک
بت پرست سے مدد نمانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمھاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا نہین
معلوم کہ موسی بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ق حَفْصَةُ اِنِّي لَبَّدْتُ
رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جبتک کہ قربانی نکرونگا
ف حجة الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اورون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہووے اور قربانی کرنا حج کی دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون
ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّي اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ق اَبُو سَعِيْدٍ اِنِّي لَمْ اُؤْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ
عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا میرا کام نہین ف اسکا قصہ یہہ ہوا ہی کہ حضرت کچھہ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اونکے دل مین کچھہ ہی
اور زبان مین کچھہ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر بنا ہی اور لوگون
کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین ه اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہر چند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب ہوا تھا ق اَنَسٌ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا
اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رض کو بھیجا عمر فاروق رض نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی ق

سے جلو کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا بُرے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت مین ہے کہ شام کریگا کے چلے گا آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہی **ف** یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا تو اوسنے شکرگذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا

ھ عن عرفجة بن شریح اِنَّهٗ ستکون هنات و هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان

مسلم مین عرفجہ بن شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات اون ہی کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہی جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہی اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر بھی غالب نہوتے

ق عائشة انه قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جا ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرت کی بیبیان جا ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جا ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

خ علی انه قد شهد بدرا وما یدریک لعل الله ان یکون قد اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی حاطب بن ابی بلتعة

بخاری مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی **ف** بخاری مین یہ پورا قصہ یون ہی کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پہونچین اور کافرون کو غافل پا کر مارلین حاطب نے مکے والون کو خط مین لکھہ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہی حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا اونمین کوئی بھائی بند نہین جو اونکی خبرگیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون پر راہ و رسم پیدا کرون تا کہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ منافق ہی اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جنتی ہونے پر تو بڑے درجے ہین کہ اگر اون سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہی حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعن کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا

ح ابو هریرة انه کان فیما مضی قبلکم من الامم محدثون وانه ان کان فی امتی هذه فانه عمر بن الخطاب

بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اون مین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی **ف** محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو کے بعد پیغمبر کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت اور امتون سے بیشک افضل ہی تو جب محدث اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا

ق عبد الله بن مغفل انه لا یصاد به الصید ولا ینکی به العدو ولکنه یکسر السن ویفقا العین یعنی الحذف

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن زخمی ہوتے ہین جو ہوتا ہی یہ ناحق

کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا کہ نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نہ چاہے شاید کہ دعا کرین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ
الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ
شَاؤُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم مین مسور
بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے و لیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور قریش
کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اونکو ضرر پونہچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اونکے لیے کچھہ مدت مقرر کرون اور مجھکو وے کعبے جانے سے نروکین
پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان
ہون اور اگر مسلمان ہونیکا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اونھون نے آرام ہی پایا اور اگر قریش یہ بھی نمانینگے تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے
قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے
سال ہجری کے حضرت مدینے سے مکے چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اوس منزل کو پونہچے جسکا حُدَیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بُدَیل بن ورقا کو بھیجا پیغام
پر کہ ہم تمکو مکے مین نجانے دیوینگے تمسے لڑینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرے
کی قضا کو تشریف لیگئے **ق** اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ **قالہ** لہ بخاری اور مسلم مین
صعب بن جثامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہین **ف** حضرت حج
یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اوسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّہٗ ہی **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ
انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی **ف** مصابیح مین
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اوسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہین کر سکتا
اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو
شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی ہر طرح سے بہتر ہی **ھ** عَائِشَةُ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ
وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ
طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ
السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ
مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھہ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر
کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوا اپنے پیٹ کے اور مجکو کچھ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جب تک مین کلام
کر چکون تو وہ میری کسی حدیث کو کبھی نبھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا **ف** ابو ھریرۃ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرؤا فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین اویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھلو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو **ف** یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین **ق** عایشۃ انہ لیبکی علیھا وانھا لتعذب فی قبرھا یعنی
یھودیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ واسطے یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی **ف** ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت ادھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
ھ وائل بن حجر انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنی الخمر مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ
آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین **ھ** ام سلمۃ انہ لیس
بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس ہون اور اگر تیرے
پاس سات دن ہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا **ف** حضرت نے ام سلمہ رض سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن ہون تو اور بیبیون پاس بھی
رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا **ھ** الاغر المزنی انہ لیغان علی قلبی وانی
لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ مسلم مین اغر مزنی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون **ف** بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے
سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
کرنیکی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضروری ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا **خ** ام سلمۃ انہ یستعمل
علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد بری ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور اونگلی سے
پھینکتے ہین سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی **ق** عائشة انه لم يقبض نبي
قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی
کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جبتک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی **ف** حضرت
عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث بحالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہو حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللهم الرفيق الاعلى
یعنی الہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون **ق** عبد الله بن عمرو انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه
ان يدل امته على الخير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها
وسيصيب آخرها بلاء وامور تنكرونها وتجيء الفتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة فيقول
المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب ان
يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر وليأت الى الناس
الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع
فان جاء آخر ينازعه فاضربوا عنق الآخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی
کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے
اور تمہاری اس امت کے شروع مین عافیت خدا نے نزدیک رکھی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وہ کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
آویگا تو ہلکا کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے
کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حال مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت
کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا
قتل فرمایا **ق** ابو هريرة انه لن يبسط احد ثوبه حتى اقضي مقالتي ثم يجمع اليه ثوبه الا وعى
ما اقول بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلا رہیگا اپنا کپڑا جبتک کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے
کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا **ف** ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون
حدیثین یاد تھین لوگون کو اونکے یاد پر تعجب ہوا تب انہون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت

تو ایسا نکرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت سے روانہ ہوئی ق زَیدُ بنُ
ثابتٍ إنها طيبة وإنها تنفي الخبث كما تنفي النار خبث الفضة بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کھوٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص نے مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا
آخر کو مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق أم عطية واسمها نسيبة إنها قد بلغت محلها قالت
بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بشاة إليها من الصدقة فبعثت إلى عائشة منها
بشيء فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى عائشة فقال هل عندكم من شيء قالت لا إلا
أن نسيبة بعثت إلينا من الشاة التي بعثت بها إليها بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رض سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت
حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہے مگر نسیبہ نے
اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپنے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہرچند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا
اور اوسنے پھر کچھ اوس مین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب حیثیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ح عائشة إنها كانت
وكانت وكان لي منها ولد يعني خديجة بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور
ایسی تھی یعنی اوسمین بہت خوبیان تھین اور میری اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ مجکو حضرت کی کسی
بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا سو واسطے کہ حضرت
اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مینے اونکو دیکھا تھا ایک روز مینے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اونکے برابر دنیا مین کوئی
عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ رض بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھا دیا اور
عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اون سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب
حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رض سوا حضرت فاطمہ رض
کے کسی کی اولاد باقی نہین ہے لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت
کی حدیث کا یہ ہے کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی
هـ علي إنها لا تحل لي إنها ابنة أخي من الرضاعة يعني بنت حمزة مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین کوئی ہے مینے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود
ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی هـ أبو ذر إنها مباركة إنها طعام طعم يعني زمزم مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا
پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدائے اسلام مین

اونکی برائیاں کھلکر بیان کیں وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پھر اوس وقت بعض آدمی لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکموں کو مار ڈالیں یا کہ نہ ماریں حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہیں حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اولاد

فصل اس فصل میں وہ حدیث ہی کہ جسکے سرے پر انہم ہی **ھ** عُمَرُ اِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ اَنْ يَّسْئَلُونِي بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قاله** حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاۤءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون نومسلموں نے مجکو اختیار دیا آہیں کہ مجسے بہت بری طرح سوال کریں یا مجکو بخیل مشہور کریں اگر نہ پاویں اور میں تو بخیل نہیں یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نومسلموں کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نومسلم مال کو نپاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اسی واسطے میں نے اونکو دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجڈ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہی

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر انہا ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ **قاله** عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری میں روایت ہی کہ اصحاب حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیویں کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہوں وہیں لوگ تحفہ بھیجا کریں عایشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عایشہ کے مقدمے میں رنج نہ دے سوا عایشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہیں آتی ام سلمہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیوں نے حضرت فاطمہ رض کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو میں چاہتا ہوں حضرت فاطمہ رض نے کہا کہ البتہ میں اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو عایشہ رض سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ گھر چلی گئیں پھر بیبیوں نے حضرت زینب رض کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھیں حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب رض نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتیں کیں اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی بیبیاں عایشہ رض کے مقدمے میں عدل اور انصاف چاہتی ہیں اور حضرت عایشہ رض نے ابتک کچھ جواب نہیں دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب حضرت عایشہ رض نے دیکھا کہ حضرت چپ ہیں تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب رض کو جواب میں بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ رض ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی نہیں ہیں جو زینب کے جواب دے نسکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیوں سے حضرت عایشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عایشہ رض کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیوں سے کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور وے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے

خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین
اور جورو لڑکون کو کھلانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی بقا
کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر
ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ
فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جاتا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوائے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد
خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کی ہین
سو اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر
پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی
بددعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ
مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید **ھ** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ
اَللّٰهُمَّ ابْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
عمدہ بات ہی **ھ** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ
ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِيْ **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکے گا اس وقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہی
یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونسے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے یون
روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین بتاتا ہی مین ابھی
اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نسکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سواے زمزم پانی کے اور کچھ کھانا نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر انک ہے **ق** ابوذر انك امرؤ فيك جاهلية هم اخوانكم وخولكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن كان اخوه تحت يديه فليطعمه مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم فان كلفتموهم فاعينوهم عليه **قاله** له حين عير غلامه بامه بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تو ایسا مرد ہے کہ تجھ مین جہالت کی خو ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمہارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نڈالو جو اونکو دبا لیوے سو اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسینے اون سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نکہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہو **ق** سعد بن ابي وقاص انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس وانك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا اجرت بها حتى ما تجعل في في امراتك قال فقلت يا رسول الله اخلف بعد اصحابي قال انك لن تخلف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله الا ازددت درجة ورفعة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك اخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة **قاله** له لما عاده بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑ کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ مین ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول الله کیا مین چھوڑ دیا جاونگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر الہی الله جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے

ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوا کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی

اور ایک روایت میں ستر ہزار ہے خ ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ
فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال اسکا حکومت
کا قیامت میں پچھتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری
ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلاتی جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام
حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ق جریر انکم
سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع
الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری اور مسلم میں جریر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکرسکوگے اوسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم
اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج
ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف
مصابیح میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں
انکار ہے کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا حاصل ہونے میں دخل ہے ھ ابوذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا
القیراط وفی روایۃ ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم ذمۃ
ورحما مسلم میں ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ
فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہے
اور اون سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو برابر ملک مصر میں اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے
ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے اسواسطے مصر والوں کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل ع
کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب کو نانہالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا
خ انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو یہانتک کہ
تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریوں کو بلایا ملک بحرین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وے اگلے مسلمان ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا
ھ ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم قالہ حین دنا من مکۃ قال ابو سعید
فنزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا
ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم میں ابو سعید رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہو

میں پیغمبر ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندوں کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادروں سے سلوک کرنا اور بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا **خ** ابن عمر اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ **قَالَهٗ** لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا نیچے لٹک جانا غرور سے نہیں **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہے صدیق اکبر نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہیں تو بھی مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اَنْتُمْ ہے **ق** اُمّ سلمۃ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگوں میں بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اوس سے سنتا ہوں سو جس شخص کو میں اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلادوں تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اوسکو میں دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر میں درست تھا **م** ابو قتادۃ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا **قَالَهٗ** قَبْلَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ صحیح مسلم میں ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلا اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک میں فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی **م** معاذ بن جبل اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم میں معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہنچوگے اور تم اوس چشمے پر نہیں پہنچنے کے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگوں میں جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جبتک میں نہ آؤں **ف** معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایکرات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہنچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اوس پانی میں ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے میں نہایت کم تھا پھر ہاتھوں سے لوگوں نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور مونھہ دھوکر اوس پانی کو چشمے میں ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے

عُمّالاً فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم
قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار
الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين
قيراطين الا فانتم الذين تعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا لكم الاجر
مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى وهل ظلمتكم
قالوا لا قال فانه فضلي اعطيه من شئت بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا سوا اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل تمھاری
ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک
اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری
دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی عجب ہے کہ کام بہت محنت کم
خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرماویگا سو یہ تو
یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اوسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن
امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہے خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون
انجیل مین بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور ٹھہرا کے
اوپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک
ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر محنتی اور یے تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر
ہوئی تھی سو تمنے پائی مجھکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے لوگ بہت
ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے اس واسطے
کہ سب سے پچھلی امت ہے خدا کا کرم ہے یہود اور نصاری کے شور و غل سے کیا ہوتا ہے الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا
ق سهل بن سعد انما الاعمال بالخواتيم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے اعتبار
کامون کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو ۵ ابو هريرة انما الامام جنة
يقاتل من ورائه ويتقى به فان امر بتقوى الله وعدل كان له بذلك اجر وان يأمر بغيره كان
عليه منه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے

کہا ابو سعید نے پھر اوترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا
سو توڑو روزے کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم
سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے
تب حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا
افضل ہے کہ وہاں طاقت کا کام ہے بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا **ق** حُذَیْفَةُ اِنَّکُمْ
لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلا میں
ڈالے جاؤ **ف** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے
واسطے کچھ آپکو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے [illegible]
نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے **ق** اَنَسٌ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ
اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادٰی لِیَ الشَّھْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جانو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہوجاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ
چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو **ف** ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے
ساتھ طی کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہوکر طی کرنا
چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اوروں کو نہیں **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ
مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو
قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہیگا کپڑا تک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اوٹھوگے

فصل اس فصل میں حدیث ہے جسمیں اِنَّکُنَّ کی لفظ ہے **ق** عَائِشَةُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ
بِالنَّاسِ قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی
عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف کیا کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری میں فرمایا جسمیں انتقال ہوا
ف بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر رض سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میںنے کہا کہ
ابو بکر نرم دل مرد ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگیگا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر رض کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے
فرمایا کہ ابو بکر رض سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر میںنے حفصہ رض سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ
حضرت کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبر رض نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر رض کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی
امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبر رض کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر اِنَّمَا ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ
کَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضا ہے بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن
پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ اسی سے معلوم ہوگیا **ق** اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَأْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ
بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ
قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون
اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو
فیصلہ کر دیتا ہون اوسکے موافق سو جسکے واسطے مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ تو اوسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہیے اوسکو لے لے یا
یا چاہے چھوڑ دیوے **ق** عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ
وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ
يَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا اونکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب اون مین کوئی شریف اور
رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے نہ سزا دیتے اور جب اون مین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ بیٹی
محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹون **ف** فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے اوسکی سفارش
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو یعنی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا
معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے
سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحگری حرام ہی لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی
حسین کے غم مین درست ہی سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سب کے واسطے
برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تمسے
آگے امتین ہو چکین مین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے ہی شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی
زندگی مین جس قدر عبادت ہوسکے سو کر لو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پھنسو **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُوا الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ
شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہی **ف**
عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا
پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین
اگر برادری کی جہت سے دیا ہی تو ہم اور وے حضرت کے ساتھہ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین ہوئی
کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک رہا یہ سبب ہی اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو بھی آل مین داخل جانتے ہین
ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوس پر عذاب ہوگا ق البراء بن
عازب إنما الخالة أم بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ما ہی یعنی ماں کے برابر ہی ف
علی مرتضیٰ اور جعفر طیار رض اور زید رض مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماباپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم
پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علمانے اسی حدیث سے
نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتین اسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق أسامة بن زيد إنما الربوا
في النسيئة بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ مین ہی ف بیاج نام ہی ایک
جنس وزنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین ہی وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عائشة إنما الرضاعة من المجاعة بخاری مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ بے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ
نکاح کو نہین روکتا ھ ابی سعید إنما الماء من الماء هذا الحديث منسوخ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی
چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جابر إنما المدينة كالكير تنفي خبثها
وتنصع طيبها بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور
نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہی ھ رافع بن خديج إنما أنا بشر إذا أمرتكم بشيء
من دينكم فخذوا به وإذا أمرتكم بشيء من رأيي فإنما أنا بشر مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی
دنیا کے کام مین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری عقل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور
آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق ابن مسعود إنما أنا بشر أنسى كما تنسون فإذا نسيت فذكروني
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی
بھول جاؤن تو مجھکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رض سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز حد حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجائے چار رکعت کے

ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تا کہ بال بھی سجدہ کرین ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيهِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال اور میری امت کی مثال جیسے مثال اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اوسمین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے پر افسوس کہ نادان حریص نہین رکتے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ قَالَهُ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ تو یہ کاہنون کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھکر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر مسجع یعنی تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی ونھین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز روزہ کسینے بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا اور رسول کے دشمن ه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت کی قراءت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قراءت کی انکار کرے بلکہ دونون کو مانے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ (یعنی سال) بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت مین بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد کرتی ہی اوسمین سرمہ لگاوین حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین جا بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیا سر پر پشت پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھہ سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تمسے نہین ہو سکتا ه حَفْصَةُ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا يعني الدجال مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت مین

فرمایا کہ اگر مین تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع مین جو حکم ہی گھر مین داخل ہونیکی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے
واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تونے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر مین جھانکنا سخت حرام ہی
ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اسمین اختلاف ہی
کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھین اور
امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے
ہوکر نماز پڑھین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھکر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی
منسوخ ہوئی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَیْتَةِ اَکْلُهَا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مردیکا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیون نہ کھینچ لی اور صاف
کیون نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پر اور پٹھا لینا درست ہی خ اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ
لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام اسی واسطے
خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین اونکے بیٹھنے سے پیچھے سرسبز ہوگئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہین سبز کو جیسے اونکی برکت سے
زمین سرسبز ہوگئی تو وے خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے بھرے ق عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِیَدَیْكَ هٰکَذَا
ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَی الْیَمِیْنِ وَظَاهِرَ کَفَّیْهِ وَوَجْهَهٗ وَیُرْوٰی ثُمَّ
ضَرَبَ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِیَدَیْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَکَفَّیْهِ ق الٰه لہ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ
زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتیلیون پر اور اپنے مونھہ پر اور دوسری روایت یون ہی کہ پھر اپنے
دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھہ اور دونون ہتیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہی عمار رضی سے
کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مینے پانی نپایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی
سب جگہہ پہونچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو اور امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور
امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین تیمم مین دو ضربے ہین اونکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رضی سے روایت کی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیمم مین دو ضربے ہین ایک ضربہ مونہہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی
حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہی م اِبْنُ عَبَّاسٍ
اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَهُوَ مَکْتُوْفٌ یَعْنِی الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے

رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع
اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست ق ابن مسعود لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ
ینظر الیہا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے
اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا وہ اسکو دیکھتا ہے ف جب عورت دوسری عورت کی رنگ شکل اپنے خاوند سے کہیگی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا دور اندیشی
ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے ھ ابو ھریرۃ لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ
ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو
یعنی جب تک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی
کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہیں درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو
اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا ھ ابو ھریرۃ لا تبدأوا الیہود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی
طریق فاضطروہ الی اضیقہ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو
اور جب ان میں سے ملاقات کرو کسی سے راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور
اگر وے سلام کریں تو جواب میں کہے وعلیکم یعنی تم پر وہی ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو
ذلت کے لائق ہوئے ق ابو بشیر الانصاری لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
بخاری اور مسلم میں ابو بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹا جاوے ف
گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اونمیں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ دوڑنے میں یا چرنے میں کہیں اٹک نجاوے یا وے
لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا اونکے اسی خیال سے باندھتے ہیں ھ ابن عمر لا تبیعوا الثمر
حتی یبدو صلاحہ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو
اور زرد یا سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے ھ عثمان لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرھم بالدرھمین مسلم میں حضرت عثمان رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے ف یعنی چاندی سونے
میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے ق ابو سعید لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا
علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر برابر اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر
برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول ماپ کی چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا
دست بدست جائز ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی
وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوسی وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست
چاندی سونے میں عوض کا کم برابر ہی لیکن اگر دست بدست ہو تو اوسکو حساب کر لیوے ھ ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اوس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا کہ وہ دجال ہی ایک روز عبداللہ بن عمر کو ملا عبداللہ نے اوسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ رضہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہی تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہی چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا خ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہوجاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت ام سلمہ رضہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑ مین پانی پونہچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مسلہ سب اماموں کا ہی لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی م عُمَرُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لا آیا ہی ق أَبُو مُوسَى لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی ق ابْنُ مَسْعُودٍ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرتدار نہین اور اسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو سو اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرتدار نہین خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے م جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے نکھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ پینے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین ہموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار
دو بار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم ۞ عایشۃ لا تحرم المصۃ ولا المصتان
مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ۞ ابوجری الجہیمی لا
تحقرن من المعروف شیئا ولا تعد اخاک موعدا فتخلفہ مسلم مین ابو جری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھہ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف
کرے ۞ عبد الرحمن بن سمرۃ لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم نہین ہی ۞ عبد المطلب بن ربیعۃ
لا تحل الصدقۃ لآل محمد انما ہی اوساخ الناس مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل
زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اور ونکو ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین
کہ لوگون کا میل تحصیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی ۞ ابوہریرۃ لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام
من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ
احدکم مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب
دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روز جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بھی آپڑے
ف جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہی سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین ان کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور
بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین ہی سو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے ۞ خ ابن مسعود
لا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فہلکوا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود رض
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون
خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرارت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ق ابوہریرۃ لا تخیروا بین
الانبیاء بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری
مین سب برابر ہین نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفصیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے
بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین ق ابو سعید لا تخیروا بین الانبیاء فان الناس یصعقون
یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسی آخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری
افاق قبلی ام جزی بصعقۃ الطور بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو

مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباس رضی نے چند جوانون کو
دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہہ کھڑی کر کے تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے اُن پر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ
زندہ جانور کو چو رنگ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور بکمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی
ق ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرون مین جب سویا کرو ف اس واسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اٹھتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے خ
ابو ہریرۃ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ
مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان صحاب کہتے ہے کہ اگر ہم کافرون سے ملین
تو خوب اونکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگ گئے تو گنہگار ہوئے خ ابو ہریرۃ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ
مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو بیشک شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاتی ف یعنی گھرون مین مُردون کی
طرح بیعمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تا کہ شیطان بھاگے م ابو مرثد الغنوی لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَ
لَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف
یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جاضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو یا
اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین خ ابو ہریرۃ لَا تَحَاسَدُوا اور یہ بھی لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ
رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت مین ہی کہ حسد کرنا
لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو
بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو
یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ف حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور
چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا
لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اوسکو غبطہ کہتے ہین ق ابو ہریرۃ
لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لڑائیان نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت
نرکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت
اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بُری عادتین چھوڑو م ام الفضل لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَ
لَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

اوسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہاں قدم عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا روایت میں آیا ہے ویسا ہی
مانا چاہیے اور کہا ہے۔ واللہ اعلم ھ جابر لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ
اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب رہکر قیامت
تک پھر اوتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانوں کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہیں تمہیں
آپس میں ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا
اگر ہندستان میں ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتوں میں جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے
اور جہاد جاری ہے ق اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد میں پیشاب کیا
ف ایک گنوار مسجد میں پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب
کر لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہاں نجاست نہ چاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ھ زَيْنَبُ بِنْتُ
اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ
مسلم میں زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئیں تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون نیک
ہے تم میں ف مصابیح میں زینب رضی سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برّہ تھا اوسکے معنی تھی پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب کہا اور
یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمیں اپنی پاکی ثابت تھی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ھ ابن عمر لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ
لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں
دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافروں کے ملک میں قرآن نلیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو
قرآن لیجانا مضایقہ نہیں ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ
مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجھکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجھکو حکومت مانگنے سے
ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ
مَا فِيْ صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے
طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے میں ہے یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کرلیوے
سو اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت میں ہے ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اوسکا
مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عَائِشَةُ لَا تَسْئَلُنِي امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ
عَائِشَةَ اِيَّايَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونمیں سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ
عائشہ رضی نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن میں آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیاں یا اللہ اور رسول کو اختیار کریں یا فقر و فاقہ

سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آؤنگا تو مین موسی کو اس طرح پر دیکھونگا کہ
عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آگئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ
آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہی تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی
حقارت نکلے **خ** ابو طلحۃ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل بخاری مین ابو طلحہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق** ابن عمر لا تدخلوا مساکن
الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا باکین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو
مضایقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رض سے روایت ہی کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہی گذرے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھنکوا دیا معلوم ہو
کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہی قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے
اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہی **م** ام سلمۃ لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما
تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے
ہین تمھارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا کرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا **م** جابر لا تذبحوا
الا مسنۃ الا ان تعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال
کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے
کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہی **م** ابو ہریرۃ لا تذہب اللیالی والایام حتی یملک
رجل یقال لہ الجہجاہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر نہونگے جب تک بادشاہ نہو گا وہ مرد جسکا
نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہو گی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہو گا مگر معلوم نہین کب ہو گا
اور کہان ہو گا **ق** ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض
بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ کہ تم لوگون سے بعضے
بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی
عادت ہی تم ایسا نکرنا **ق** انس لا تزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ
فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا الی بعض بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ
کہتی ہی کچھ اور بھی زیادہ ہی یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی
ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمین رکھیگا تب

داؤد اور سلیمان عم کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو
یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوا
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سوا مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی **م** ابی برزة لا تصاحبنا ناقة
علیها لعنة مسلم مین ابو برزہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی **ف** حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
بھی لعنت کرنا نہین درست **م** ابو هريرة لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی **خ** ابو هريرة لا تصدقوا
اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الينا الآية بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اوترا **ف** حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یعنی کہو کہ ہم
قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا **خ** ابو هريرة لا تصروا
الابل والغنم فمن ابتاعها فانه بخير النظرين بعد ان يحلبها ان شاء امسك وان شاء ردها وصاعا
من تمر بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنو مین جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر **ف** دستور ہی دغابازونکا کئی دن کا دودھ
گاے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم رح کے مذہب مین بدلا دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین
یہ مضمون مذکور ہو چکا **ه** ابو هريرة لا تصم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ولا تأذن في بيته وهو شاهد
الا باذنه وما انفقت من كسبه من غير امره فان نصف اجره له مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق
عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
عورت کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عمر لا تطروني كما اطرى عيسى بن مريم وقولوا عبد الله ورسوله
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت سے حد میری تعریف نکیا کرو جیسے حد عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف کی

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تو پہلے عایشہ رضی نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میں اللہ اور
رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نفرمائیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ہی عایشہ
لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردونکو گالی
مت دو اور برا مت کہو سو یے تو پہونچگئے اپنے کیے کو ف یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اونکو پہونچ گیا اب اونکو
بد کہنا بیفائدہ ہی بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی ه ابو ہریرۃ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر
سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی صحاب نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام
نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین نے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن
مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو برا کہنا
کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین ه سمرۃ بن جندب
لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ
لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی
والا اور نہ رباح رکھہ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر وہان وہ
نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہی یے نام تو چار ہین بس اس سے زیادہ مجہپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف دستور یون ہی
لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور
حال انکہ کبھی اسکا مطلب الٹا ہو جاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسینے جواب مین کہا کہ نہین یعنی
نجات در مبارک نہین تو مطلب اولٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم
ابتدا کے اسلام مین تھا جب اعتقاد مضبوط ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا ق عمر لَا تَشْتَرِهِ
وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ
لَهُ حِينَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ بخاری اور مسلم مین
عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا
پھیر لینے والا ویسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو
دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضائع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رضی نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی
راہ مین دیکے اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے ق ابو ہریرۃ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا
سواے تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد

نصاریٰ سے لڑائی ہوئی لشکر نصاریٰ لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلواریں اوس دن اونکے
ہاتھ میں ٹوٹ گئیں جب آخر خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی میں قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ
اوس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
مدینے میں لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جو ہم نے تم سے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد
کو بہت غصہ آیا جب حال حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب مت دے اور حاکموں کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ
کو سرداروں کی خاطرداری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے حم ابو هريرة لا تغضب قاله لرجل
قال له اوصني بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف
اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ
خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا خ عبد الله بن مغفل لا تغلبنكم
الاعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرج مسلم عن ابن عمر على اسم
صلوتكم الا انها العشاء وهم يعتمون بالابل ويروى صلوتكم العشاء فانها في كتاب الله العشاء
(دودھ دوہنا)
وانها تعتم بحلاب الابل بخاری میں عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نکرنے پاویں عرب کے جنگلی لوگ
تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ غالب نہو ویں جنگلی لوگ
تمہاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ دیر کرتے اندھیرے میں اونٹ کا دودھ دوہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ
تمہاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہے اور جنگلی لوگ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہو کہ نمازوں کے شرعی نام بدل جاویں اور جنگلی لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے
اس واسطے منع کیا ق ابو سعيد وابو هريرة لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا
قاله لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على خيبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے کچھ ناقص کھجور کو چاندی کے درموں سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درموں سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور
جسکو جنیب کہتے ہیں حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک
سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ناپ کی چیز میں جیسے گیہوں اور جو اور نمک اور چنے میں کرنا چاہیے م ابن عمر
لا تقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت
اور پاکی کے نماز نہیں قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا غنیمت کی چوری کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاری نے عیسی ع کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانون ویسی تعریف نکیجیو کافر ہو جاؤ گے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی
ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سواے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم
سے بہتر خدا کا امانتدار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سواے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہو گے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع
کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ
نَسَبًا حَتَّى يُخَلِّصَ لَكَ نَسَبِي **قاله** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلدی نکر سوا البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابو بکر میرا نسب اونکے نسب سے
تجکو الگ نکر دیوے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی
حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اونمین آجاوین
ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی
بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اسواسطے کہ
کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ
قاله لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ
وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ
فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو ای خالد نہ دے اوسکو ای خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو
ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرا لایا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اونکو
حوض پر سو اوسمین وے گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ ونپر یعنی غنیمت کا
مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو
خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب دینے سے بندی کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو
بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اسکو سنا
تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

عفرآء لا تقولی ہٰذہٖ وقولی ما کنت تقولین بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ
اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان
جنگ بدر کے کڑکے گاتی تھین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین نراگ
دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے م
انس لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت
برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نرہیگا سب کافر ہونگے خ ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ مَاْخَذَ الْقُرُوْنِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ
وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰٓئِکَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نکرنے لگے میری امت
اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین میری امت بھی کریگی
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہوجاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوائے اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گناہون پر اڑ جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصا ہندوستان
مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا ق ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْٓءُ
اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کردیوے گی بصری کے اونٹونکی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین
اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے
جانا کہ قیامت آگئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سر بلند آگ نکلی پچاس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس
نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا ق ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد
جسکا ذی الخلصہ نام ہے ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو
کافر کعبۂ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اوس
بت کو پھر بنا دینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ق ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَیْهَا فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے
لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین پر اوس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا

قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ق ابو ہریرۃ لا تقبل صلوۃ من احدث حتی
یتوضأ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹ جاوے اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکرے ف
وضو ٹوٹتا ہی اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگاکر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے ق
ابو ہریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری
بیبیون کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین
سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی جتنی زمین ہی سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہی
کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہی سو اوسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت
اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اوسکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہ
کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبر رضی سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبر کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل
تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ ف المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل
ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال قالہ حین سالہ المقداد عن قتل
من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہی اور تو واجب القتل اوسکے
برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے یہ پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہوگیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون
بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا ق عایشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار
فصاعدا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف
دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے
زیادہ مال چوری کرے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چورا وے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب
تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے
تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی خ ابو ہریرۃ لا تقولوا ھکذا
لا تعینوا علیہ الشیطان قالہ حین قال رجل اخزاک اللہ لسکران ضرب الحد بخاری مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا
یون کہا کہ خدا اوسکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی
مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ الربیع بنت معوذ بن

فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم
الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينما
هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى ابن مريم فامهم فاذا راٰه
عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم
دمه في حربته ۔ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق
مین اوتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روی زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہی پھر
جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اون مسلمان لوگون کا جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہین
تاکہ ہم اون سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو
سو یہ ممکن نہین پھر اون کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی قبول نکریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا
وے سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نپڑینگے پھر وے قسطنطینیہ کو جو روم کا
تختگاہ شہر ہی فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اونمین شیطان پکاریگا کہ
دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حال انکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا
تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسی مریم ع کے بیٹے اترینگے پھر اونکو نماز
پڑھاوینگے پھر جب عیسی ع کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اوسکو خدا چھوڑے تو وہ خود بخود
گل جاوے یہان تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن وے اسکو خدا قتل کرواویگا عیسی ع کے ہاتھ سے پھر عیسی ع دجال کے تابعدارونکو یا سب لوگونکو اوسکا خون
دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے
عمل مین ہی چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہی ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوسمین عمل ہو جاویگا پھر امام مہدی
کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہی ه انس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله
مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکہا جاویگا الله الله ف اس حدیث کے دو مطلب ہین
ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی الله الله نکہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ پر
کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ه ابو هريرة لا تقوم
الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة
وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلي اكون انا الذي انجو ۔ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھولدیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے
ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب نامین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا
نام ہی خ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه ۔ بخاری مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے

ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ ہی واسطے اگر کافر تم دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت
سامنے آجاتا ہی ق عائشة لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک لات اور عزی پوجے جاوین ف لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے
گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے ه ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تعود ارض
العرب مروجا وانهارا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ
سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہی نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین نکلینگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین
عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانہ مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خ ابو هريرة لا تقوم الساعة
حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر وراءه اليهودي يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله بخاری مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے
پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہی میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر مین
اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو جہان ہین قتل کرینگے خ ابو هريرة
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين
كأن وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک
کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ انکے جیسے ڈھالین ہین
تہ بتہ اوپر چڑھا یعنی اونکے گول مونہہ ہین موٹی موٹی جوتیان اونکی بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور
فتحیاب ہوئے ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كأن وجوههم المجان المطرقة بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ
جمی ہوئین یعنی موٹے مونہہ گول گول ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان
دعواهما واحدة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا اله الا الله محمد
رسول اللہ ہے م ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش
من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا
منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث
لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا

اور اطلس اور رنگبلنا اور عنابی زیبا مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان یا پاندان بنانا حرام ہی اگرچہ تکلف منظور ہی
تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو
ناخوش کیجیے ھ معاویۃ بن ابی سفیان لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسئلنی احد منکم شیئا فتخرج لہ
مسئلتہ منی شیئا وانا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے پا دیگا تو جو مین اوسکو دونگا اوس مین برکت نہوگی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پا دیگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
ھ ابو ہریرۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین
آوے تو اوسکو اختیار ہی یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے
بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر
بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا ھ جابر لا تمش فی نعل واحدۃ ق
ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی
الاخری اذا استلقیت مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند مین گانو اوٹھا کر
اکڑون نہ بیٹھ یعنی ران کھلجاویگا اور نکھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ
نکل سکین اور نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے
ق ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو
خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجدون مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عایشہ رض نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا
مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ق ابو ہریرۃ لا تمنعوا فضل الماء
لتمنعوا بہ فضل الکلاء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے
زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے
یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی
زیادہ بد کام ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہی کہ اس تدبیر سے چارا لیجے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا ھ ابی قتادۃ
الحارث بن ربعی لا تنتبذوا الزھو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب والزبیب جمیعا ولکن انتبذوا
کل واحد علی حدتہ مسلم مین ابو قتادہ حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملا کر
اور نہ تر کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علاحدہ علاحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد نشا ہو جاتا ہی ق انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت بخاری

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد ہین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

ق ابو هريرة لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو ابل پڑیگا یہانتک کہ مالدار فکر مین بجنبہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی ع کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہو گی ق ابو هريرة لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے ہونے والی چیزین ہین اونکی خبرین دی ہین اتک بعضی چیزین ہوچکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

ق ابو سعيد لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ صَدْرُهُ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھے سنکر سواے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجپر جھوٹھہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہوچکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل حیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق علي لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجپر جھوٹھہ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو مجپر جھوٹھہ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

ق عمر لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا ق حذيفة بن اليمان لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ ابن یمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنو مین اور نکھاؤ اونکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ سب چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے ای مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب و تافتہ اور دریائی

لا توکی فیوکی اللہ علیک لا تحصی فیحصی اللہ علیک بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا میں دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکھ
تو خدا بھی تجکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا میں دیا کر خدا بھی تجکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
بھی روکیگا ھ جبیر بن مطعم لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده
الاسلام الا شدة مسلم میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام میں کچھ اعتبار
نہیں اور جو عہد و پیمان نیک کام میں تھا کفر کے وقت تو اسلام اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری
قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق میں مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں ہاں لیکن
مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اسکی زیادہ تر تاکید ہے ھ ابن عمر لا شغار فی الاسلام مسلم میں عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں شغار درست نہیں ف شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط
سے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلائی کرتے تھے اور اسی تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام میں یہ حرام ہوا
ق ابو سعید لا صاعین تمرا بصاع ولا صاعین حنطة بصاع ولا درهم بدرهمین بخاری اور مسلم میں
ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہوں کو ایک صاع سے اور نہ ایک
درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس میں زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کہ بیاج ہے ھ ابو هریرة
لا صلوة الا بقراءة مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہے ھ عائشة لا صلوة بحضرة الطعام ولا وهو یدافعه الاخبثان مسلم میں
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو ف
یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جا ضرور یا پیشاب زیادہ لگے
تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز میں خلش باقی نرہے ق عبادة بن الصامت لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة
الکتاب بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نپڑھی ف
امام شافعی کے مذہب میں بدون الحمد پڑھے نماز نہیں ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہیں ہوتی ق
علی لا طاعة فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ میں اطاعت تو صرف نیک کام میں ہے ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام میں
اطاعت کیجیے اور خلاف شرع کام میں اطاعت نچاہیے خ ابو هریرة لا طیرة وخیرها الفأل بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ شگون لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانوروں کی آوازوں کی
شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہیں کہ کسیسے لفظ سنکے
نیک گمان کرنا خدا بہتر کریگا جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے معمول
میں مشہور ہیں انمیں فال دیکھنا ہرگز درست نہیں بلکہ اونمیں تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہیں ق جابر لا عدوی

اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تونبے مین اور نہ مرتبان مین ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے
استعمال اول منع ہوئے ھ ابو ھریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ
من البخیل مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نمانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا
مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی
ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجئ قاله له بخاری اور مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اوتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن ف مصابیح مین جابر رض سے
روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
بہت بھوکھے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھانا پکانے کو رکھا پھر مینے حضرت
کو چپکے خبر کی کہ حضرت آپ اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک مین آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمیون نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے
بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اوتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ق ابو ھریرۃ
لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان
تسکت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نلی جاوے اور
نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت
نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا یہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی
نہین تو اوسکا چپ رہنا یہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور
جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی
چھوٹی ہو یا جوان ھ ابو ھریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی
زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہین درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی
کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست ھ ابو ھریرۃ
لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا
اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اذا اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے
اور راتکو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت

آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی
جان سے زیادہ تر دوست نرکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے
عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری
چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامو نمین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے
حبیب کی محبت مین پکا کرلے آمین یارب العالمین خ انس لا واللہ لا تذرون منہ درھما یعنی من فداء العباس
بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی بدلے سے مجھو ڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو آئے اونمین عباس رض حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین
تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نچاہیے
ھ بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ قالہ لرجل نشد
فی المسجد فقال من دعا الی الجمل الاحمر مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے
مسجدین تو بنائی گئین ہین جسکے واسطے بنائی گئین ہین جب یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اونے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ
بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہین
اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بد دعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین ق
ابن عباس لا ھجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ
فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگونپر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت
پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی ھ ابو قتادۃ لا ھلک علیکم
اطلقوا لی غمری قالہ لظھرۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر ہلاکی
نہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک
سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے مین بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے مونہ سے لگا یا خواہ پیا یا کچھ اوسمین
پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا ھ ابن عمر لا یاکل
احد من الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام ھذا حدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید
الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکھاوے کوئی اپنی قربانی تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے
منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غَولَ (۱) بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون لینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر اودھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا ق ابو ھریرۃ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کر کے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا ق ابن عباس لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا ق لَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اوس پر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹھے پر بددعا کر کے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے ق ابو بکر وعمر وعلی وعائشۃ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی ف بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین تھا تب صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کی جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رضہ بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی نہین دوا

خ عبد اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ق لَهُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہان تک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے

نماز فضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کرے کہ مکروہ وقت یعنی طلوع اور غروب میں
نماز پڑھے **ق** ابو ہریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل
کان یصوم صوما فلیصمہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن
یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا **ف** یعنی جیسے بطور سنت کے
دو شنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہوا اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی
کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں **ق** انس لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم میں انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو **ف** اس حدیث میں اتنا مطلب
اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور موت مجکو دے جب
میرے حق میں بہتر ہو **ف** موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل بے صبری کی اور ناامیدی کی ہے اور اگر فساد زمانے
سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے **ق** عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء فیصلی
صلوٰۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلوٰۃ التی تلیہا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہوں کو
معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک **ف** یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی **م** ابو ہریرۃ لا یجتمع کافر
وقاتلہ فی النار ابدا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں ہمیشہ
ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا **م** ابو ہریرۃ لا یجزی ولد والدہ الا ان
یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو
کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے **ف** امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول
لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے **ق** ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات
الا فی حد من حدود اللہ بخاری اور مسلم میں ابو بردہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی
حد میں خدا کی حدوں سے **ف** حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے
مصلحت جانکر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر میں مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور حیا
غالب تھی تو اوس وقت میں دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر دینا مناسب ہے **ق** ابو ہریرۃ
لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھی جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے **خ** ابو بکر لا یجمع
بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ بخاری میں ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ ملاوے جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرے ملے جانوروں کو زکوٰۃ کے ڈر سے **ف** یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک

وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پورا ایماندار ہوتا تم میں سے کوئی جب تک میں
اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤں اوسکے باپ اور بیٹا اور سب آدمیوں سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہیگا اور میری رضامندی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اپنی
کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو
یہ بات حاصل نہیں شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کر لے آمین ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی
یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے ف اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے
اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہو جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو
اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اوس وقت دوسرے
کو بیچنا درست ہے م جَابِرٌ لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم میں جابر رضی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑو لوگوں کو آپسمیں خرید فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف
یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ پھر
پاس رکھ جا میں تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمیں خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو یہ سبکے نزدیک درست نہیں ہے اور اگر ارزانی
ہو اور سبکو ضرر نہو تو بعضوں کے نزدیک درست ہے خ اَبُوْ سَعِیْدٍ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری میں ابو سعید رضی سے اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو
مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہیں جنہوں نے حضرت کو اپنے شہر میں رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی بڑی مدد کی اسواسطے
اونکی محبت حضرت نے ایمان میں داخل کی خ عَائِشَةُ لَا یَبْقَیَنَّ اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ
لَمْ یَشْهَدْکُمْ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر میں بے دوا لگائے حلق میں اور میں دیکھتا جاؤں
عباس کے سوا کیونکہ وے تمہارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری میں غش آیا حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے حلق میں بے اجازت دوا لگا دیا
تھا جب حضرت ہوش میں آئے دوا کی بو معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہیں انپر عذاب نکرے
اور نہیں تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافروں سے بھی عوض نلیتے تھے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ
یَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی میں پھر اوس سے نہاوے ف
یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمیں پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا ق ابن عمر
لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ
لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی
دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سواے خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا یا نکاحی عورت جو
زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمانون کے گروہ سے علٰحدہ ہوا **ف** یعنی مسلمان کا
قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا **ق** جابر لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ
اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے مین قتل
کے واسطے **ف** عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی
بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون
لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہ سو کر حضرت نے فرمایا کہ مین بھی
وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر
اونکے خون معاف کیے اور صحابہ سے یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَّيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی
منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین ملا ہون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ **ف**
عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو
سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین **ق** اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین
ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے
اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی **ف** یعنی کسی عزیز کے
غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے
نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بیٹھی رہنا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام کا سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات
چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین
دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی
چنانچہ حضرت نے پچاس دن جہاد کے بچانیوالون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے
زیادہ بھی درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان ملا کر رکھی تھین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسّی بکریون کو
ملا کر ایک شخص کی بتلاوین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا وسنے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کر دین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس
بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ
کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ اوسکو اناج سے چھپا کر
فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور
اناج مول لیوے یے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور
عذاب کیا **م** عَائِشَةُ لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے
رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین **ف** یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ
يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوائے
ایماندار کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوائے منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا
اوس سے عداوت رکھیگا **ف** مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے
اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی **ق** اَبُو بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس سال کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے
کعبے کے گرد ننگا آدمی **ف** نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی
کہ سب کو یہ حکم پہونچاو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین
گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین **ق** اَبُو بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی
حالت مین **ف** یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوس وقت فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل و ہوش چاہیے
کہ سچ اور جھوٹھہ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور
حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین **م** اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ
ضُرُوعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ توڑ کے
اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح سا
حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَعْدِلْ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو
اونکو حضرت نے فرمایا کہ اون مین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا مسلم مین ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ حضرت نے اونکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچالینگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سبکا گذر ہوگا
لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ
يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے
حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِيْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی یے مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا
حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو مہرا اور زنانہ مرد ہو
خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰى شَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ
بخاری مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑ کر زمین
اور دنیا کمانے مین مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان
بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا خ جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ
لَا يَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اسمیں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں
خ ابو ھریرۃ لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا و لا یدخل النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ. بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا **م** جابر لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ و لا یجیرہ من النار و لا انا الا برحمۃ اللہ. مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے **ف** اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہی کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اوسکی نشانی ہی **م** انس لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ. مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلموں سے امن نپاوے **ف** ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکھتا ہی **ق** جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع. بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا برادری کا توڑنے والا یعنی جو برادروں سے احسان اور سلوک نکرے **خ** حذیفۃ لا یدخل الجنۃ قتات. بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا **ف** یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خو اوسنے اختیار کی **م** ابن مسعود لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہ حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق و غمط الناس. مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا و اچھی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا **خ** ابو بکرۃ لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان. بخاری میں ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

جب ایسا وہم کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے خ ابن عمر لا یزال ھذا الامر فی قریش
ما بقی منھم اثنان بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے
واسطے ہے جب تک اوس قوم میں دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سواے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں یا یہ
مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک میں ہے چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہے ھ ابو ھریرۃ لا یستر
عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا میں مگر خدا اوسکے عیب قیامت میں چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ
جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت میں چھپاویگا ھ سلمان لا یستنج احدکم
بدون ثلثۃ احجار مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے
ف جاننا چاہیے کہ تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی
حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہیں ق ابو ھریرۃ لا یسوم المسلم علی سوم اخیہ المسلم
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر
چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی
حق تلفی ہے خ ابو سعید لا یسمع مدی صوت المؤذن جن و لا انس و لا شیء الا شھد لہ
یوم القیمۃ بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز
سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت میں گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اس بات کی کہ وہ لوگوں کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا
گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے
ق ابو ھریرۃ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان
ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے
بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہیں معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر وہ گر پڑے دوزخ کے گڑھے میں
ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے میں یہ خوف ہے کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو قاتل دوزخ میں پڑے معلوم ہوا کہ
ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے ھ ابو ھریرۃ لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم میں سے کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پیوے تو وہ قی کر ڈالے ف کھڑے ہوکر پینا بعضوں کے نزدیک
حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہیں جاتا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے
اور طب میں بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قی کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پیتے تو قی کر ڈالتے
اور اکثر علما کے نزدیک قی کرنا واجب نہیں ھ ابو ھریرۃ لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتھا احد من
امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شھیدا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے
مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا میں اوسکو قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہے

یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہی جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف آنے سے روکے ہی سوائے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو خ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن امان مین ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہی مسلمان اور گناہ ہو ہے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین غرض کو دوزخ کا وعدہ ہی خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللهُ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کہ یعنی شیطان قرآن سے دفع ہو گا اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین ہاتھ مین سے اوٹھا اور بیٹھے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے

دَہ در دَہ حوض یعنی چار و طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو
نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہی جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی
پانی سماوے ﴿ابو ہریرۃ﴾ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی اخر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہی اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے **ف**
یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان ہو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی
اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوندکی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت
رکھنے کو فرمایا ﴿ابو بکرۃ﴾ لا یفلح قوم تملکہم امرأۃ بخاری مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا
ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو **ف** جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام توران تھا ایران کی
بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل ہے بندوبست ممکن نہین
تو رعیت برباد ہو جاتی ہی اسواسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے
قابو مین ہو خراب گیا ﴿مطیع بن الاسود﴾ لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم **ق** لہ یوم فتح مکۃ
مسلم مین مطیع بن اسود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا
ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہی
حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو گئے
بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے
شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ
یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم ﴿ابو ہریرۃ﴾ لا یقعد قوم یذکرون اللہ
الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین
اور خدا کی رحمت اونکو چھپا لیتی ہی اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہی اور خدا اونکا ذکر کرتا ہی اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی
روحون مین **ف** یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تا کہ ذکر کی برکت مین شریک ہون
اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین
جو مجھکو یاد کرتے ہین بڑے قسمت ذکر کرنے والون کی اور بڑی قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو وعظ اور نصیحت کرنا
درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہی ﴿ابو ہریرۃ﴾ لا یقل احدکم اطعم ربک وضیٔ ربک اسق
ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین
کہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولی ہی یعنی میرا میان ہی **ف** عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

مدینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنے والون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نچھوڑین ھ ابو سعید
لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی و یوم الفطر من رمضان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ
رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق ابو ہریرۃ لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ
منہ شیء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر اوس
کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے
کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے
نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ق ابن عمر لا یصلین احد الظہر و فی روایۃ العصر الا فی بنی قریظۃ
فقالہ منصرفہ من الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے
ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے
مدینے کے قریب تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش
عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت تیز ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے نا امید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ
حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نہ تھی کہ
اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی
اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنے کا
اور بعضون کے نماز نہ پڑھنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے
کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے
ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین
حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست کہا ح ابو ہریرۃ لا یصم احدکم یوم الجمعۃ
الا یوما قبلہ او بعدہ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یہ
مضایقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ
رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روزہ صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین ح
ابو ہریرۃ لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وهو جنب بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین

لا ینفرن احد حتی یکون آخر عهده بالبیت بخاری مین عبد الله بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی
حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے
اسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت ﻫ عائشة لا ینفعه لانه
لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین ق لہ لما حین قالت یا رسول الله ابن جدعان کان
فی الجاهلیة یصل الرحم ویطعم المسکین فهل ذلک نافعه مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا او
کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرے گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا جب حضرت عائشہ نے
کہا تھا کہ یا رسول الله ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف
یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے
نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی ﻫ ابن عمر لا ینقشن احد کم علی نقش خاتمی هذا مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ
بادشاہونکو نامے لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت
نے مہر کھدائی چاندی کی نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین الله حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رض کے
پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق رض پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رض پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا
کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول الله نہ کھدواوے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی ﻫ عثمان لا ینکح المحرم
ولا ینکح ولا یخطب مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام
باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہوکر اوسکا نکاح کردیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا
نکاح درست نہین جب تک حج سے فراغت نہ پاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نہ کرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نہ کرے یعنی صحبت
نہ کرے اسواسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رض سے احرام مین کیا ق ابو هریرة لا یورد ممرض علی مصح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے
حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے
خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہوچکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور
شاید بیمار جانورون کے ملنے سے الله کی تقدیر سے بیمار ہوگئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہوجاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہونگے اور خدا کو بھول جاوینگے

الباب الرابع

چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذن ہی ﻫ جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتی تستوفیه
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے مین
نہ کرلیوے اور تول نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست ﻫ جریر اذا ابق العبد
لم تقبل له صلوة مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین ح ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی
ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھہ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر
کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو
میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے یقین
کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھہ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہے ح ابن مسعود رض
لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متّٰی وفی روایۃ ماینبغی لاحد ان یکون خیرا من
یونس بن متّٰی بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متّٰی کے
بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متّٰی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی
افضل نہین ہو سکتا ق عایشۃ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا
نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ
نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ھ ابوھریرۃ لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم
عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین
تمھاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی
بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اس واسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تا کہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ نکرین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین ھ ابوھریرۃ لا یقولن احدکم یا خیبۃ
الدھر فان اللہ ھو الدھر مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اس واسطے
کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ف زمانے کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہے اوسکا پھیرنے والا خدا ہی ہے
تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہے تو صاف کافر و مشرک ہوا معلوم ہوا
کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہے شرع مین ہرگز درست نہین ھ جابر لا یقیمن احدکم اخاہ
یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو
ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو
صاحبو تا کہ سب کو جگہہ ہو جاوے ق ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تا کہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین
اور اوس سے محبت رکھین اور اوسکی اتباع کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت کبھی نہین اچھی
کہ عوام جاہل رکھتے ہین اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اون سے عداوت ہی
ھ جابر اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَأَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ
مَا فِيْ نَفْسِهٖ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اوسکا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا
خیال ہی ف بیگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا
تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق سے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی
زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاوے
ق ابو هريرة اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى
سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو برابر تک
اور جو بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی
کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی
اگر کریگا تو اوتنی ہی رہیگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی رکھے اور
نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال
تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی ھ ابو هريرة
اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور
گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ ڈالا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو
اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت
بناوے تا کہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی
چاہیے کہ جسمین محلے والونکا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو ھ ابو هريرة اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ
سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ
الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت
عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی
سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے
وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب سب اماموں کا سوا

ھ جریرؓ اِذَا اَتَاکُمُ المُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانورونکی ادا کیا کرو اس واسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی ھ ابو سعیدؓ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتّٰی تُوضَعَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ دونون سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ف ابن عمرؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے ھ ابو سعیدؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول ناڑا دھووے پھر وضو کرے کہ اوس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی خ ابو ہریرہؓ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْیُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار نے کھانا پکایا اور اوسکی گرمی سے ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویگا ق ابو ایوبؓ اِذَا اَتَیْتُمُ الغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا القِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جا ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو ہریرہؓ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ العَبْدَ نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ فَیُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ القَبُوْلُ فِی الاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

اور ہر بار وہ شکار مارلائے اور خود نہ کھاوے تو چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام ہر مسلمان
کے دل میں ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہے چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
میں جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہے ساتویں یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور
اگر بے زخم صدمے سے مرجاوے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوس چیز سے
ہوتا ہے جو تیز ہوا اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار **ق** اَبُو مُوسیٰ اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ
لَهٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو
اجازت نہ ملے تو پلٹ آوے **ف** اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہیں تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجائے اجازت مانگنے کے ہے شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا
بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے
خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَکُمْ نِسَاؤُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو اونکو اجازت دو **ف** اس مضمون کا بیان مفصل آگے
ہو چکا کہ اب عورتوں کے نکلنے کا فتوی نہیں زمانہ بگڑ گیا **م** جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوتِرْ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات **ق** اَبُو هُرَیْرَةَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ
مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیَاشِیْمِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے **ف** سوتے میں بلغم اور رطوبت
دماغ سے اوترکے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں تو یہ چیز آرزو ہے شیطان کی یا سچ مچ وہاں رات کو
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم **م** اَبُو هُرَیْرَةَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا
ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی میں جبتک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ **ف**
اکثر عرب جاے ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات ہو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے **ق**
اَبُو هُرَیْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ
اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو فحش نکے

امام اعظم رحمہ اللہ کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص سمجھی حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ﻫ ابو هريرة اذا اذن المؤذن ادبر الشيطان وله حصاص مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا **ف** یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ﻫ ابو موسى اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها واذا اراد هلكة امة عذبها ونبيها حي فاهلكها ونبيها ينظر فاقر عينه بهلكتها حين كذبوه وعصوا امره مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر ستاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور روشنی بخشتے امت کو ستاکر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا **ف** یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب آلہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے کہ اوس امت کمبختنے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب آلہی سے ہلاک ہوئے **ق** عدي بن حاتم اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت اسم الله عليه فكل قال عدي بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب ليس معها قال قلت فاني ارمي بالمعراض الصيد فاصيب قال اذا رميت بالمعراض فخزق فكله وان اصابه بعرضه فلا تاكله بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کھا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تیرے بے پر بے گانسی کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا **ف** اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا کرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو **ف** حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین
پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون دیکھے میرے آئے
نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھین اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوة کہنے کے وقت امام اور
مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوة کے وقت نماز شروع کرین **ه** ابو ہریرة اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ
اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوا فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت
جماعت سے علحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ
نکیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی **خ** ابو اسید الساعدی اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ
وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ بخاری مین ابو اسید ساعدی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو
اور اپنے تیر باقی رکھو **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرینگے بہت دور سے
مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین **ه** ابن عمر اِذَا اَکْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاہُ
فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین
کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے **ف** یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوس وقت کفر کہنے والے
پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے
غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہے اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر
کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نچلے اور
شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین
ق ابن عباس اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پوچھے جب تک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹاوے **ف**
یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اونگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہے اور چاٹنے مین برکت ہے علمانے لکھا ہے کہ کھانے مین چار باتین فرض
ہین ۱ حلال رزق کھانا ۲ اوسکو خدا کی عنایت جاننا ۳ اوسپر راضی ہونا ۴ اوسکو کھا کے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا
۲ ہاتھ دھونا ۳ الحمد للہ کہنا اور ۴ داہنے ہاتھ سے کھانا اور ۵ داہنا زانو اوٹھا کر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑون بیٹھکر بھی کھایا ہے
اور آداب بھی چار ہین ۱ اپنے آگے سے کھانا ۲ لقمہ چھوٹا بنانا ۳ خوب چبا کر نگلنا ۴ اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہے
کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور
پھونکنا **ه** ابن عمر اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے

ف روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون کہ مین تو روزہ دار ہون یون کہے کہ چاہیے تو کرے لعنت اوسپر اور دے گالی اوسکو یا مار دے اوسکو کوئی اگر اور کرے جہالت نہ اور
یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل ہون اور اپنے
روزے کا لطف کہوؤن ق جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف دن کے
آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی بالون کو سلجھا لے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنے مین کچھ نہین ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہے اپنے یار کو
لیے بیٹھی ہے اوس کمبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے
حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر
اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین ھ اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ قَالَهُ
لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین
تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہے حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہ حدیث
منسوخ ہے ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بعد فراغت
ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت کے انزال سے بھی غسل واجب ہائے ق عُمَرُ اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَكُلْ
وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف
عمر فاروق رض کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق رض نے کہا جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جب بن مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن
سوال کرنا دو طرح ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہے تقوے کی راہ سے یہ بھی
حرام ہے ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر
فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے
ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب زمانہ قریب لگے تو نہین لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹھا ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ہین ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو
مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا
ہوتا ہے اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بہار کے
موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہے اس واسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ق اَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے

توانکے ساتھ کیون رہے ق عائشة اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة فلها اجرها
بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم من اجر بعض بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹائے تو اوسکو
ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی ہوتا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا
ف بدون لٹائے یعنی اتنا نہ دے دے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو م عائشة اذا انفقت
المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرنے
بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم
فلا يمش في الاخرى حتى يصلحها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ
تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نکرے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن
ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ق ابو هريرة اذا اوى
احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول
باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها
بما تحفظ به الصالحين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے
یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اس واسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی
پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے معنی کہ ای میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اٹھاؤنگا اگر تونے
میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تونے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے
جس سے تو نیکون کو بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کیڑا اور گرد غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف
مونھہ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی ق ابو هريرة اذا باتت المرأة هاجرة
فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علحدہ
سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھکے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے
ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی ق ابن عمر اذا بايعت فقل لا خلابة بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض
کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر
اوسنے کہا کہ یہ تو مجسے نچھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا
تو چیز پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا ق ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز
واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی ھ ابو ھریرۃ
اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِہِنَّ الْبَرَکَۃُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہی ق ابو بکرۃ اِذَا الْتَقَی
الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس
حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے
فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول
مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر
ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے
اور اگر یقین ہوجاوے کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل
دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہی ھ عثمان بن ابی العاص الثقفی اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا
فَاَخِفَّ بِہِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز
اونکے ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی
بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی
ق ابو ھریرۃ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین
اس واسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ
دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا
آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی ھ ابو ھریرۃ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ
فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْہُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْہُمَا جَمِیْعًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانوں سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانوں سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتیان پہنے ساتھ
یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانوں مین جوتا پہنے اور دوسرا پانوں ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق
ابن عمر اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ کَانَ فِیْہِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰٓی اَعْمَالِہِمْ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب پہنچتا ہی پھر قیامت مین
اور اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہے
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اس واسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے

یا بہت دولت جو خدا کو بھلاوے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے

ق ابو هریرة و ابو سعید اذا تنخم احدکم فلا تنخمن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبصق عن یساره او تحت قدمه الیسرى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے اور ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے مونہہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہے کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہ تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا ہے

ابو هریرة اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینیه مع الماء او مع اخر قطر الماء واذا غسل یدیه خرج من یدیه کل خطیئة کان بطشتها یداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیه خرجت کل خطیئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتى یخرج نقیا من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہے راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے مونہہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے مونہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

ق جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعة وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیة المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین

ق ابو هریرة اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین

ه ابو هریرة اذا جلس احدکم على حاجته فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت ضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا نکرے

فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی ھ ابو ہریرۃ اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاٰخر منہما مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون کے واسطے تو اون مین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اور اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس صورت مین اوسکو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگونکا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھہی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے ھ ابو سعید اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمہائی لیوے تو اپنے مونہہ کو اپنے ہاتھہ سے بند کرلیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی ف شیطان فرمایا اوس موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد غبار کہ جمہائی لیتے اکثر مین سے کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہوسکتی یہی اثر ہی شیطان کا ھ ابو ہریرۃ اذا تشہد احدکم فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال وفی روایۃ اذا فرغ احدکم من التشہد الاخیر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھ چکے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے یون کہے کہ اے خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرونکا غلبہ محتاجی

الباب الرابع

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ
اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین ہی اوسکو بہت علم اور فہم چاہیے سو ایسے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو
سمجھنا نہایت مشکل ہی ھ جابر اذا حلم احدكم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان مسلم مین جابر سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان جھوٹے
واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ھ ابو هریرة اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان
یصعدانها قال حماد فذكر من طیب ریحها وذكر المسك ویقول اهل السماء روح طیبة
جاءت من قبل الارض صلی الله علیك وعلی جسد كنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم
یقول انطلقوا به الی آخر الاجل قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من
نتنها وذكر لعنا ویقول اهل السماء روح خبیثة جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا
به الی آخر الاجل قال ابو هریرة فرد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ریطة كانت
علیه علی انفه هكذا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے
دو فرشتے آتے ہین اور اسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا
اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی الله تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا
پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب
بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی
طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا
جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ
لیجاؤ اسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندار اونکے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافرون کے بدتر مکان پر
رکھو جسکا نام سجین ہی ھ ابن عباس اذا دبغ الاهاب فقد طهر مسلم مین عبد الله بن عباس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف
کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے
نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا ھ ابو هریرة اذا دخل احدكم المسجد فلیركع ركعتین قبل
ان یجلس بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف
اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی
کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہے ھ ابو حمید او ابو اسید اذا دخل

اور بنا وسکو پڑھنے وکو ھ عائشۃ اذا جلس بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چو شاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور
واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے
اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ھ ابن عمر اذا جمع
اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان بن فلان مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلونکو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا
قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے ھ طلحۃ اذا حدثتکم عن اللہ بشیء فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ مین ہرگز خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پونہچانے مین حضرت معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہین ف
اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایک بار انصاریونکو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب
حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمہین خوب جانتے ہو ق مالک بن الحویرث
اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما قالہ لہ ولصاحب لہ بخاری اور مسلم
مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت ہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے ھ ام سلمۃ اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملٰئکۃ
یؤمنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمہارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہی اوسکے بد کاموںکا ذکر کرنا منع ہی ق عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران
واذا حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حاکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب سا غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بعد کوشش کے
ہوگا پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

فلیقل انی صائم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو
تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزہ کے عذر سے
مین معذور ہون نہین تو کھاتا اوسکو رنج نہو ھ ابوہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما
فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے
تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام
ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھہ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے
اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو بچاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی ھ جابر اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق
عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھتکار دے تین بار اور پناہ مانگے خدا
کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا اوسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اکثر
شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق ابوہریرۃ اذا رای احدکم
ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھہ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا
کچھہ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا
اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے
کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ق عایشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین
سمی اللہ فاحذروھم بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑ جاتے ہین
قرآن کی دھوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی
آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکہ ہی صاف مطلب نہین
سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونہین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن
مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کھوٹ اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا
کھوج کرین تو وہ لوگ اونہین کھوٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ
اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ تمام قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب جو
خدا ہی جانے اگر اسے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون ق
عامر بن ربیعۃ بن ثمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ھذا الحدیث منسوخ بخاری اور
مسلم مین عامر بن ربیعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث
منسوخ ہی ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا ھ ابوہریرۃ اذا رایتم الرجل یقول ھلک الناس

احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسئلک من فضلک
مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ ای اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی
م جابرؓ اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم
ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند
طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی
گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی
م صہیب بن سنانؓ اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون
الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا
احب الیھم من النظر الی ربھم مسلم مین صہیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہوچکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو
نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایماندارون
کو دیدار الہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا
جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی **ق** انسؓ اذا دعا احدکم فلیعزم المسألۃ
ولا یقولن اللھم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا دے مجکو اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو
مکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہیے **ق** ابو ہریرہؓ اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت ان تجیء فبات
غضبان لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے
بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین **ق** ابو ہریرہؓ
اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیأتھا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے **ف** ولیما اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور
بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے **م** ابو ہریرہؓ اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم

بِسَابِقِيهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سر سبزی کے سال تو اونٹونکا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹونکو زمین پر چرنے کے لیے چھوڑ دیا کرو
منزل پر اوترا کرو اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلونکو طی کر ڈالو اور اونٹونکا گودا رہتے یعنی اونٹونکی ہڈیون کا گودا
نہ سوکھنے پاوے طاقت اونکی بجا پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کر کے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم
پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستونکو چھوڑ کے علیحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورونکی آمد رفت کی راہین ہین اور کیڑونکے مقام ہین
رات کو ف اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین ھ اَلْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ
وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتاہی بندہ تو اوسکے
ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا مونہہ اور اوسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم
ف مونہہ سجدہ کرتاہی یعنی ماتھا اور ناک ھ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ
مسلم مین براء ابن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون
اپنی کہنیون کو ف یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے
یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی ف سلام دعاہی اسواسطے منع کیا کافرونکو بلکہ علیکم
کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ
وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوة سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے
آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کرلو ف معلوم ہوا کہ جماعت
کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتاہی نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علما کے
نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا
وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نجاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو ف جس ملک مین وبا ہو نجاوے
کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے
کہان بچیگا حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح
کافرونکی صف سے بھاگا ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ
فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ
حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

فهو اهلكهم م مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے
تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگون کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ لوگون کو خدا کی
رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے سب مر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا
اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے ناامید کیا اور سنگی جہڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے
تو حقیقت مین خود برباد ہوا کہ لوگونکی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے
یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست
نہین حدیث کے موافق ھ ابو ھریرۃ اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم
فصوموا ثلثین یوما م مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے
چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تمپر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ھ ام سلمۃ اذا رایتم هلال ذی الحجۃ واراد
احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ م مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا
چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہی
کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی
ھ ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسہمک فغاب عنک فادرکتہ فکل ما لم ینتن م مسلم مین ابو ثعلبہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو
کھا جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے ناامید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش
کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال
ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی ق ابو ھریرۃ اذا زنت امۃ احدکم
فتبین زناها فلیجلدها الحد ولا یثرب علیها ثم ان زنت فلیجلدها الحد ولا یثرب علیها ثم
ان زنت الثالثۃ فتبین زناها فلیبعها ولو بحبل من شعر ق ویروی ثم لیبعها فی الرابعۃ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار
سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی
حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا معمول تھا
کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر
نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی
کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ھ
ابو ھریرۃ اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا

تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے
چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ ہوگئین اور
اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ شیطان نے ڈالا تہا جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدونکا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے موہنہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہ ہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنیکے واسطے مقرر ہوا ہی
یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ اِذَا شَكَّ
اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے
کرے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین
گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے
وہ اوس نماز کو چھوڑکے سر سے نماز شروع کرے **ھ** زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ اِمْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا مسلم مین زینب عبداللہ بن مسعود رضہ کی
بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو عورت کو
اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو برا خیال نہ آوے **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتین پڑھے **ف** یہی مذہب ہی
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت
علی مرتضی رضہ سے ہی **خ م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ
وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیونکو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا
اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ
الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ
وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ
الْعِشَاءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی آدھی رات تک **ف** ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہی مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بھی بعد
آدھی رات کے مکروہ ہی **خ م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ

جس طرح مؤذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے
کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہون گا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے
وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اولی
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہے تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سواے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰهم صلّ وسلّم وبارک علی عبدک
وسیدنا محمد وآله اجمعین ق ابو سعید اِذا سَمِعتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثلَ مَا یَقُولُ المُؤذِّنُ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہے ف مگر دوسری حدیث مین ہے کہ بجاے
حَیَّ علَی الصَّلٰوة اور حَیَّ علَی الفَلَاح کے لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کہے ق ابو هریرة اِذَا سَمِعتُم نُهَاقَ الحَمِیرِ فَتَعَوَّذُوا
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ فَاِنَّهَا رَأَت شَیطَانًا وَاِذَا سَمِعتُم صِیَاحَ الدِّیکَةِ فَاسئَلُوا اللّٰهَ مِن فَضلِهِ
فَاِنَّهَا رَأَت مَلَکًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہے ف حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہے اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہے گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللّٰه اعلم
ق ابو قتادة الحارث بن ربعی اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُم فَلَا یَتَنَفَّس فِی الاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ
ذَکَرَهُ بِیَمِینِهِ وَلَا یَتَمَسَّح بِیَمِینِهِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو
دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوے اپنا ناڑا داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے ه ابو هریرة
اِذَا شَرِبَ الکَلبُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُم فَلیَغسِلهُ سَبعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا کھانے
کسیکے برتن مین بیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ کتے کے جھوٹھے برتن کو سات بار دھوئے
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہے سات بار دھونیکا
اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتونکو ناپاک نجانتے تھے ه ابو سعید اِذَا شَکَّ اَحَدُکُم فِی صَلٰوتِهِ فَلَم یَدرِ کَم صَلّٰی
ثَلٰثًا اَم اَربَعًا فَلیَطرَحِ الشَّکَّ وَلیَبنِ عَلٰی مَا استَیقَنَ ثُمَّ یَسجُدُ سَجدَتَینِ قَبلَ اَن یُسَلِّمَ فَاِن
کَانَ صَلّٰی خَمسًا شَفَعنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَاِن کَانَ صَلّٰی اِتمَامًا لِاَربَعٍ کَانَتَا تَرغِیمًا لِلشَّیطَانِ مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بناوے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا
ہو جاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پوری چار ہی پڑھے پورا کرنے کو تو دو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی جب شک پڑنے کے

پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی خ ابو ہریرۃ
اذا قال احدکم لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونو مین سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین
تو کہنے والے پر پلٹ پڑا ق ابو ہریرۃ اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ
من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہو جاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا
لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی
معلوم ہوتا ہی خ ابو ہریرۃ اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول
الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑ جاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے م عمر اذا قال المؤذن
اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ قال اشھد ان
لا الہ الا اللہ ثم قال اشھد ان محمدا رسول اللہ قال اشھد ان محمدا رسول اللہ ثم
قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ
ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ
من قلبہ دخل الجنۃ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشھد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشھد ان محمدا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تا کہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دے باقی کا
جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے م ابو ہریرۃ اذا قام احدکم
من اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات کو اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو
کہ سمجھے نہین کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے
سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے م ابو ہریرۃ اذا قام احدکم من اللیل فلیصل

متی السَّاعَةُ فَقَالَ کَیفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت و سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا
ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی ھ ابو موسیٰ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ
لَمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو
یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو خ ابو ہریرۃ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ
لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْیَقُلْ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بخاری مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا صاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمھارے دل کو سنوارے
ف چھینک صحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب
ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَیُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
نَقُوْلُ کَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ
اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِیْ مَسَاکِیْنِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰی رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے
ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گزار ہی نکروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس مین
حسد کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادریکا حق نمانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاوگے اونکے بعضونکو بعضونکی گردنون پر
یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالا یطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فساد بیان کیے سو صدیق رضی اور فاروق رضی کی خلافت مین اونکے بند و بست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمان رضی کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان
اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی جیسا
فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہو حضرت کا خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا
ارادہ کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مونہہ اشرف چیز ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو
جب تک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی ھ ابو ہریرۃ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ
الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے

الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب بان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اوسکا رسول ہی **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمھارا اسلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی **ق** ابو ھریرۃ اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تونے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تونے نکمی بات اور لغو حرکت کی **ف** خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے منع کرے اشارہ سے کہے **ق** ابن عمر اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ وان اقیمت الصلوۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو **ف** جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہوچکے گی تو نماز مین شریک ہو روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس رض نے ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے **ق** ابن عمر اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ قبل وجہہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے مونہہ کے سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو **ق** ابن مسعود اذا کانوا ثلثۃ فلا یتناج اثنان دون واحد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑکے **ف** اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورہ کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آگیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ دیگا **ھ** ابو سعید اذا کانوا ثلثۃ فلیؤمہم احدہم واحقہم بالامامۃ اقرؤھم مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین ہی جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی **ق** جابر اذا کان واسعا

رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے
ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی
بطول قراءت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضوء کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اس واسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ
حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے
جب تاکہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین ھ ابو ھریرۃ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاے
اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ حقدار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی
صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا
شخص اپنی جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی ھ ابو ذر اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ
يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ
وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اوسکے
آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدھا
اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی
کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہی اور تین
اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز
ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابو سعید رضہ کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ
مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے ھ ابو ھریرۃ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ
اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلِيْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ
فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ
کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ای میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہی
اور مجکو سجدے کا حکم ہوا سو مینے نمانا تو مجکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی ھ
جابر اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ
خَيْرًا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرچکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھہ حصہ
رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور
نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو
ھ ابن مسعود اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا ہو گو زندہ ہو اور جاوید ہر گز نکو نام نیست بمرگ عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

ق ابن عمر اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن وہین تو بھیجا جاویگا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو

ق ابو موسیٰ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے **ف** گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص کر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طمنچے کو دونون پانون پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہی

ھ ابن مسعود اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب یہ مرد ہوویگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی ای رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرمادیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوس مین نہ کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرہ ذرہ سی بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن ہون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلا نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپری مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بنا لیتی ہین

تخالف بین طرفیه و اذا کان ضیقا فاشدد علی حقویک **ق ا له** بخاری اور مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھونپر ڈالو اور
آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے
فرمایا **ق** ابو ہریرۃ اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکۃ یکتبون الاول
فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور
جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون
ق ابو موسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا
فکاکک من النار مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو
ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو
چھٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین ہی انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو نکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کر کے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
کیا حاجت تھی **ھ** جابر اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
مراد ہی اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو **ھ** ابو ہریرۃ اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا
من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین چیزون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور
کنوان اور مدرسہ اور سرا اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا
دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تا کہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی
راہ سے آدمی کا نام و نشان مٹ جاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاری کی

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلایئے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانونکی جنگ مین شریک نہوئے جب اسی حدیث کے ق ابن عمر اذا نصح العبد لسیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ الاجر مرتین

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا خ ابو ھریرۃ اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ

بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین جو شخص ہے اوس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اون سے ہزار درجے یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگزاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون ہے کہ دنیا مین کمتر لوگونکو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبی سے غرور نہ دلمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہے اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور دار ہوکر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین بری ہے خ انس اذا نعس احدکم فی الصلوۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ ق عائشۃ اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے ہوئے تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو معلوم نہوگا شاید وہ تو مغفرت

دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہے اور کمال صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہے تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم ح
ابو موسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا بخاری میں ابو موسیٰ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور
صحت کی حالت میں کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز
کے برابر ہے جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن میں پڑھتا تھا اور بعضے کہتے
ہیں کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہیں کر سکتا **ھ** ابو ھریرۃ
اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ
فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ
يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى ج مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہے
یا تہائی رات باقی رہے خدایتعالیٰ بڑی برکت والا اوترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہے دعا
کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاویں اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت میں
یوں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاچ اور لیٹار نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت میں بجا عدوم عدیم ہے لیکن
مطلب ایک ہی ہے **ف** خدایتعالیٰ جسم سے پاک ہے اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہیں تو مطلب یہ ہے کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت
الٰہی اپنے بندوں پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت
نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلوں سے بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ
یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند میں یا ناچ رنگ میں اوس دولت سے محروم رہیں اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی
نماز کا شوق ہمارے دلوں میں ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس اور لیٹار نہیں یعنی قرض اسی
خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہاں سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہے کہ میں
مفلس نہیں کہ جو نہ دے سکوں اور لیٹار نہیں جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک
دیتا ہوں پھر میری راہ میں دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہے **ھ** ابو بکرۃ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ
فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ
فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى
الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ
مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم میں ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں اوتر پڑے تو جسکے
اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جسکی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے

فليغمسه ثم لينزعه فان في احد جناحيه داء وفي الآخر شفاء بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبوئے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین بیماری ہے اور دوسرے پر مین شفا ہے ف دوسری روایت یون ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ھ جابر اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من اذى ثم ليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا يدري في اي طعامه البركة مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پوچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہے ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرتا ہے اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی امید علاوہ ہے ھ عبد الله بن مغفل اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة في التراب مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق ابو هريرة وجابر بن سمرة اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق رض کی خلافت مین فتح ہوا پینتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا خ جابر اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال عاجل امري واجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه اللهم وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

مانگنے کا قصد کرے سواپنی جان کو کوسنے لگے ھ ابو هريرة اذا وجد احدكم في بطنه شيئا فاشكل عليه
اخرج منه شيء ام لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا او يجد ريحا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کڑکڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک
کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے
اور بدبو پاوے تو اوس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی ھ طلحة اذا وضع احدكم بين يديه
مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك مسلم مین طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا
ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد و رفت کرے
خ ابو سعيد اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قالت
قدموني وان كانت غير صالحة قالت يا ويلها اين تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء
الا الانسان ولو سمعه صعق بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ
اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب موعود ہوتا ہی
تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی ھ ثوبان اذا وضع السيف في امتي لم يرفع عنها
الى يوم القيمة مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک
نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک
ویسا ہی ہوا ق عائشة اذا وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدؤا بالعشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعد کی اٹھارہوین تاریخ سن چھہ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین
سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھکے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو
جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی خ ابو هريرة اذا وقع الذباب في شراب احدكم

زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے خ المقدام بن معدیکرب
ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ
بخاری میں مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا
کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے
حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے انہوں نے
کہا کہ خوب آدمی ہے لیکن اسمیں ایک خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد
نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجھکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے
م مستورد الفہری ما الدنیا فی الآخرۃ الا کما یجعل احدکم اصبعہ السبابۃ فی الیم فلینظر
بم ترجع مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا میں
ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی لگا لاوے گی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ
ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک خ ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منہا فی ہذہ الایام قالوا ولا الجہاد
فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع
بشیء یعنی ایام العشر بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں فضل نہیں ہے
ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی
اس سے افضل نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا
کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت فضل نہیں خ عایشۃ ما انا بقارئ فقال للملک الذی جاءہ
بغار حراء فقال اقرأ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا
بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ
فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم بخاری میں
حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار میں
آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجھکو پکڑا اور سخت دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا
پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی
اوسکو خبر نتھی ف حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی کہ کئی دن
ایک حرا پہاڑ کے اوسکے غار میں ذکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

تیرے بڑے فضل سے سو مقرر ہے تو قادر ہے مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہی الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین ہو پھر مجکو اوس سے راضی کردے **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جنسے جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا استخارہ سنت اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو اصل نہین غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر از ہی **ق** عبد اللہ بن زمعۃ اذا انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزیز عارم منیع فی رهطه مثل ابی زمعة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اوٹنی کی کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت تھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

الباب الخامس

پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی **ق** انس ما اجد لكم الا ان تلحقوا بالذود **قاله** لرهط من عكل ثمانية اجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله ابغنا رسلا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹون مین جا کر ملو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چراگاہ پر تھے اونکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی اونکی آنکھونمین ڈالکے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخرش کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی سزا ہی **ق** ابو ہریرۃ ما اذن الله لشیء كاذنه لنبی یتغنی بالقرآن یجهر به بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قراءت کے برابر جبکہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے **خ** ابی هريرة ما اعطيكم ولا امنعكم انما انا قاسم اضع حيث امرت بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

تعوک کنت
اہل سنت کا **خ** ابو ہریرۃ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال لہ اصحابہ وانت فقال نعم کنت
ارعاها علی قراریط لاھل مکۃ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان
چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین **ف** بکریان چرانے مین حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیونکی سرداری کرین
قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے **ھ** ھشام بن عامر الانصاری ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ
خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد
مین دجال سے بڑا نہین **ف** یعنی کسب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین **ق**
اسامۃ بن زید ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو مردون پر عورتون سے **ف** یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ انکا گھورنا اور حرام کاری اور انکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی غرض
اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی **ق** ابن عمر ما تزال المسئلۃ بالعبد حتی
یلقی اللہ وما فی وجھہ مزعۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت
پہنچا دیگا کہ خدا کو ملیگا مونہہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی **ف** یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا **ق**
ابن عمر ما حق امرئ مسلم تبیت علیہ ثلث لیال الا وعندہ وصیۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے **ف** یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو
یا کسیکی امانت یا عاریت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی
کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا اور حج مین مستحب ہی
ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ما خلات القصواء وما ذاک لھا بخلق ولکن
حبسھا حابس الفیل والذی نفسی بیدہ لا یسئلونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات اللہ
الا اعطیتھم ایاھا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی
اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین قبول کرونگا یعنی جو بات قبول کرونگا
ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی صحابہ نے کہا کہ اونٹنی
تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہوچکا
ق انس ما راینا من شیء وان وجدناہ لبحرا یعنی فرس ابی طلحۃ الذی کان یقال لہ مندوب
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنی مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے **ف** ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوئے تنہا

ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت
حروف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا پھٹا جاتا تھا
حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ
نے کہا نہین ہوگا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین اور پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری
کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا
عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اوترا تھا یعنی جبرئیلؑ
کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان
بہت سے پیغمبرونکی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر رہا ق ابو ہریرۃ
ما انزل اللہ علیّ فیہا شیئا الا ہذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا
یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی
کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہے یا نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا
ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا ہدایے مین لکھا ہے کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہے
م ابو ہریرۃ ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بہا کافرین
ینزل اللہ الغیث فیقولون بکوکب کذا وکذا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت
آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا خ ابو ہریرۃ
ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی
مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہے ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اونہین سے معلوم
ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جانکے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہے
خ ابو ہریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ
بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو بھیدی رفیق ہوتے ہین ایک
رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہون سے تو وہی
معصوم ہے جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے
حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہے مجکو بد کام کا
وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا ہے یہی عقیدہ ہے

اور سختی کمبارتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہی **ق** اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ **قاله** لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے زہر دار بکری والی سے فرمایا **ف** کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجپر قادر کر دیتا یہ حضرت کی خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈالکے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُرِيْكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ **قاله** له بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پونہچی ہوگی اور ایک روایت مین ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روزہ رکھہ یا چھہ محتاجونکو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا **ف** کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈانا درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ **قاله** لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتونکی طرف کچھہ حاجت اور ضرورت نہین حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا **ف** خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوندوالی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھہ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمھارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کر لین تھین اور حال انکہ پیغمبرون کو عورتونکی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہی اور مشہور ہی کہ حضرت داؤد ع کی ۹۹ ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم ع کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسی ع کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب ع کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم اگر عورتین کرنا پیغمبرونکی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسی اور حضرت داؤد ع کیون کرتے اور باوجود خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوندوالی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی ادر

سب آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور رہ گئے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم
مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ
خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ
عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین
ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر اے قناعت
تو نگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست **ق** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ
عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم
مین زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہان تک کہ مینے
گمان کیا کہ وہ تمپر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہے مگر فرض نماز یعنی
فرض نماز مسجد مین افضل ہے **ف** حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے
اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی انھون نے
سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی
نماز تمپر فرض ہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین جاکر پڑھو حضرت عمر فاروق رض نے اپنی خلافت مین تراویح کی
نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی اور
حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے
بلکہ حضرت کی سنت ہے **ق** عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان کی وصیت کرتا رہا یہان تک کہ
میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کر دیگا **ف** یعنی یہان تک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا
کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہے **ھ** اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ
شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِلْمُنْفِقِ خَلَفًا وَّ عَجِّلْ لِلْمُمْسِكِ تَلَفًا مسلم مین
ابو درداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی
دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان **ف** یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا
خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا يَعْنِي الْعَزْلَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہین ہے اسمین کہ نکیا کرو **ف** بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو
انزال کے وقت ہم اون سے علیحدہ ہو جایا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ھ** اَنَسٌ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَ
مَا كَانَ الْخُرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اوسکو
زینت دیتی ہے اور نہین ہوئی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے **ف** یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے

اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ۵ ابن عباس مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ رض کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ تین صفین کرین ۵ جابرٌ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے کھرون سے اوسکو روندینگی کوئی اونمین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھہ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے بچاؤ کی کچھہ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھہ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھہ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح

ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ۵ ابو ہریرۃ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے
اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ف انس ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوا احد اسکے اور بیشک محمد اوسکا بندہ
اور اوسکا رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہی ق ابو هريرة
ما من الانبياء نبي الا اعطي من الايات ما مثله امن عليه البشر وانما كان الذي اوتيته
وحيا اوحاه الله الي فارجوا ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی
یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف
یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی
قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین ہین اور جب قیامت تک باقی
رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرونکی
امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے حضرت نے
صرف اوسیکو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اونکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون
سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ اونکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی
قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفا امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے
حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا سو واسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو
ایک سورہ کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحائے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق
بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہو گیا خ انس ما من الناس
مسلم يموت له ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ
خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ
اوتنی ہی اونکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا ھ معقل بن يسار ما من امير
يلي امور المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح لهم الا لم يدخل معهم الجنة مسلم مین معقل بن یسار سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے مگر وہ
حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو

اِلّا تعجّلوا اجورهم مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کی لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرونکا
مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوریان
پوری ہوگئین ف یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو سردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی
سے نہایت افضل ہی ق عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ
اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ
وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا
کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون
کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ اونگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون
کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ
گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے
دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی
ماں نے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا
بیان آگے ہوچکا خ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ
اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى
اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی
درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی بدون بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنا اعمال جو آگے کر چکا
اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو
دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی کیون نہو پھر جسکو آدھی کھجور بھی نملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسا سخت وقت
ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوگی
پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وے پتر دہکائے جاوینگے پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوسکے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لنبان پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ اونھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب مر گئے تو اونکے لڑکون اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نکالے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

شعر زکوۃ مال بدر کن فضلۂ رز را: چو باغبان بدرد بیشتر دہد انگور:

ھ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداء رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اس واسطے کہ خوشامد اور ریا سے دور ہی

ھ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا بارہ ١٢ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ ١٢ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

ق مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگھبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

ھ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

نسوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہونچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہیں اوسکے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح
پورے وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ
ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہیں جو
آگے بھیجے کہ جنکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین ہمارے واسطے بھی کچھ
باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون
حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے **م** اُمِّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا
مِّنْهَا مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہی ایک بار
چراغ گل ہوگیا حضرت نے فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو
آپنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہیے **م** عُثْمَانُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو
وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوین گی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ
يُّصِيْبُهُ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوا
بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک
رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے **م** جَابِرٌ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ
غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ وَّلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاوےگی
سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرا لے جانے مین یا اور کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین

مسلمان کے دل ہی کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی **ق** عَلِیٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا
فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا
مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا
نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہوچکے پھر
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے
جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت
یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے
بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام
کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان
کر دینگے کفر کی سختی اھ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو
بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب
ہی بہشت کا اور بدعمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا
سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمین بحث و گفتگو کرنا
حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ
اندھیری رات کو سمندر مین بیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **ھ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ
اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا
ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری
مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہوگیا ہی تابعدار ہی سو مجھکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان
مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین **ھ** عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ
اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال تک اوسکو پہنچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون

مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی
امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور
تابعداری کیا کرتے ہین بعد چند تو یہ حال ہوتا ہے کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین
جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھہ سے وہ ایماندار ہے اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے
اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تین کامون کے سوا پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی قدیم
دستور ہے کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے
دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندارون پر واجب ہے کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو
یہ ہے کہ ہاتھہ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتونکو برا جانین اور جو ان تینون باتون سے
کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھہ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہے کہ موسیٰ بدین خود اور عیسیٰ بدین خود جو کچھہ ہو گیا ضرور ہم کسیکو
بد کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے
اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی
طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت ق عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہے زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت
نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبرون کے واسطے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ
بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی
روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت وحشی قالب مین
نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے
اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور
ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھہ نچلیگی ق اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا
وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین
انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھہ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ
پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر
دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے
تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی بھلائی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوا اسکے اوسکو
کچھہ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے م عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا

مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کی نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی ق عایشہ
مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہنچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہانتک کہ کانٹا چبھنے
سے بھی ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانیکے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی غمخواری ہی
نکتہ نوازی اسکا نام ہی ق ابو ہریرہ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ
يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھایل نہین جو
خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کا رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی ہو
ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے
ق ابو ہریرہ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ
إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو
چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا
ف حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی مان نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے
دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسیٰ ع پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو
اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا ق عایشہ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي
عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہنچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی
مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین ف عبداللہ بن عباس رض کی روایت مین چالیس خالص
مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور
نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی ق انس مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ
أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا
ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ ف حضرت نے
ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا
دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ نقص عیب خدا کی شان نہین دوسرے ان سے اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانون کو نظر آویگی
کافرونکو نہ سوجھے گی ق ابن مسعود مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ
وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ

مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین ف
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل ع نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل ع آئے تب حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا
کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہو
ھ أَبُو سَعِيدٍ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا أَذًى وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ
بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور
نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو دور کرتا ہی ف
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے
گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
أَحَدٌ غَيْرُكُمْ يعني صَلٰوةَ الْعِشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا
کے نماز کی زمین والون مین سے تمھارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک بعضے لوگ سو گئے تھے پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے کو کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو سب سے
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا
افضل ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ
فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَمُّ رَسُولِ اللهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یہ حال ہی کہ خالد پر تم مقرر
زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہی
اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ ف زکوۃ تحصیل کرنے والے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہی اس عبارت کے
دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ
جسقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوس پر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اون پر دو سال کی زکوۃ ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو
سو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے
کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ مسلم مین عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن
رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یے لوگ کیا چاہتے ہین **ف**
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی **م** أُمّ سلمة
مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوة دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہی **ف** یعنی زکوة دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی آتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غفور اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود
کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا **م** المِقْدَادُ مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ أَفَلَا
أَذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا **ف** قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْأَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً
ثَانِيَةً مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہتھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم
اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت **ف**
مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رض سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوکھ کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا
اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم سب پیا کرینگے
سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام
کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
انصاریون کے گھر تشریف لے گئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھا پی کے
تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہان سے بھوکھے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی تو روزی دے اوسکو جو
مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہو گئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے
بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے
ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت
سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیونکو بھی
اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی **م** عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلَهُ

اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا **ق** سهل بن سعد ما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك شيء **قاله** لرجل خطب امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلم يردها النبي صلى الله عليه وسلم

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نرہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی اور اوسکو حضرت نے قبول نہ کیا تھا **ف** اسکا قصہ یوں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے کہا کہ مجھکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا ہو سکیگا آخر شخص ناامید ہوکر وہ شخص اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہاں مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا میں نے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کرا دینے پر یعنی تو اسکو سورتیں یاد کرا دے یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کم سے کم مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب سب کو تنگی تھی **ق** ابن مسعود ما تعدون الرقوب فيكم قال قلنا الذي لا يولد له قال ليس ذاك بالرقوب ولكنه الرجل الذي لم يقدم من ولده شيئا قال فما تعدون الصرعة فيكم قلنا الذي لا يصرعه الرجال قال ليس بذلك ولكنه الذي يملك نفسه عند الغضب

مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے ہم صحابہ نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان کو تھامے رہے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے **ف** یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہی ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو **ق** كعب بن مالك ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك **قاله** له مقدمه من تبوك

بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت **ف** جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیث جسکے سرے پر استفہامیہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** انس مابال اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی **ق ک** حین سمع ان نفرا من اصحابہ قال بعضہم لا اتزوج النساء وقال بعضہم لا اٰکل اللحم وقال بعضہم لا انام علی فراش بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑ دی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اونکے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑ دی کبھی اونکے پاس نہ جاونگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پراتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوا فرض کے سنت اور نفل بالکل چھوڑ دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی **ق** عائشۃ مابال اقوام یتنزھون عن الشیٔ اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم لہ خشیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپکو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر انسے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق وصفا کوش ورع وتقی ٭ ولیکن میفزای بر مصطفی ٭ **ق** **م** ابو سعید ماتربۃ الجنۃ **قال** **ہ** لابن صیاد فقال ابن صیاد درمکۃ بیضاء مسک یا ابا القاسم قال صدقت مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی ای ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو سچ کہتا **ف** حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگونکو بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر رض کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے صحابہ

جواب دیا پھر اوسنے بہکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نہ چاہیے اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین جیسا اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دن بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہی غرض یہ ہے کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی ھ جابرؓ مالکِ یا اُمَّ السائب او یا امّ المسیّب تزفزفین قالت الحمّی لا بارک الله فیها فقال لا تسبّی الحمّی فانّها تذهب خطایا بنی آدم کما یذهب الکیر خبث الحدید مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ماں کہا یا مسیب کی ماں فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو تپ ہی خدا اوسکو نہ برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہی اسی طرح ہر بیماری کا حال ہی ھ عائشة مالکِ یا عائش أغرتِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو ای عائشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مردون کے واسطے دعا کرنے کو مین سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا حال دیکھکر حدیث فرمائی سب مینے کہا کہ یا حضرت مجسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے ھ جابر بن سمرةؓ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوة ثم خرج علینا فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفّون کما تصفّ الملائکة عند ربها فقلنا یا رسول الله وکیف تصفّ الملائکة عند ربها قال یتمّون الصفوف الاولی ویتراصّون فی الصف مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھہ اوٹھائے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھہ گویا چنچل گھوڑونکی دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہارے ہاتھہ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول الله فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوئے کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داود مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تو داہنے بائین ایک دوسرکو ہاتھہ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھہ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سواے کوئی جنبش نماز میں درست نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نہ چاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہی ف سهل بن سعدؓ مالی رایتکم اکثرتم التصفیق من نابه شیء فی صلاته فلیسبّح فانه اذا سبّح التفت الیه و انما التصفیق للنساء بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

ساتھہ جلنے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھہ نہوا تھا جب وہ حج کر آئی تب آپ نے
یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ **قَالَهٗ** لِثُمَامَةَ
بْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی ای محمد صلعم اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق ادا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ تب حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ نے باغ مین
جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک
تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا
کہ یا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنیکو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ
مین رسول اللہ کے ساتھہ مسلمان ہوا ہون اوسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا **ه** جَابِرُ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَإِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ
أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي **قَالَهٗ** لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهٗ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهٖ
مُتَطَوِّعًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهٗ فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم مین جابر رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین روکا مجھکو تیرے ساتھہ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر رض سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف مونہہ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف مونہہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا
دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ
الْإِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی گمے ہوے اونٹ سے
بھٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اوسکو اوسواسطے کہ اونٹ کے ساتھہ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیگا اور درخت
کو کھاویگا یہانتک کہ اوسکا مالک اوسکو پاجاویگا **ف** کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہادے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوسپر لیوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت
حلال اور پاک ہی لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جڑے ناخن
اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہی **ق** عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ
وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو
تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال **ف** مصابیح مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو
مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع
اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
تو وہ حلال طیب نہین **نقل** ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو
امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مینے روٹی دی تو نہ قبول کی
اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے
قبول نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہوکر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال
زبان سے منع ہی ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہی **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ
فِيْ عُمْرَاتِكَ يَعْنِيْ مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے مین بھی
ف مصابیح مین یعلی رض سے روایت ہی کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا
ہی اور یہ جبہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی
ق اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ
يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال
اور حرام کامون مین سے آپکو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کردیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا
تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کردیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا صبر والا بناوے
کا صابر کردیگا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کوئی نعمت نہین ملی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی
جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول خو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو سیکھنے سے عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلف اور
بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی سیدالبشر کی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے تو چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے ہے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بناکر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق رض حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاوین اور صدیق رض کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رض نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر رض نے دونون ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجھکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا ای ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رض نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے **ق** ابن عباس متق خ جابر ما منعك من الحج وفي رواية ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما تعني البعيرين والاخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي **قاله** لام سنان

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے اور صرف بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ما سے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سیچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت فضل ہی

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث **م** ابو ذر ما اصطفى الله لملائكته او لعباده سبحان الله وبحمده **قاله** حين سئل اي الكلام افضل مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث **خ** ابو هريرة ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی **ق** رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سواے دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف**

تب حضرت نے منہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہیں اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے
گانے والیاں لڑکیاں ہیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہو تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری ہی کی کا امری
چیزیں اس حدیث سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی اور ختنہ اور عید میں بے مزامیر راگ یا دف کے
ساتھ درست ہے بشرطیکہ دینی کام میں کچھ حرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف
شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا
تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راگ نہو عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَہُمْ
لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَہُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ یَعْنِیْ سَلْمَانَ وَصُہَیْبًا وَبِلَالًا حِیْنَ قَالُوْا لِاَبِیْ سُفْیَانَ
مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَہَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ تَقُوْلُوْنَ ہٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ
وَسَیِّدِہِمْ مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصہ
دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگوں سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہیں جب کہ ان تینوں نے ابوسفیان سے
کہا تھا کہ خدا کی تلواروں نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہیں پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو
کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت میں حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہے کہ ابوسفیان جب ظاہر میں
مسلمان ہوا اور ہنوز دل میں ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہو کر نکلا ان تینوں صحابہ نے جوش اسلام سے
وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا آنا و کھا کر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور
اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام
محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینوں صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو
گئے اور کہا اے میرے بھائیو میں نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونہوں نے کہا کچھ غصہ نہیں اے بھائی تمکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک
لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے وعن ابی بکر
یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُہُمَا بخاری اور مسلم میں صدیق اکبر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر
کیا تیرا گمان ہے اون دو میں جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہے ف صدیق اکبر سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوف
کفار سے میں اور حضرت غار میں جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سر و پر کھڑے ہوئے جب میں نے
مشرکوں کے پانوں دیکھے تب میں نے کہا کہ یارسول اللہ اگر اون میں سے کوئی اپنے پانوں پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی غم نہیں ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہے ہم دونوں آدمیوں کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی
نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے
جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار میں آئے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا
ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری
یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت میں جس میں جان کا خوف ہو اوسکو ساتھ لیتے ہیں جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور تنہا

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر ﷺ کا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتّے کی تو بھلا آدمی
کی کیونکر نہ بدلیگی ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہیں ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے
نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس ابوہریرہ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سُنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ
اِلْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین
گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ رض کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی
قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی
اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
شکار وغیرہ کرنا حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ
مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھونکے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تا کہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
م اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے
دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا یمن میں ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر یا ہی **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ
كِتَابِ اللهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ
وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی
کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین نے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی
بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی
بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی **ق** عَايِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا
وَهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری
عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریونکی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان
دف بجاکر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

علیہ فیہا ق انہ لہ لما قال یا رسول اللہ الا تستعملنی مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہے اور یہ حکومت خدا کی امانت ہے اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہے مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل کو وغیرہ پر
حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت جو نہو سکے اوسکو حکومت نہ دے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہے سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو
خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے ھ ابوذر یا ابا ذر انی اراک ضعیفا وانی احب
لک ما احب لنفسی لا تأمرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہے کہ کسی طرح
کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چندروزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے
حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
ھ ابو سعید یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ ثم قال
واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال
وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ مسلم مین ابوسعید رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہے ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین
جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے ق انس
یا ابا عمرو ما بال ثابت اشتکی یعنی ثابت بن قیس بن شماس قال ابو عمرو وہو سعد بن معاذ وکان
قال ثابت انہ من اہل النار فلما اخبر بقولہ قال بل ہو من اہل الجنۃ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہے ثابت کا کیا وہ بیمار ہے مراد ثابت سے وہ ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے اور ابو عمرو کنیت ہے
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے ف انس سے
روایت ہے کہ جب آیت اوتری کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ان تحبط اعمالکم یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ
تمھارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

پھر وسا ہوا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہ تھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ وَلَا يُؤْذَنَ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوک کے دوسرے دن نہین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اونسے بانٹ کھایا کر **ف** حدیث مین بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانیکی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ ابتدای اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے ختم اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور لگا اوسنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون پھر نہ آونگا مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس لیجاونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب بستر پر سونے کے واسطے جایا کر تو آیۃ الکرسی پڑھا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز مجھے بتلائی اسلیے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا لیکن
اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان تھا ختم اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
یہ معجزہ ہی حضرت کا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیاں چراکی
پھرتی تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانکے لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت
ملے یعنی سوار اونکو لیے اونپر دوڑے جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ میں دوزخی ہوں اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا
کہ ثابت بن قیس کیوں نہیں آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہیں معلوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو میں دوزخی ہوا
سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے **ق**
انس یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے
لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین وہ لال مر گیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے **ق** ابو موسیٰ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاؤٗدَ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے **ف**
ابو موسی نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین صرف کرے بلکہ
بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین **م** ابو ہریرۃ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَیَّ هَاتَیْنِ
فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَآئِطِ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَیْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو
چلے تو اول عمر فاروق رض سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو سنانا
ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جاکر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دی تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

ایمان ہے خدا نے جانچ لیے ہین اونکے گناہ پر مگر نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم
ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جیسے طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بد کہنے والا
گنہگار کو اصلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پانی کا پیٹ دکھے ھ اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ
بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشِیَهُ مسلم عن
اُسامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی کہ گروہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مینے
اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی
وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم
ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا
سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ھ اَنَسٌ یَا اَنْجَشَةُ رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ
بِالْقَوَارِیْرِ مسلم عن انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونکو شیشے لے او ٹوٹنے کی طرح ہانک ف انس رضی
روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود
گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے حدیث فرمائی اور اوسکو سرود اور جلد
چلنے سے منع کیا اور عورتین تھوڑی نازک دل ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ سا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو سرود
راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بیان ہو درست نہین کیونکہ شبہہ فساد کا سبب ہی ق اَنَسٌ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰهِ یَاْمُرُ بِالْقِصَاصِ
وَفِیْ کِتَابِ اللّٰهِ الْقِصَاصُ ق لہ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم عن انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس
بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے
خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِی الْاِسْلَامِ
مَنْفَعَةً فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّیْلَةَ خَشْفَ نَعْلَیْكَ وَیُرْوٰی دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ
مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِی الْاِسْلَامِ اَرْجٰی عِنْدِیْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ
لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا کَتَبَ اللّٰهُ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ بخاری اور مسلم عن ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک
کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ منفعت کی امید کس عمل پر ہی اسواسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت
مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ منفعت کی

جب دشمن پر غالب ہوجیسے تو درگذر کرنا افضل ہے انتہیٰ ۵ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّهُ لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین بمقرر یہ بات
کہ نجاوینگے بہشت مین سوا ایمانداروں کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہوکر لڑنے گیا سو اوسکے ملکا
مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی
عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی ق عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْیَا
وَیُرْوٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَیِّبَاتُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافرونکے واسطے ستھرائیان اور
عیش آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوترے
بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ
دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپکی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہی ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو
مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا مین
اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون ق
سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ یُّضَیِّعَنِیَ اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس
آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو ندیوین صحابہ کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رض سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشتی ہین
اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان
حاصل کرکے آخر شہر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوا خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نتھی اسیواسطے رنج مین تھے ۵ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ
مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَکُمْ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر
آگاہ ہوچکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ یہ کہ جنگ بدر کے ایک صحابی سے
بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے
واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ف اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
حضرت کے سامنے دوسری قرأت مین پڑھا مین اوس قرأت کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قرأت کو درست
فرمایا سو میرے دل مین اوس وقت ایسا شک گذر گیا کہ حالت کفر مین بھی ایسا شک نہ تھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا
کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کر کے سات قرأت یا سات بولیون کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرأت مشکل
نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی
اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے
واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی کی
چاہینگے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی اس محمدی کو پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی

ھ قَبِیصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ یَا بَنِی عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّی نَذِیرٌ لَکُمْ اِنَّمَا مَثَلِی وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ
فَانْطَلَقَ یَرْبَأُ اَهْلَهُ فَخَشِیَ اَنْ یَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ یَهْتِفُ یَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو
دیکھ لیا کہ غارت کو چلے آتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین چلانے لگا کہ
اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرون کو ڈراوے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے
اپنے پردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجھکو یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے
مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہے

ھ ثَوْبَانُ یَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ یعنی اُضْحِیَّتَهٗ مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان قربانی کے
گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک
رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا ق اَبُو هُرَیْرَةَ
یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت
کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کی ہجو
درست ہے بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہے خ حَکِیمُ بْنُ حِزَامٍ
یَا حَکِیمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِکَ لَهٗ فِیهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ
لَمْ یُبَارَکْ لَهٗ فِیهِ وَکَانَ کَالَّذِی یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی بخاری مین حکیم بن
حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اوسکو لیا جی

اسید کا کہ جب میں نے رات دن کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا
ف اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا تاکہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر و نکو اوسکا
ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا **ھ** اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ
مُرَّةَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ
مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے
ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو
دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری
برادری کا حق ہی سو مین اوسکو ملاؤنگا تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا **ف** جب آیت اوتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ
یعنی عذاب الہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتداے اسلام میں سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور حدیث فرمائی
اور سے نیچے تک سب یک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ
نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا
برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا **ق** اَنَسٌ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ
ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کر لو تو
بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین
ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا
باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی
قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی **ھ** اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَا بُنَیَّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ
فَرَدَدْتُّ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اقْرَاْهُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ
عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ اقْرَاْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْئَلُنِیْهَا
فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے
پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم
بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو
مینے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اوسکی قدرت ہے
ح سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہے تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے
کسی اور کو دیڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہو چکا ح سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي
الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ يَعْنِي امْرَاَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دیڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بناکر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمین سے ایک عورت مجکو ملی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر شو وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا خ ابن عباس
يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کی گلیون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین
قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رض سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے
خاوند سے پھر ملاپ کر لے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون
اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند
غلام تو اوسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے
اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین ھ ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَقَالَ فَرَفَعْتُهُ
ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ
بن عمر رض نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رض سے
پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک
مستحب ہے ق اَبُو مُوسَى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ قاله لِاَبِي مُوسَى بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ کیا مین تجکو بتلادون
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے
اون سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین
یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہے اور مین حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

سخاوت یعنی بے حرص کے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہو گی اور اوسکا
حال ہر شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اونچا کر دیتا ہو افضل ہے مانگنے والے
سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حریص والے کے مال
مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپکو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر
کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق و فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم
نہ لیتے تھے ف الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی
چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطر داری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری
نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین
پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے ف اَبُو سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهٗ
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے
فیصلے کرنے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح
تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن
معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو وہ ہمارے حق مین حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین دوگا
تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے
حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کر دیگا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی
غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
ف عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیه السلام
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماں باپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے
تیر انداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو
دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیه السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون سوا
سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی اوسیون کے اختلاف مین

ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ف ہجری نوین
سال حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر حضرت پر مرتضی علی بھاری ہوئے اسواسطے
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی رض کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو
عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے
بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ایسی تمہاری عزت
میرے نزدیک ہے ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین ہو اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا
ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے
علی مرتضی کے خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوا علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر جھوٹ بات ہی اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین اسی طرح کی خلافت مراد ہی یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ کی نہین
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی قدر تک تھی جبتک حضرت موسی کوہ طور سے تشریف نہ لائے تھے ہان یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسمین اونکے سوا دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق رض اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی
احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین گزر چکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا او
سکے اور حدیثونکو خیال نکرنا یا جہالت ہے یا التعصب ھ عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَةُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ
النِّسَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَلَحَّ عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عمر کیا تجھکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَکَ
قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ یعنی ای پیغمبر تجھسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہنین یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت
گرمی کے موسم مین اوتری تھی اس واسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا ھ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِیْہِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون باپ دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق رض زکوۃ کی
تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی ھ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یَا فُلَانُ
اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ
وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا
کیون نہین دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہی کہ کس طرح پڑھتا ہی سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہی مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر دیکھتا جاتا تھا جب

يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ **ق** اله بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا
یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبداللہ بن عمرو سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع
کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑ دینا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل پر خوب اثر نہیں ہوتا **خ** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ
يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ
كُنُوزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ
مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ
فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى
إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای عدی تونے حیرہ دیکھا ہی مینے کہا مینے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تک کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسیسے سوائے خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا
بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی
محتاج اوسکو لیکے سو نپا دیگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی
یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مینے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پہونچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پہونچایا
پھر خدا فرماویگا کہ کیا مینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تونے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رضہ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھوں سے
دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو
تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی عم کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت
نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا **م** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ أَنْتَ
مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

جب مُردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں تو مُردہ لوگوں کے جوتوں کی چپ چپ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مُردوں کو سماعت نہیں حضرت کا معجزہ تھا جو اون کافروں نے سنا جس طرح سے ٹھیکریوں نے حضرت کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوا اون کافروں کے اور مُردوں کی سماعت کا ذکر نہیں صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے کہ خدا نے اوس وقت اون کافروں کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سن کے پشیمان ہوں اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے واللہ اعلم ھ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولَ وَكَذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ بِاللَّامِ مسلم میں قبیصہ بن مخارقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین قسم کے آدمیوں سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ اوتنا مال پا جاوے پھر رُک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہو گیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یوں فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقہ کی نوبت پونہچے یہاں تک کہ کہے گواہی دیں اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم میں اسی طرح حَتَّى يَقُومَ کی روایت ہے اور ٹھیک یقول ہے جس طرح ابو داؤد نے لام سے روایت کیا ہے **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی میں مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کی بابت یا خون بہا کی بابت یا ڈاکہ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونوں میں صلح کروا دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا درست ہے عرب میں اس طرح کی ذمہ داری کی بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا وغیرہ فاقے کی گواہی تین آدمیوں کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کے فاقہ والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین ضرورتوں میں درست ہے انکے سوا کسی طرح سوال درست نہیں مصابیح میں قبیصہؓ سے روایت ہے کہ میں مال ضامن ہوا اور حضرت سے میں نے سوال کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آویگا تو میں تجھکو دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ جابرؓ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اُنکے اتنی بڑی اور سورتیں یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب اونھوں نے عشا کے وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم میں جا کر امامت کرتے سو ایک

نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور
یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیٹھ پیچھے سے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى يَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ
لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہیں اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص
اوترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات
آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان میں
حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
کہ بعضے لوگونکو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی
روزہ کھولنے کا **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ
بِصَلَاتِكَ مَعَنَا **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم میں عبداللہ بن سرجس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
فلانے دونوں نمازوں میں سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے
ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت رکعتیں مسجد کے
ایک کنارے میں پڑھیں پھر حضرت کے ساتھ نماز میں داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نہ چاہیے اور یہی مذہب
ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے **ھ** عُمَرُ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّ
يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ
غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے
فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ سچ پایا سو بیشک تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ سچ پایا
تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہیں دھڑوں سے جنمیں روح نہیں ہی حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ تر نہیں
سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت میں برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہیں دے سکتے **ف** جب جنگ بدر میں
ابو جہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کوے میں ڈلوا دیے پھر اوسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث
فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ مردونکو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہیں اور قبرستان میں مردونکو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہی کہ

الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی
راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم بتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو
مالدار کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمونکو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا
تو نوجوان انصار یون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے
ہین حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین
باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہوگئے یہ احسان تھا حضرت کا

ق ابو ہریرہ رضی یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ
قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا
یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب
میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادر ونکی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق**

اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ
لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بند کرنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی
طاقت نہو تو وہ اپنا اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی **ف** یعنی جس طرح خصی کرنے
سے شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی
کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی **ق**

عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى
اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے
اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانتا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک اور
البتہ لوگون نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جسکو نہین جانتا مینے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہی
بڑی لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی سنا فقون کے سردار نے حضرت عائشہ رضی کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

معاذ نے سورۂ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا
وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہیں رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھکے چلا گیا
سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قرات سے جماعت چھڑا دیگا
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدون اونکی مرضی طول قرات نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہے کہ امام
نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
پڑھاتے تھے اور حنفی کے مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
ہوں اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مُعَاذَ
بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے
بندوں پر معاذ نے کہا میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندوں پر یہ ہے کہ اوسکی بندگی کریں اور اوسکے
ساتھ کسیکو شریک نکریں اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کریں یعنی عبادت کریں لا شریک جان کر میں نے
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ اونکو عذاب نکرے **ف** خدا کا حق بندوں پر واجب ہے اور بندوں کا حق
خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے **ق** اَلْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ
بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھا وضو کے برتن کو **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا
جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی تنگ تھیں اوس میں سے
ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزوں پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثیں **ق** جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا
سو جلدی چلو **ف** اسکا پورا قصہ تیسرے باب میں ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا
جنگ خندق کے ایام میں **ه** أَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا
وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے
زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن
سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو **ف**
یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ

قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپ کیا حضرت عایشہ رضی سے
روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین
اگر تو بے گناہ ہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ
معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپکو اس بات کی خبر پہونچی ہی
اور آپکے دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت
اسکو سچ جانینگے اب میرا اور حضرت کے درمیان سوای حضرت یعقوب علیہ السلام کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان
حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہو کر فرمایا ای عایشہ
بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عایشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوس وقت نہایت غصے
مین تھی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اتریگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہونکو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت
ہوتا ہی اور بیگناہونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ کو بدکہا تھا اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اوسین
منافقونمین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوای خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن جبتک خدا نے
بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** ابو سعید یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ
أَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمہین مجکو زیادہ
نظر پڑین یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ
حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت لعن کیا کرتی ہین
اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** ابو ہریرہ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ
تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عایشہ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا
وَأَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوْا **قاله** أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ إِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمہاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس
خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہون
سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آنے کے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت
کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخرالزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرینگے

حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وے میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اوس وقت کم خوراک اور نہایت ہلکی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والون کو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہاری ماندی کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونے سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہنچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبد اللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوس وقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماکے ساتھ حاجت ضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بد دعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ما سے کہا ای ما یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑنے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی انکے سواے اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تونے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک ہووے بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بند وبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر چڑھ کے فرمایا یعنی ای مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن مار دون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تب سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

ہوئی ق المسیب بن حزن اي عم قل لا اله الا الله كلمة احاجّ لك بها عند الله قاله لابي طالب
عند وفاته بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا اله الا الله کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے میں جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اونکے
مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد الله بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے
کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہے حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر کو ابو طالب نے
کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہے اور کلمہ نکہا ق ابو موسى ايها الناس اربعوا على انفسكم انكم
لا تدعون اصم ولا غائبا انكم تدعون سميعا قريبا وهو معكم قاله في سفر وكانوا
يجهرون بالتكبير بخاری اور مسلم میں ابو موسى سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے
اور غائب کو نہیں پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے یہ حضرت نے سفر میں فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
الله اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر میں زیادہ شور کرنا درست نہیں اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے میں اپنے
حواس بھی پریشان ہوتے ہیں اور سوتے کے بھی ه ابو هريرة ايها الناس ان الله طيب لا يقبل الا طيبا
وان الله امر المؤمنين بما امر به المرسلين فقال يا ايها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا اني
بما تعملون عليم وقال يا ايها الذين امنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر الرجل
يطيل السفر اشعث اغبر يمد يديه الى السماء يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه
حرام وغذي بالحرام فانى يستجاب لذلك مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا
پاک ہے نہیں قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جسکا حکم کیا پیغمبروں کو فرمایا قرآن میں ای پیغمبرو کھاؤ
پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو میں البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہوں اور خدا نے قرآن میں فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزوں کو جو دیئے تمکو ہم نے پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے
دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اور یوں کہتا ہے کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال اوسکا یہ کہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن
اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہے جسمیں کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع میں
درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہیں اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمیں موجود ہے اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ
اوسمیں بظاہر دعوی نہیں لیکن اس طرح مال لینا شرع میں درست نہیں تو بھی ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ ہے اسلئے
کہ خدا اوسکو قبول نہیں کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے میں پیغمبروں اور مسلمانوں کو خدا کا
ایک سا حکم ہے اسمیں ردّ ہے اون لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہیں جو اونکی طرح طلب حلال میں جانفشانی اور محنت کریں
پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے حق میں ساری عبادتوں سے حلال روزی
تلاش کرنا مقدم ہے بدون اسکے نہ عبادت میں کچھ مزا ہے نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہیں کہ حلال مال

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو
پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا یہودیون نے ایسا ہی
ہمارے حضرت کو نمانا مگر جو اونمین دیندار خداترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے وے تامل ایمان لائے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین **م** المُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ
يعني الدَّجَّالَ **ق له** اَخْرَجَهُ البُخَارِيُّ اِلَّا لَفْظَةَ اَيْ بُنَيَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی
مگر ای بنی کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسے
کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ آسان ہی **ق** اُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلَى مَا قَالَ اَبُو حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا **ق اله** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ
عَادَهُ وَاَبُو حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے
نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور
ابوحباب کنیت ہی عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوے
ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نلایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بندکی
اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا
کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمھارے پاس آوے اوسکو سمجھاو عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ
جسکی جہت سے معذور ہی اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج
رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور
آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی **م** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ **ق له** يَوْمَ حُنَيْنٍ
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والونکو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف**
حضرت عباس رض سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تا کہ حضرت جلدی
نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی
ہی اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے
بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرونپر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہین ہے حضرت نے عرفے کے دن فرمایا
ف عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوئے دوڑے آتے ہین
تب یہ حدیث فرمائی ھ علی یا ایہا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم مسلم مین حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدونکو قائم کرو اپنے غلامونپر ف یعنی اگر تمھارے غلام گناہ کرین تو اونکو سزا دو جیسے دس درم
یا زیادہ چوری کرین تو ہاتھ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک کو سزا دینے کا اختیار ہے اور امام اعظم کے
نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین ھ ابو سعید یا ایہا الناس ان اللہ
یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیہا امرا فمن کان عندہ منہا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ
مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب مین اور شاید کہ آگے اوتاریگا اوسمین
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالیوے ف جو قرآن
مین اس مضمون کی آیتین اوتری ہین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین جو لوگونکو فائدے بھی ہین اور گناہ بھی ہین تو لوگ شراب پینے سے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس اشارے سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے مین کیچڑ ہو گئی ھ سبرۃ
بن معبد الجہنی یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم
ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما آتیتموھن شیئا
مسلم مین سبرہ بن معبد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو
کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی
باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی ھ جابر یا ایہا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد
عامی ھذا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا
اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو
حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے ھ ابو ہریرۃ یا ایہا الناس قد فرض اللہ
علیکم الحج فحجوا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف
یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے خ ابو امامۃ یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ
شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری مین ابو امامہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد حاجت مال کو تیرا خرچ
کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہو گی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے مین برائی نہ

دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش بے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت ضروری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا
نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بلا خواہش اسکو کچھہ دیوے یہ سب سنت ہی جو مال ان طرحون سے
حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جسکو ایمان ہو اور قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام سے غرض
خدا فراموش سے گفتگو نہین ۞ ابن عباس اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ اَلَا وَاِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا
فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریون سے اب کچھہ باقی نہین رہا سوا ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدہ مین دل سے دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدہ مین تمھاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ
اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی
پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا
اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا
عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش ہی مار جاتی ہے ۞ ابو سعید اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ بِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ
وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا يعني الثوم قاله حِيْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ حِيْنَ قَالَ مَنْ
اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِيْثَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین
جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے
کہا کہ لہسن حرام ہی حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا
بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبعی ہی ۞ انس اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ
اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ
خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجسے آگے
رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی
رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی
بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی ۞ ابن عباس اَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ قاله يَوْمَ عَرَفَةَ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی

وحی نہیں اتری ف اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہے کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اونمین ایسا دینی کمال ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس
مجھکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون
یارسول اللہ ھ انس یا ام سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر
ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لہا
باھل ان تجعلہا لہ طھورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا یوم القیمۃ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا
ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو ای رب اس بد دعا کو اوسکے گناہون کی
طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے عوض اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ
میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب تجھکو بڑھنا نصیب نہو پھر اوس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے
کہا کہ حضرت نے مجھکو بد دعا دی یا ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجھکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو پس حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آخر تک عبرت دلانا ہے مقصود اور
میری بد دعا نہیں لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی عورت ماں باپ
اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت او بے نصیب مگر دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بچا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر غصے کے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سنی اب تو امت کو
ہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول ہمراہ اوسکی چلین متابعت کی کرین سعی کنی ھ انس یا ام سلیم ان اللہ قد کفی واحسن
قالہ یوم حنین مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے بہت احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ مین نے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنسکے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ق انس یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالہ حین راھا تجمع عرقہ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپکا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

اسپر حساب اور غیر ونکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو سال بھر کا قوت دیتے تھے ھ جابرؓ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھر ونمین بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھر ونمین بنے رہو تا کہ تمہارے نقش قدم لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصار یونکی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آنے جانے میں تکلیف ہے لیکن کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین ق أُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر دو رکعتون کا حال پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر دو رکعتون سے سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایکبار مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو بعد عصر پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین خ أَنَسٌ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ماں حال تو یون ہی کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو دیکھنا کہ اوسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی خ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَهِيَ فِي رِوَايَةٍ سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہی اور دونون لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار اونی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو جو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تا کہ لڑکے خوش ہوں مستحب ہی ق عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عائشہ کے مقدمے مین اسواسطے کہ سوا عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

فرمایا کہ ای عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤن اوٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے جو اس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے
ح عایشۃ یا عایشۃ لا تکونی فاحشۃ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تو زیادہ گو بدزبان نہو
ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان دراز کے بددعا کی حضرت عایشہ رضہ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونھوں نے کہا اوس سے زیادہ کیوں کہا ف عایشۃ یا عایشۃ ما ازال اجد الم الطعام
الذی اکلت بخیبر فھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو مینے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو وہ ہے کہ مجکو معلوم ہوا
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے
آپ پر انتقال ہے ح عایشۃ یا عایشۃ ما اظن فلانا و فلانا یعرفان دیننا الذی نحن علیہ یعنی
رجلین من المنافقین بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہوں اس دین کو جس پر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون سے ظاہر ہوتی ہیں خیال ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے
گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے ح عایشۃ یا عایشۃ ما کان معکم لھو فان الانصار
یعجبھم اللھو بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریوں کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ مینے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر پڑھنے گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو
اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو ح عایشۃ یا عایشۃ ما لک حشیا رابیۃ قالت قلت لا شیء فقال لتخبرنی
او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی انت و امی فاخبرتہ قال فانت السواد
الذی رایت امامی قلت نعم فلھدنی فی صدری لھدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف
اللہ علیک و رسولہ قالت مھما یکتم الناس یعلمہ اللہ قال نعم قال فان جبریل اتانی حین
رایت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک و لم یکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک
فظننت ان قد رقدت فکرھت ان اوقظک و خشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک
ان تاتی اھل البقیع فتستغفر لھم مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تیرا حال ہے جو
دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عایشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں ہے میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے
یا تو پھر مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عایشہ رضہ نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مینے حضرت کو سب حال بتلا دیا
حضرت نے فرمایا کہ تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکھا مینے کہا کہ ہاں تب حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

م انس يا أم فلان انظري أي السكك شئت حتى أقضي لك حاجتك **ق** لامرأة كان في
عقلها شيء فقالت يا رسول الله إن لي إليك حاجة مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانی کی ما
دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تا کہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے
کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہی **ف** ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے
اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے **ق** عايشة يا بريرة هل رأيت منها شيئا يريبك يعني عايشة
قاله حين قال فيها أهل الإفك ما قالوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے
کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا **ق** عايشة يا بنية ألا تحبين ما أحب **قاله**
لفاطمة حين بعثها أزواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم إليه ينشدنه العدل في عايشة
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہے گی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
کہا جب اونکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رض کے حق مین برابری چاہتین تھین **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل
ہو چکا **ق** عايشة يا عايشة أشعرت أن الله أفتاني فيما استفتيته فيه جاءني رجلان فقعد
أحدهما عند رأسي والآخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند رجلي أو الذي عند
رجلي للذي عند رأسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الأعصم قال
في أي شيء قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فأين هو قال في بير ذي أروان
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری
دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا
اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ
اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے
کہا کہ کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کی بالی کے غلاف کے بیچ مین اوسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان
کے کنوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین
کر چکا اور بخاری مین بعض روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نکر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر
یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئین پر تشریف لیگئے اوسکے نکالتے ہی حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت
اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور
شور غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر
جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا **ق** عايشة يا عايشة الأمر
أشد من أن ينظر بعضهم إلى بعض يعني يوم القيامة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَانَ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَانَ نَخْلُهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ يَعْنِي بِئْرَ ذِي اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اوس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَئُكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ رضہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب زیادہ کر کے دینا افضل ہی جیسے عایشہ رضہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی ھ عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایش چھری دی ف عایش اختصار ہی عایشہ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا او مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے ھ عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِي مِنْ مَّالِي مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمھاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اوتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہی آخرت کا مین مالک اور مختار نہین ہون ایمان اور نیک عمل کرے میری قرابت پر نہ بھولیو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُّحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاُقْلَيْشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پاؤن کی جلی تلی ہو اسیطرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ ای مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپسمین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کرنا عورتونکو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا کی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول تسعے ہین جنکے سر پر لیس آیا ہی خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اوس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایماندارونکا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ

کہ میرے دردِ سر ہوتا تھا پھر حضرت نے فرمایا کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس جائینگے
حضرت عایشہ رض نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجھکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجھسے مینے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا
اور تو نے اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عایشہ رض سے روایت
ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور ابھی لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اوڑھنی اوڑھکے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جلدی چلے مین بھی جلدی چلی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى
قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ف لَهُ لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ
فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین
آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعا خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حال حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا
بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرے ذری سی بات مین لرزتا رہے ھ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَهُنَا
مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی ھ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ وَيُرْوَى الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ
إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجھکو کپڑا
اوٹھا دے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کے دن ہین تب حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی ف

حبش میں جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ق عثمان لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی
خیرا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں کہہ کے نیک بات
یا اپنی طرف سے جوڑ کے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہے لیکن بنیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز
بہ از راستی فتنہ انگیز ص الصعب بن جثامة لیس بنا رد علیک ولکنا حرم بخاری میں صعب بن جثامہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہیں ولیکن ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھ
حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ص ابو هريرة ليست السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان
تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے
واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جسمیں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین
سے کچھ نہ اگے کہ اسمیں بالکل امید قطع ہے اور غضب الہی صاف کھلا ہے ق ابو هريرة ليس على المسلم في عبده ولا فرسه
صدقة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ مسلمان پر اپنے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں ف یعنی خدمتی غلام اور
گھوڑے پر زکوۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو انپر زکوۃ ہے ص جابر ليس فيما دون خمس اواق
من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة وليس فيما دون خمسة
اوسق من التمر صدقة مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ اور نہیں
پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھوہاروں میں زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے
دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں
نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر میں زکوۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اوسمیں زکوۃ
نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوۃ ہے یعنی
دسواں حصہ ق عائشة ليس كذالك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب
لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقاءه
قاله لها حين قالت كلنا نكره الموت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں ولیکن
ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو
دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے
یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا جب حضرت عائشہ رض نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کا
برا جاننا معتبر نہیں مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور
موت کو برا جانتا ہے ص فاطمة بنت قيس ليس لك عليه نفقة قاله لها لما طلقها زوجها ابو عمرو
بن حفص البتة مسلم میں فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہیں جب حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلوان نہین کہ جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ف

ق ابو ھریرۃ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پروائی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی حقیقت مین دل کی بے پروائی ہی ف یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع آنانکہ غنی تراند محتاج تراند: تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھہ حاجت نرہی کہ تونگری بدل است نہ بمال

ق ابو ھریرۃ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَۃُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَتَعَفَّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لا یسئلون کے یہ معنے ہین کہ وے لوگ کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر بدون لیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے

ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیِٔ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَہَا بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھہ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھہ عمدہ بات نہین کافر بھی ایسا کرتے ہین

ق اسماء بنت عمیس لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَہٗ وَلِاَصْحَابِہٖ ہِجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ وَّلَکُمْ اَنْتُمْ اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ہِجْرَتَانِ یعنی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِیْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَۃِ سَبَقْنَاکُمْ بِالْہِجْرَۃِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْکُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھہ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتدائے اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب کے مکے سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب نے مدینے مین ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر کے آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ ای اسماء ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا کہ ای عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو ہر طرح کی تکلیف تھی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھہ تکلیف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر پلٹ پڑے **ق** ابن مسعود لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ أَوْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منہ کو کوٹے اور گریبان پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین **ف** کفر کے بول یعنی واویلا واویلا واصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہے ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کرکے چلا کر رونا یہ سب خلاف سنت ہے سنت یہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین **ف** عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب بوجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا کا دلبستہ ہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب رہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ ہو کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے **ق** ابن مسعود لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا وَيُرْوَى لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور دوسری روایت یون ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو شخص کہ بدرسم خلاف شرع نکالیگا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا **ق** ابن مسعود لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ **قاله** لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نٹھہرا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن امان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو صحابہ ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرا گئے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین

فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نلیا اور اوسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین

ق جابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہین ف حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین سب علما کا یہی مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور ضرر کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی

ق ابو موسی سے لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور مونھ کھسوٹے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندؤن مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین

ق انس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے ہونگے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

ق ابو ذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حال آنکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی دیکھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے برا کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانون کی
آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے
محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی **ق** ابن مسعود بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ
كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ
عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بُری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت
قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہے اون
اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین **ف** اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ
قرآن نے چند روز غفلت کی اور دَور اور تکرار چھوڑ دی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین
اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دَور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی
محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات سمجھنے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو
بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نکہے کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر بینا اور بینما کی لفظ ہے **ق** جَابِرٌ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا
مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ
مِنْهُ فَرَقًا فَجِئْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ
ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان
سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے
سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر
خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر
کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر **ف** اول اقرأ کی سورت اوتری پھر قریب
تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا
اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ
اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ
الْيَمَامَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونو
ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر وہ بہت بھاری پڑے اور اونھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مار اسو وے
جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے بیچ مین مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا یمن مین
ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی
منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا

ظالم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہین جیسے تم گھبرائے تھے معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اوس قرینہ کی بھی ہوجود

فصل فی نعم و بئس

اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہی **م** جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھہ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھہ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو منگایا پھر حضرت اوسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار ربنا الیسا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہی **ق** حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مینے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی **خ** ابو ہریرۃ نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ والشاۃ الصفی منحۃ تغدو باناء و تروح باخر بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیر دار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہی تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہی **م** ابو ہریرۃ نعما لاحدہم ویتوفی نعما للمملوک ان یتوفی یحسن عبادۃ اللہ و صحابۃ سیدہ نعما لہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہی **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی **م** عدی بن حاتم بئس الخطیب انت قل ومن یعص اللہ ورسولہ قالہ لرجل خطب عندہ فقال من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی مسلم مین عدی ابن حاتم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دو کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علحدہ علحدہ کہا کر **ق** ابو ہریرۃ بئس الطعام طعام الولیمۃ یدعی الیہا الاغنیاء و یترک الفقراء ومن ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہی جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت قبول کرنے سے انکار کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سوائے برادر اور مالدارون کے محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہی اور بعضا
اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے
اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے
بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور
حد سے زیادہ تھا **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا
ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا
فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا
خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو
معاف کریگا پھر وہ ڈول بل ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون مین سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا
یہان تک کہ اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہی اور
معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلاکر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی
سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول
آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین
مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے
اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے
اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد
ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى
جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی
سو مینے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر رض کا محل ہی سو مجکو عمر رض کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی
مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین یون بھی روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے
جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجسے ممکن نہتھی اس حدیث مین عمر فاروق رض کو بہشت
کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ
مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اون دو
جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھہ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے
اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بری ہی مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین
گہرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہی واللہ اعلم **ق** ابْنُ عُمَرَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى
أَنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ
الْعِلْمَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک
پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے
اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہی **ف**
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا
جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصا حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رضہ کی ثابت ہوئی
کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا
ق ابُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ
إِلٰى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ
إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِلٰى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ
قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمْ فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے
ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہی انکا یعنی انسے
کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد ہوگئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ
ظاہر ہوا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ مینے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی
طرف مینے کہا کیا حال ہی انکا ان سے کون قصور ہوا اوسنے کہا سو یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا
کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کم تر بچتے ہین **ف** یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین
جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نومسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی
خلافت مین اونکو قتل کیا اونھین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے
یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل کہ کسینے کسی بجھو کے
سے پوچھا کہ دوا درد کی ہوتی ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہی
یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین
خدا کی مار اون سیہ رویون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین **ق** أَبُوْ سَعِيْدٍ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ

قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ
الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ
قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ
اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ
اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ
يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ
لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّاِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ
هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ

وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈیون کا
جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کر اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اون سے اونکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اور اس چیز سے جسکو تو
دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوب نے کہا کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو
مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہین **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے
نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اوسکو سرور مالک کی
مہربانی پر ہی مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی
سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہین **ص** ابو ہریرہ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اِسْقِ
حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ
ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ
إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ
فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي
ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی مین سے
سو اوسنے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اونڈیل دیا
تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اوس پانی سے لبالب بھر گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین
کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی
مین سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تونے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا مینے اوس بدلی مین آواز سنی جسکا یہ پانی
ہی کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کریگا باغ والے نے کہا
جبکہ تونے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے
لوگ اور مین کھاونگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال
خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہی اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو موجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی
کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت اور باغ مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین مسلمان کو لازم ہی کہ
جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اور اسکو اتفاقی نسمجھے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے **ق**
مَالِكُ بْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوءَةٍ
إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهُ
عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا اونسے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی
جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا سو اونسے جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسینے کہا ای موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین
آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے
کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل
نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا سو اونسے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا
پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پرلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا
کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ ہمیشہ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی
پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین
موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز
پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون
نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین
شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا و لیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے
جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ
لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ
اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی
مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ
عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی
فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ اُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ
وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی
اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ حدیث
الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ لٰکِنِّیْ تَتَبَّعْتُ فِیْہِ سِیَاقَ الْبُخَارِیِّ بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اونسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ مینے
حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اونسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہان تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت
ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا
منتہاے نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوس پر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہان تک کہ پہلے آسمان پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار
فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو
اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اونسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک
کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی
جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا
تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہین سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام
کیا سو اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی
کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اونسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک چوتھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار روحون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا جب سو
مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اونسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

ابن عمر بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر فاووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من
الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله
يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار
ارعى عليهم المواشي فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى
بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية
يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت
ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها
فابت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها
قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت اجيرا
بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر
وراعيها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر
وراعيها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله
ما بقي بخاري اور مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے
پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو
اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے
کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا
کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا
اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہو گئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے
دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا
کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا
صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے مینے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو
کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین
سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہے کہ میری ایک چچا کی

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن مینے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی ف حطیم اور حجر اوس مکان کا نام
ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس جگہ کو مکان کو کعبے سے
اوتر کی طرف علحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری
روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے
تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام
حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ
چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تا کہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس نہ کرے اور دل مین
ایسی کامل صفائی ہو کر دربار الٰہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے
تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے
زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت
کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل کیا
کہ سب پیغمبرون سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلتی ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی
سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونھین نہرون سے ہوتی ہی گو ہمکو
نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز
پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ
نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی
اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی
نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہو گئین سو امت پر تخفیف بھی ہو گئی اور تقدیر الٰہی
کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے
ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی
اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل نہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی
حضرت سے سب نشانیان نہ پوچھتے اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو
دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور
ابوہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود رض سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبد اللہ بن عباس
سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے
وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی ق

سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی مانتے ہین اور حال اینکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے **ق** ابوہریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو علیحدہ کردیا تو خدا نے اوسکی قدردانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہ کے مغفرت کا سبب ہی **ق** ابوہریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فہو یتجلجل الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالونکو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہر چند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپکو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ آیا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بدکام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لعن کی لفظ ہی **ق** جابرؓ لعن اللہ الذی وسمہ **ق** لما مر علیہ حمار قد وسم فی وجہہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ مونہہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا مونہہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک مونہہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** ابوہریرۃ لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ و یسرق الحبل فتقطع یدہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا جو چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو بیشبہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی **ق** ابن عمرؓ لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ

بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین انکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جسطرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اوسی تن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے سو نہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور غلام اونکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضاء الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا اناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے **ق** وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُومِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُومِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رضی اور عمر رضی سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین وہ چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

دس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دونا چوگنا پیسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اونھون نے منت مین اپنی نذر
اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھین گے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی در المختار اور اشباہ
ونظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوس پر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت
خدا کے نام سے جانور حلال ہوتا تو فقہ مین اوسکو کیون حرام لکھتے الله فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو
بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین
بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی
اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے
ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغونکی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصور و فساد ہو
کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوائے اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
اور فرعون اور ابو جہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات
نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ رہیگا کہ مسلمان فاسق
کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون مین چور اور ما باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لو کی لفظ ہی **ق** ابو ہریرۃ قال لو آمن بی عشرۃ من
الیہود لآمن بی الیہود وفی روایۃ لو تابعنی عشرۃ من الیہود لم یبق علی ظہرہا یہودی
الا اسلم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور
دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہو جاوین کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف** یعنی اگر مدینہ کے
یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے
تابع ہین اونکا بھیڑونکا سا حال ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین **ق** ابن عباس لو ان
احدہم اذا اراد ان یاتی اہلہ قال بسم الله اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا
فانہ ان یقدر بینہما ولد فی ذلک لم یضرہ الشیطان ابدا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عباس رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بسم الله اللہم جنبنا الشیطان
وجنب الشیطان ما رزقتنا یعنی شروع الله کے نام سے الہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر
جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ
صحبت اور اسکی غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اوس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنے بالونکو
جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس
عورت پر جو اپنا بدن گدواوے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور زرو
اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے **ق** عایشة لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ اون لوگون نے اپنے
پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا
کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو سجدہ گاہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے
پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرونکو سجدہ گاہ نہ بناییو
مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے
تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نچاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ
اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان
مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے
منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کر کے
محمدی بنین آمین **ھ** ابن عمر لعن اللہ من مثل بالحیوان مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے
اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے **ف** اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی **ھ** علی رضہ
لعن اللہ من لعن والدیہ ولعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ من غیر
منار الارض مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے ما باپ پر لعنت کرے اور خدا
لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان
مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے **ف** ما باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے
ہوتا ہی یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ما باپ کو گالی دی تو وہ اسکے ما باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی
سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے اچھوت
کرتے ہین اسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری
یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا
بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور جو
بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے
ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو یہ شبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے
کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

یا نرم دل کا بیان کیا ق لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ یعنی اُمّ ابن صیاد بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ جیسے یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتیں کچھ بیان کرتا تھا سو ایک دن باغ میں گیا اور دھے لیتا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت اور دھیمے نکلے درخت کی آڑ میں چھپ کر جاتا کہ اوسکی آواز سنیں اوسکی ماں نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہو رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسکی ماں نہ کہتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال تحقیق ہو کر دریافت کرنا درست ہے تا کہ اوسکے بطلان سے لوگوں کو خبردار کر دیں ق جابر لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا قَالَهُ لِأُمِّ مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک نہ چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمیں گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس مشک سے گھی نچوڑ لیا جس سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے میں ایک بی بی تھیں اون سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک گھی تھا میں اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہ ہوتا تھا ایک روز میں نے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر تو اوسکو نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب یہی جو جس میں رہتے ہو ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَخْرُجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی النَّارَ الَّتِي أَوْقَدَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ أَمِيرٌ مِنْ أُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمیں گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمیں پڑے رہتے یعنی اوس آگ میں جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سرداروں میں سے ف عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے میں آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہے سو ہم آگ میں کیونکر گھسیں جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ میں درست نہیں تابعداری تو نیک کام میں چاہیے خ ابو ہریرۃ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کی دست پایہ کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا مجھکو تحفہ دیا جاوے تو قبول کروں ف یعنی دعوت اور تحفے میں تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہ چاہیے مسلمان کی خاطر داری ضرور ہے م ابو ہریرۃ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا یعنی ابا جہل مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے ف ابو جہل نے ایکبار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے

تا بابرکت ہو خ ابو ہریرۃ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین است پر نبی کی طاعت
واجب ہے نبی پر است کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے
تو مطلب ہے کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطرداری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے
ق ابو ہریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان
علیک جناح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہوچکا ھ ابو ایوب لو انکم
لم تکن لکم ذنوب یغفرہا اللہ لکم لجاء اللہ بقوم لہم ذنوب فیغفرہا لہم مسلم مین ابو ایوب رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہون جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ کر پہاڑ پر بیٹھ رہین اور رات دن عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری
مین گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہے کہ گناہون کو معاف
بھی کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہوجاوے کیونکہ ناامیدی
کفر ہے اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہے
ق ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انہا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا ابنۃ اخی
من الرضاعۃ ارضعتنی و اباہا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ
بنت ابی سلمۃ قالہ لہا لما عرضت علیہ اختہا عزۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر درّہ
تو میری دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہے مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے سوای میری بیبیو اپنی لڑکیون
اور اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزّہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزہ نام ہے آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی
حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہے کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جسکا درّہ نام ہے آپ
نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہے کہ اول تو درّہ میری ربیبہ ہے یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کونصورت ہے ھ ابو برزۃ الاسلمی لو اہل عمان اتیت ما سبوک و لا ضربوک
قالہ لرجل بعثہ الی حی من احیاء العرب فسبوہ و ضربوہ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہے وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور

اگر وہ نماز ادا کرنے دیتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب اوسنے کہا تھا کہ اگر مینے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن
کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جابرؓ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قاله** بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا
تو مین تجھکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے
روایت ہے کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ
ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھہ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے
تب مینے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مینے اون درموں سے اپنے دونون ہاتھہ بھر گنا تو
پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو
پورا کرے **م** ابو هريرة لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ **ق له** حِيْنَ قِيْلَ اَكُلَّ عَامٍ يَعْنِي
وُجُوْبَ الْحَجَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا
یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم
حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے حدیث فرمائی
یعنی تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عمران بن حصين لَوْ قُلْتَهَا
وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ **قاله** لِاَسِيْرٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ اَصَابُوْا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ
فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا
اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ
اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن
حصین سے روایت ہے کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل
کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت
وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو
تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** ابو هريرة
لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ
اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد
اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اوتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہے
وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو
عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھہ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہے جو نہایت متصل

ہوتے محمد اپنا مونہہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین
دیکھون تو اپنے پانون سے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا
تو الٹے قدمون کھسکتے ہاتھون سے بچاؤ کرتے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق
نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے
اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی **م** اَبُو مُوْسیٰ لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ **قاله له**
مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم
ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ
حضرت اودھر سے گذرے تو کھڑے ہوکر سنا لیے صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَآ
اَعْطَیْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِیْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاكَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْكَ
مَآ اُرِیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُّجِیْبُكَ عَنِّیْ **قاله** لِمُسَیْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ
بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو
تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ
خدا تیرے کونچے کاٹیگا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا
مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک
یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا
مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر کے اوپر
کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن
کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو
میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو
ایسا پچھاڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو
خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین
خدا کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی
چھوڑکر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر رضہ نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کرکے اوسکو مارا
اور اوسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر رضہ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی
مین بحث رہتی ہی اوسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر رضہ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے
ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَعْنِیْ اَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا
یُصَلِّیْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَأَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطلب ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین ہتی اناج پر رہتی ہی

ھ ابن عباسٍ لو يُعطى النَّاسُ بِدَعْوَاهُم لادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَامْوَالَهُم وَلكِنَّ اليَمِينَ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی **ف** یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

ق ابو ہریرۃ لو يَعْلَمُ الكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الجَنَّةِ وَلَو يَعْلَمُ المُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ العَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سبکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہووے **ف** شعر اگر در دہد یک صلای کرم ✤ عزازیل گوید نصیبی برم ✤ دران دم کہ از فعل پرسند و قول ✤ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول ✤ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی صفت

ق ابن جُهَيْمٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الحَارِثِ لَو يَعْلَمُ المَارُّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو جہیم رض سے روایت ہی جنکا نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوس وقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین

ق ابو ہریرۃ لو يَعْلَمُ المُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ العُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَو يَعْلَمُ الكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا

ق ابو ہریرۃ لو يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَو يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ وَلَو يَعْلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَو حَبْوًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور اونکے شاگرد اور عمدۂ محدثین جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوے علمائے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگونکو سمجھنا مشکل ہوتا
عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ
بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ یعنی اُسارٰی بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ لَوْ کَانَ ذٰلِكَ
ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یعنی الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے
کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی
عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی ق
اَنَسٌ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْهِمَا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ
وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اوسکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اوسکا پیٹ
قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیادار را، یا قناعت پر کند یا خاک
گور ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ
ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرتین اور کچھ اوسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی م جَابِرٌ لَوْ لَمْ یَکِلْهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَکُمْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَهٗ
یَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَیْفُهُمَا حَتّٰی کَالَهٗ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج
مانگنا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہانتک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

درست ہے ق انس لَوْ لَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بڑا تھا
تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ
عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے صحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو
احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا ق انس
لَوْ لَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا
خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
ھقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ لَا
اَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَ
يَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ
نچھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہین ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہون یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی کم جاتے تھے اور حضرت کو بدون صحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَ
لَوْ لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے
حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی
رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم
کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی ﮪ ابن عمر
لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا
ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمین دلاسا ہے اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف
نہین تا کہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لن اور ان کی لفظ ہے ﮪ اُمُّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةُ اِنْ اُمِّرَ

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے
ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہو گا تو ضرور
قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور
ناتوانی کے پانو نسے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت
فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث مین آیا ہے کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور
جماعت پوری ہو **خ** ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما سار راکب وحدہ بلیل ابدا بخاری مین عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ نکلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا
درست نہین ہو واسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور
وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نا درست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی لفظ ہے **ق** ابن عباس لولا ان اشق علی امتی
لامرتھم ان یصلوھا کذالک یعنی صلوۃ العشاء **قاله** حین اخرھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح
پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہے
یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے **ھ** ابو ہریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم
بالسواک مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی
پنجگانہ نماز مین **ف** مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصا نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کے بعد روزہ دار کو مکروہ
ہے مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے
پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لنبی **خ** انس لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار
بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری صحابہ
مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا **ھ** انس لولا
ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا **ف** یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردونکا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن
اس واسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی دشوار ہو جاوے **ھ** ابن عباس لولا انا محرمون لقبلناہ منک **قاله**
للصعب بن جثامۃ لما اھدی الیہ حمار وحش مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم
احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب اونسے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا **ف**
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین ہو واسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

سزا میں کمی نہ ہوتی ق ابو ہریرۃ و زید بن خالد الجہنی ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا
ثم ان زنت فاجلدوھا ثم بیعوھا ولو بضفیر قال ابن شہاب لا ادری ابعد الثالثۃ او الرابعۃ یعنی الامۃ فان المحصنۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زنا کرے لونڈی یعنی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے
تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسّی ہی کے ساتھ سہی ف یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دو
چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کم قیمت پاوے جیسے بالون کی رسّی ہندوستان میں کیا بد رسم ہو گئی ہے کہ لونڈیان حرام کرتی ہیں اور
اونکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہیں کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہیں نہ اونکا نکاح کر دیتے ہیں نہ اونکو بیچ ڈالتے ہیں اونکی جوابدہی اور عذاب بھی
مالکون کی گردن پر ہوگا ق ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان
یعافیک قالہ لامراۃ کانت تصرع بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر
اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی
ف عطا سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت بہشتی ہے حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ حضرت دعا کیجیے کہ میری
مرگی دور ہو جائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں نے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا
بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت میں پھر نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلا
بہشت ہے ق عایشۃ ان شئت فصم وان شئت فافطر قالہ لحمزۃ بن عمرو الاسلمی وسالہ
عن الصیام فی السفر وکان یسرد الصوم بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے
تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی
عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا ف معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے ق ابن عمر
ان قتل زید فجعفر وان قتل جعفر فعبد اللہ بن رواحۃ قالہ حین امرہ فی غزوۃ موتۃ زید بن
حارثۃ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ
بن رواحہ سردار ہے حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے
حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر جیسا حضرت نے
فرمایا چنانچہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا
کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جس طرح بالفعل انگریزون میں معمول ہے کہ آئین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہیں بگڑتی
کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا اور رسول کو پسند ہے جیسا کہ اصحاب نے
خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوس پر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو
صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہے
تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہو گئی ق جابر ان کان عندک ماء بات فی شنۃ والا کرعنا بخاری اور مسلم میں
جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک میں ہو تو سب سے بہتر اور نہیں تو ہم مونہ لگا کر نہر سے پانی پی لیں ف

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم مین ام الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تم پر نکٹا ہوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف**
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم مین جو خلیفہ کی طرف
سے حاکم ہوئے ہون اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو **م** جَابِرٌ اِنْ بِعْتَ مِنْ
اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تونے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجھکو حلال نہین اوسکی
قیمت سے کچھ لینا کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کردیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کردیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین **خ** ابْنُ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ
تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهٗ يَعْنِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے
لائق تھا اور سب لوگون سے وہ مجھکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی **ف** زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وہ وہان شہید ہوئے حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ
اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے **خ** ابْنُ عُمَرَ اِنْ دُعِيْتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيْبُوْا
بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پایون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف**
یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو **خ** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ
فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ
قاله يَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ
ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف**
جنگ احد مین جو حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے
متعین کرکے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرونکی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافرون کی
شکست دیکھکر وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب اس نافرمانی کے

اور عورت نے کہا جب فرمایا تھا کہ پھر آئیو پاس میرے پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر میں آؤں اور حضرت کو نپاؤں
ف یعنی اگر میں آؤں اور حضرت کو نپاؤں یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو میں
کرتا ہوں سو وہ کریگا علما نے کہا ہے کہ اس حدیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ
يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم میں پھر وے تمہارے واسطے سامان
کردیں جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکریں تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کا قول ہے
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح میں قول قرار یہی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک میں آویں جاویں تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس
حدیث میں یہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر جبر اور زبردستی مسلمانوں سے اپنی مہمانی مانگے ہاں یہ البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے
ه اَنَسٌ اِنْ تَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی
ف جنگلی لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڈھا ہونے نپاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل معتقد نہ
ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ
فِيْ قَتْلِهٖ یعنی ابْنَ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھکو اوس پر قابو نہوگا
اور اگر ابن صیاد دجال نہیں تو اوسکے قتل کرنے میں تجھکو کچھ بہتری نہیں ف ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکوں میں کھیلتا تھا کہ حضرت وہاں ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا
ہے اوسنے کہا ہاں اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے صحابہ کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو میں
اسکی گردن کاٹوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے
ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اوسکے دھوکے اسکے مارنے میں کیا فائدہ ہے ه ابْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی
ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے میں عاشورے کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے میں رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جانکر رکھتے تھے صحابہ نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نویں اور دسویں دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا
انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے ه اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ
لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو ضرور بہشت میں جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق میں
فرمایا ف صحابہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچوں وقت کی

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے شربا نی مین دودھ ملا کر
حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
جاری پانی کو منہ لگا کر پینا سنت ہی **ق** جابرٌ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ
مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤن مین سے کسی مین بہتری ہی اور شفا
ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج
پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمر رض سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے
سے یعنی اوس سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور
جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین
ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علمای
حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوای
داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی **ھ** جابرٌ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ
وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا اِئْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا **قاله** حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا
سَلَّمَ قَالَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرو
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی
اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے
مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا
کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے
ہٹانے کے واسطے درست ہی **ھ** مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن
ابی فاطمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو
تو ایکبار کا کرنا مضایقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا **ھ** جُبَيْرُ بْنُ
مُطْعِمٍ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ **قاله** لِامْرَأَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ
جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکر پاس آئیو یہ حضرت نے

دین مین کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور مطلب نہین کہ بالکل خیریت جاتی رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین مروج اور مقرر اور رائج تھا وہ حق ہے اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین نئے اور غیر رائج تھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین سراسر دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان مین چل رہی ہین اور ہو رہی ہین سب کی خوبی اونکی برائی اور گمراہی جھٹ جان جاوے ھ ابو ہریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونہم قال ابو ہریرۃ واللہ اعلم اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشہدون قبل ان یستشہدوا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وہ لوگ بہتر ہین جو اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ رض نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے ف یعنی اونکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑکر بدن کی آرایش اور تن آسانی مین مشغول ہو کر بندۂ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دیندارون کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسیکی سمجھ اور فہم کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا سمجھنا اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہو گیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا پیشوا بنایا ق انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون مین نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہے ف مدینے مین انصاری صحابہ کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی اجمال تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ ترجان نثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھ ابو ہریرۃ خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا آخرہا وخیر صفوف النساء آخرہا وشرہا اولہا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی صف ہے ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور ہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوة بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین زیادتی کرونگا نہ کمی
جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی
زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں میری
طرف سے کچھ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اون سے کہونگا **ھ** ابو ھریرة لئن کنت کما قلت فکانما
تسفھم الملّ ولا یزال معك من الله ظھیر علیھم ما دمت علی ذلك **قال** لرجل قال یا رسول الله
ان لی قرابة اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے
اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے
کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول الله میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے
احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف**
یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہی تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھ برادری کا
حق نہین ادا کرتے اور او سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہو گا اسواسطے کہ خدا
کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہی **ق** حکیم بن حزام خیر الصدقة ما کان
عن ظھر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار
یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ اونکا حق فقیرون
کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** ابن مسعود خیر الناس قرنی
ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیٔ قوم تسبق شھادة احدھم یمینه ویمینه شھادته
بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین
جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
تبع تابعین پھر ان تینون زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہو گا
بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی
شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا
لیکن صحیح بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو تیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین
اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے
بگڑ گئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ

جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں
ہر چند بظاہر یہ بات سب کو گران انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین
بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی ھ عوف
بن مالک الاشجعی خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار
ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور برے سردار وے ہین
جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اونکو بددعا دو وے تمکو بددعا دیوین **ف** جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا
اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث مین
حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی خ ابن عباس ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ
ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ جاھلیۃ ومطلب دم امرء بغیر حق لیھریق دمہ
بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی
زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا
صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور
شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ
کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی
کچھ حاجت نہین ھ ابو ھریرۃ اثقل صلوۃ علی المنافقین صلوۃ العشاء وصلوۃ الفجر ولو یعلمون
ما فیھما لاتوھما ولو حبوا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور
فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہی تو البتہ اونکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچے ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے
ان دونون وقتون کی نماز اون سے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمین نفاق کی علامت
موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے **ق** ابو ھریرۃ وعایشۃ احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان
قل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو **ف** مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار ہی غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا
سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہوجاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اوسمین احتمال ہی دو نگاہ کی شہی
نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اوسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اور اونکا ایک مقام متصل ہونا
بچنا ہی خ جابرؓ خَیرُکُم اَحسَنُکُم قَضَاءً بخاری مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہی ہی جو قرض
ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین کوہ کے
اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا
قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ جبینی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل
نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور
پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین خ عُثمَانُ وَعَلِیٌّ خَیرُکُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَہٗ بخاری مین
حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین بہتر وہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف
خواہ روان پڑھے اور قرأت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان
یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہے نہ محض ترتیل حروف ق
اَبُو ہُرَیرَۃَ خَیرُ نِسَاءٍ رَکِبنَ الاِبِلَ نِسَاءُ قُرَیشٍ اَحنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ فِی صِغَرِہٖ وَاَرعَاہُ عَلٰی زَوجٍ
فِی ذَاتِ یَدِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش
کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق
سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپ کے بستر پر وے روئین اور چلاوین اور مین بڈھی
بھی ہوگئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی
کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے
ق عَلِیٌّ خَیرُ نِسَائِہَا مَریَمُ بِنتُ عِمرَانَ وَخَیرُ نِسَائِہَا خَدِیجَۃُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی
م اَبُو ہُرَیرَۃَ خَیرُ یَومٍ طَلَعَت عَلَیہِ الشَّمسُ یَومُ الجُمُعَۃِ فِیہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیہِ اُدخِلَ الجَنَّۃَ وَفِیہِ
اُخرِجَ مِنہَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِی یَومِ الجُمُعَۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا
جمعے کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے
کے دن ف چھہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش
سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتداے پیدایش عالم کی یکشنبے
ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا
دن ہی اس واسطے کہ حضرت آدمؑ کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہوا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن آوے گی تو انسان کی

اَلْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ وَيُرْوٰى
يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ
ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ
وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس
اور فرش اور چاندی سونے کی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکات اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک
گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتا ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت مین یون ہی
کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھیلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اوس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہین کہ وہ کھایا کیا یہان تک کہ
جب اسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ مین پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اوسکو بچا لیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام
وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین ہوتا **ف**
اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقدارون کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے
حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے
اوس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کھ چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور
کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین صرف کرکے اپنے
رب کی شکر گزاری کرتا ہی **ق** عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے
مریگی جو سخی ہی **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد
ہی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ مصرع ہی کہ سوا اللہ کا نام سچا

گاہ گاہ کرتے ہین لیکن اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو

ص اَبُو ھُرَیْرَۃَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین **ف** مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کیونکہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

خ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایکدن روزہ رکھنا اور ایکروز نرکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جانکاہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے

ھ سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی

ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِھَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین **ف** جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو وہ تین ہین اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَخْوَفُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ

قریب الٰہی میں ہوتا ہے اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہے تو ایسے وقت میں دعا مانگنا غنیمت جانے ق اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوا بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر میں جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑے گا اونپر بہشت واجب ہے ق اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام روایت کرتی ہے کہ ایکروز حضرت میرے گھر میں سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہیں جو لشکر کہ اول سمندر میں چڑھکر جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہے میں نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ میں اون غازیون میں شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہے چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت میں شام کے ملک سے سمندر میں جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد میں شریک ہوئین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوگئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے میں نے کہا کہ یا حضرت میں بھی اون غازیون میں ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہیں تو اول قسم کے غازیون میں ہے یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی ع ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون میں اول فیصلہ قیامت کے دن خونون میں ہوگا ف مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات ہے اور کشت خون اوسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہیں تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اوسی کا فیصلہ ہوگا ع ابْنِ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون میں نہایت ہلکا عذاب والا ابو طالب ہے اوسکے پانون میں دو آگ کی جوتیان ہیں جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہے ف ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے سو اسواسطے سب دوزخیون سے اونپر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کا خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر کل کا لفظ ہے ق ابو ہریرہ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی میں جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اوسکو ڈھڈی کہتے ہیں فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ میں اول اوسی سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہوجاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین ع ابو ہریرہ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے

سب جھوٹا ہوتا ہی یعنی سوا خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی **ف** زمانۂ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسنے کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا ه ابو هريرة اصدقكم رؤيا اصدقكم حديثا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی **ف** یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹ سے آیینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسواسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین ه ابو هريرة اغيظ رجل على الله يوم القيمة واخبثه رجل كان يسمى ملك الاملاك لا ملك الا الله مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت پلید مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے **ف** ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کلمہ شرک تھا اور صاف اوسکی بو آتی ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندہ کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا منہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس ه جابر افضل الصلوة طول القنوت مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی کہ جسکا قیام دراز ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قراءت زیادہ علمانے کہا ہی کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ه ثوبان افضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه على عياله ودينار ينفقه على دابته في سبيل الله ودينار ينفقه على اصحابه في سبيل الله مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا **ف** جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک کے خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہی اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال اینکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی ه ابو هريرة افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا لوگون کی دخل نہین ہی ه ابو هريرة اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے مین کمال رتبۂ تعظیم کا ہی اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا ایسے تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر
سوار کرا دینا اوسکا اسباب لادو دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین ایمین سے جو سامنے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق ابو موسیٰ
کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہی
ف اسمین بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آوے گی
ق ابن عمر کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
اور کرتب کا اوسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا ق ابن عمر
کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیر دست سے پوچھا جاوے گا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیر خواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسیطرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیر خواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیر دست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون ادا نکیا
اسطرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین ق جابر کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ
الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر ایک عہد ہی
کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا
لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو
خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخرا پن کرنا
اوسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری
دغابازی قرض انڈر رشوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت
کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا ق ابو ھریرۃ کل امتی معافی الا المجاھرون وان
من الاجھار ان یعمل العبد باللیل عملا ثم یصبح قد سترہ ربہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا
وقد بات یسترہ ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر انکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہونکو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین
داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون کہے
کہ او میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف
پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا
کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا
تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے
تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہوجاوین اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون خ ابو ھریرۃ کل امتی
یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا
کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر
انکار ہی ق ابو ھریرۃ کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس
تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیھا او ترفع لہ علیھا متاعہ
صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیھا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی
عن الطریق صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور
ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا
اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لادو دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک
ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی ف یعنی ہر روز آدمی کو

قد بلغني انكم قلتم في اسامة وانه احب الناس الي بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجھکو خبر پہنچی ہی کہ تم نے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی ف اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ھ ابی بن کعب قد جمع الله لك ذلك كله قاله لرجل من الانصار قيل له لو اشتريت حمارا
تركبه في الظلماء وفي الرمضاء وكان لا تخطئه صلوة مع بعده من المسجد فقال ما يسرني
ان منزلي الى جنب المسجد اني اريد ان يكتب لي ممشاي الى المسجد ورجوعي اذا رجعت الى اهلي
مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد کو فرمایا جس سے
لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال
یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجھکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اوس واسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی
زیادہ ہوتا ہی ھ ابن مسعود قد سألت الله لآجال مضروبة وايام معدودة وارزاق مقسومة
لن يعجل شيئا قبل حله ولن يؤخر شيئا عن حله ولو كنت سألت الله ان يعيذك من عذاب
في النار او عذاب في القبر كان خيرا او افضل قاله لام حبيبة رضي الله عنها لما سمعها
تدعو وتقول اللهم متعني بزوجي رسول الله وبابي ابي سفيان وباخي معاوية مسلم مین عبد اللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی عمرون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہی کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجھکو
دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجھکو
برخوردار رکھہ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی
کچھ حاجت نہین کیونکہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی
اور بندگی کی علامت ہی ق ابو هريرة قد عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة يعني رجلا من الانصار وامرأته
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمھارے کام سے جو تم
دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلادے
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا
تا کہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوائے بدون نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین کو رہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتاء اسطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہین چھپ گیا ہی اوسکو دیکھے **ق** ابن عباس کل مصور فی النار بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ مین ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی **ق** جابر کل معروف صدقة بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی **ف** یعنی آدمی خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قد ہی **ق** ام ہانی بنت ابی طالب قد اجرنا من اجرت و امنا من امنت **قال** لہا یوم فتح مکة بخاری اور مسلم مین ام ہانی رض ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابر قد اخذت جملک باربعة دنانیر ولک ظہرہ الی المدینة **قالہ** لہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رض سے فرمایا **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مینے اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری کی شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پونہچے تو مین حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اوسمین کچھہ شرط کر لینا درست نہین اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور بظاہر حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سوال ہی نہیا غرض تھا **م** عبد اللہ بن عمرو قد افلح من اسلم و رزق کفافا و قنعه اللہ بما آتاہ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایمان دار کو سواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہو اطمع آدمی کو نظرون مین ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی **شعر** ای قناعت تو نگرم گردان :: کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست :: لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی **م** ابن مسعود ما

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھائے تاکہ بدن کھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اوسپر نماز پڑھی حال آنکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کسیکو نہ معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو جبتک بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع ہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہے خ ابی هريرة لقد تحجرت واسعا قاله لاعرابي قال اللهم ارحمني
ومحمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ کیا کشادہ رحمت الٰہی
کو حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
الٰہی مین بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگارونکو کفایت کرتی ہے تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہے ه انس لقد رأيت اثني عشر
ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها قاله لرجل جاء وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله
كثيرا طيبا مباركا فيه وقيل الرجل هو رفاعة بن رافع الانصاري مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اون مین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے ف
حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا
لیجاتے ہین ه ابو هريرة لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق
كانت تؤذي الناس مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا
تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہے ه ابو هريرة لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي
فسألتني عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط فرفعه الله لي انظر اليه
ما يسألوني عن شيء الا انبأتهم به وقد رأيتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلي
فاذا رجل جعد ضرب كأنه من رجال شنوءة واذا عيسى بن مريم قائم يصلي اقرب الناس به شبها
عروة بن مسعود الثقفي واذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت
الصلوة فاممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم
عليه فالتفت اليه فبدأني بالسلام مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین حطیم مین تھا اور قریش

تھے کہ بسبب حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اونکی بی بی کی یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا
حضرت پر فدا اور کیا خالص ایمان والے تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ انھیں لوگوں کو حق تعالی نے
قرآن میں فرمایا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو
مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگوں سے کیا ممکن ہے کہ اہل بیت کا حق چھین لیویں اور ناحق صدیق اکبر کی
بیعت کر لیں حق تعالی بدگمانی سے پناہ میں رکھے خ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم سے
پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر فاروقؓ ہوگا ف بیشک حضرت کی امت امتوں
سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت میں بطریق اولی ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر لقد ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ
قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ ادْعُ اللهَ لِي فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو اپنے
گرد بڑا مضبوط حصار بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ میں تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہوں ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق میں صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ میں ہو گیا عورت
بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اوسکی اولاد مر گئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلائے
عظیم سے بچیگی خ عُمَرُ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ میں بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر صحابہ کو قلق تھا
عمر فاروقؓ کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروقؓ سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
غم دور ہو جاوے ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ میں آتا ہے اور آپکو بہتر
سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے ھ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ
الَّتِي اعْتَرَفَتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنَى مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے
کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگاروں میں بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا میں اپنی جان نثاری سے
بھی کچھ افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق میں فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بُلا لیجیئے اور راہ زنی سے منع کیجیے
سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا ھ ثوبان لقد سألني هذا عن الذي
سألني عنه ومالي علم بشيء منه حتى آتاني الله به **قاله** حين سأله حبر من احبار اليهود
عن اوّل طعام اهل الجنة وعن الشبه مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور
حال انکہ مجکو اوسکا کچھہ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علمائے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے
پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی ماں سے **ف** مصابیح مین روایت ہے
کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اونکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا
بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور
کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول
کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر
ہوتا ہی پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین خ ابو هريرة
لقد ظننت يا ابا هريرة ان لا يسألني عن هذا الحديث احد اوّل منك لما رايت من حرصك على
الحديث اسعد الناس بشفاعتي يوم القيمة من قال لا اله الا الله خالصا من قبل نفسه بخاری مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا ای ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین
دیکھہ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعادتمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا اله الا الله
کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے
ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھہ طرح ہوگی اول
شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا اوٹھینگے
اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشواوینگے اور حساب کتاب کراکے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت
کبری ہی یہ شفاعت حضرت کے مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھہ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی
شفاعت کرکے راہ سے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین چلے گئے ہین نکالے
جاوینگے جنکے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے درجے زیادہ تر بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے
حضرت سے احسان کیا تھا کچھہ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم خ عائشة لقد عذت بعظيم الحقي باهلك **قاله**
لابنة الجون واسمها اسماء بنت النعمان بن ابي الجون بن الحارث بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا
نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اوس

مجھے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزیں اور نشانیاں پوچھیں جو مجھکو خوب یاد نہ تھیں اوس سے مجھکو
رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کردی کہ میں اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی
مجھسے وے پوچھتے تھے میں اونکو بتلاتا تھا اوسیکو دیکھکر اور شب معراج میں میں نے اپنے تئیں پیغمبروں کے گروہ میں دیکھا سو موسی کو کھڑا
نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا ایسا تھا جیسے قوم شنوأۃ کے لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا
نماز پڑھتا ہے اوس سے زیادہ تر مشابہت میں قریب تر عروۃ بن مسعود ثقفی ہے اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے سب لوگوں میں
سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہے صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے اون پیغمبروں کی امامت
کی پھر میں جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو میں اوسکی طرف متوجہ ہوا
سو اوسی نے مجھکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے میں حطیم کے اندر لوگوں سے
بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگوں نے وہان کی نشانیاں حضرت سے پوچھیں حضرت کو
یاد نہ تھیں خدا نے اوسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک ہاں کیے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے میں روایت ہے
کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر میں معراج کا قصہ کسی سے کہوں تو کون مجھکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق رض تیری تصدیق کریگا جب
کافروں نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو پھیرانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو خدا کہ ایک دم میں
جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہے وہ قادر ہے کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا
شنوأۃ یمن میں ایک قوم کا نام ہے اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں پیغمبر لوگ
نماز پڑھتے ہیں ہر چند اوس عالم میں عبادت فرض نہیں **ق** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأَى
هَذَا ذُعْرًا يَعْنِي أَحَدَ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ رَجَعَا بِأَبِي بَصِيرٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردوں میں سے ایک مرد مراد ہے جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے
ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا اونمیں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پھیر دیوین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے
اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق رض کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو ادہر سے مسلمان ہو کر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا
اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافروں میں ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر
مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے میں آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کردیا جب مدینے سے
چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوسنے کہا ہاں بہت عمدہ ہے
ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگکر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا جب حضرت نے اوسکو دیکھکر حیرت فرمائی
پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے ابی بصیر نے جانا
کہ حضرت مجھکو پھیر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونکو وے مارنا شروع کیے قریش

بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا
وانا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیہا جبریل
فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک لک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال
لتامرہ بما شئت فیہم فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول
قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی الیک ربک لتامرنی بامرک فیما شئت ان شئت
ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ
من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرک بہ شیئا قالہ لعائشۃ حین قالت ہل اتی علیک
یوم کان اشد من یوم احد بخاری میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیری قوم سے یعنی
قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی میں انصاریوں نے مجھسے بیعت کی
جس دم کہ میں نے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو میں رنجیدہ
ہوکر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں پہنچکر جو اس رستے ہے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو
ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبریل ہیں سو اونہوں نے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری
قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس
فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد
مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھے حکم کرے
جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دبا دوں اون دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں
کہ خدا ان کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاویں حضرت نے
حضرت عایشہؓ سے کہا جب کہ حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جب
ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر میں حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر
زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور
حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختوں نے کچھ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں اور شہدوں کو ہشکار دیا اونہوں
نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیاں دیں اور پتھروں سے حضرت کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر حضرت غمگین وہاں سے پھرے جب قرن الثعالب میں
پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعا کی کہ الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری تیرے آگے ظاہر کرتا
ہوں تب جبریل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافروں کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بے قیاس حضرت میں صبر تھا
کہ باوجود ایسی ایذا اور تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت
کرے سو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا مطلب بخوبی بوجھے اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد سید
الصابرین وامام الکاظمین ف عن ابن مسعود لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون
ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار
کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ
اشارہ کیا طلاق کا **ف** جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ
بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو
تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے
عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے
اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا
کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کر رہی ہو اونھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد
چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور
ثواب مین بھاری **ح** خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ
مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ
مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ. بخاری مین خباب بن ارت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضر موت کے شہر تک سوا خدا کے کسی سے
نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین
مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غصہ آیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون ایسے بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے
اور چیر ڈالے گئے تمپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا
سوار بے خوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث
مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخرش اوسکو مخلصی ہوگی **ح** عَائِشَةُ
لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

وہب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ اہل ایران و روم مین معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاستناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اوٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہو

اَلْبَابُ السَّابِعُ

ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہی **خ** سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ **قَالَهُ** حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ بخاری مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نلڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا **ق** عَائِشَةُ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملا اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بھڑکار ہا **ف** یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے بھڑکے رہے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور یہی سبب ہی کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی شعر حسن ز بصره بلال از حبش صہیب از روم ۝ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی **ہ** اَبُوْ مُوْسٰى وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابوموسی اور ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا **ف** جب کسیکے مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا **ہ** جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا **قَالَهُ** لِجِبْرَئِيْلَ حِيْنَ جَآءَهُ عَلٰى صُوْرَةِ

عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے
بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے
لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم
ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض کفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ
تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی خ عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ
اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ
وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اوسکے
بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت
کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوائے خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے
مومنین ف اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو
تاکہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا
اور مومنین نمانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور
تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ بناوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا
کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت
نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر
جیسی دی تھی ویسی ہوئی ہ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ
وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابودرداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا
کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا
اور حالانکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حالانکہ وہ اوسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہی
کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا
مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے
اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان مین
وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا
کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض آئے
یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تاکہ نطفے مین شبہہ پڑے ہ جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى
عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت

حکمت کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے جو
اونمین ہے سو سچ ہے کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدم پر اوترین اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے کچھ تو منسوخ ہین اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا
یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیونکی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاوین
اور اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نلاوے وے سب گناہون سے
پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بلاقصد تھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جتنے کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد مین داخل ہے ایمان کا جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین
اسمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون
اوسکی خواہش نپتی ہلے نکوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ
عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہے کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت مین
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے
ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ یا نون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور کاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث مین حضرت نے
تینون مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ

رَجُلٌ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوا ے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اونہون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلایئے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرونکو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی ہا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور خلاص کی حقیقت فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھہ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہے جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمایئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھہ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہین جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلایئے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑائیان مارینگے عمارت مین یعنی کمینے اور نے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے **ف** پوری روایت اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق رض نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھہ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے ملاکر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ای عمر رض تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین موجب

حیت کی پوری ہی ق ابو هریرة الایمان بضع وسبعون شعبة والحیاء شعبة من الایمان وفی
البخاری وستون وفی روایة مسلم سبعون او ستون علی الشک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہی
اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سوائے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا
جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو
آخرت مین اوسکے کچھہ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہی ھ ابو هریرة
الایمان یمان والحکمة یمانیة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی
یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق ابن عباس الایم احق بنفسها من
ولیها والبکر تستأذن فی نفسها واذنها صماتها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے
نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہی ق انس الایمنون الایمنون الا یمنوا
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین
ف مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبر تھے
اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا
پھر حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
ق النواس بن سمعان البر حسن الخلق بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکوی
نیک عمدہ خوبی ہی ق انس البرکة فی نواصی الخیل بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام اور غنیمت حاصل ہونے کے ق
انس البزاق فی المسجد خطیئة وکفارتها دفنها بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھہ لینا چاہیے
ق حکیم بن حزام البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا
بورک لهما فی بیعهما وان کتما وکذبا محقت برکة بیعهما بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی

اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے
زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی
گمراہی ق عُمَرُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ
إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ
إِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام ام قیس تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکارکے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور
اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے
اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ملتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک
عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہی ایک تو
یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر
سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین
مین ستر جگہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر
متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم ھ ابی ایوب الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین اور لوگ اور
خدا اور خدا کا رسول اونکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی راہ پر ہین اور

ترسے ہی سو جو کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ التَّصْفِيْحُ
لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتوں کو چاہیے اور سبحان الله
کہنا مردوں کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز میں چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کر دے اور مرد سبحان الله کہکے ق سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ
قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْث بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال میں وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا یوں فرمایا کہ بڑی ہے یہ حضرت نے سعد رضی سے فرمایا جبکہ اونسے کہا اپنی بیماری میں کہ میں اپنے
مال کی دو تہائی خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کروں تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع میں سعد بیمار ہو گئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھوں نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ
آگے مفصل ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہیں درست ہے ح اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری میں ابو رافع رضی سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ
زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایے کی ہوتے اجنبی آدمی اوسکو نہیں مول لے سکتا اسکو
حق شفعہ کہتے ہیں ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا
اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہے ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے
اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی میں داخل ہیں کہ اوسکی آواز سے مردوں کی نظر عورت پر پڑتی ہے ح اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ
اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری میں عبد الله بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے
ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت
متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہیں تو بہشت متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ
خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر
موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ٭ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد پیمان کے
فریب درست نہیں ح اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ
اُوْتِيْتُهٗ بخاری میں ابو سعید بن معلی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد لله رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھکو ملی
ف قرآن میں خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن
عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمیں سات آیتیں ہیں اور کسی نماز میں سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی
اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے میں بھی اور مدینے میں اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وے تمام اسمیں
مجمل موجود ہیں ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ
دوزخ کی سخت گرمی سے ہے ف پوری روایت یوں ہے کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہے سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس
تپ کو خاص ہے جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ دونوں جدا نہیں ہوئے یا یون فرمایا کہ انکو اختیار ہے یہانتک کہ جدا ہوویں پھر اگر وے سچ بولے اور دونوں نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو انکو اوس خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو انکی خرید فروخت کی برکت مٹائی **ف** یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونوں کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونوں مین سے اوٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہو گئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونوں طرف سے ہوا تو بیع تمام ہو گئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دکاندار کے مال مین برکت نہیں ہے کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہو گئی **ح** ابن عباسٍ اَلْبَیِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ **قَالَهُ** لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاوے گی تیری پیٹھ مین حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا **ف** مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہوں سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی ہے حجت بعینہ ہے تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون البتہ خدا آیتین اتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل آئے اور اترا اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اوتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہوں انکے پاس سواے اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہووے اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین باریون کہے کہ اللہ کا غضب ہے اوس عورت پر اگر مرد سچا ہووے پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونوں مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہے پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگوں نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید پھیلے جاوے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اترا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے

گذرے سو اوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا نہ قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین **ف** یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے ھ حذیفة بن الیمان الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنة ونار فنارہ جنة وجنتہ نار مسلم حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین اوسکی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا نظربندی کا کارخانہ ہے ھ ابن عمر الدنیا سجن المومن وجنة الکافر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے **ف** دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانیکا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اوسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قید خانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانورونکی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے ھ عبد اللہ بن عمرو الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة وروایة القضاعی وخیر متاعہا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجای خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے **ف** نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اور اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہے شعر زن خوب خوش سیرت پارسا ۞ کند مرد درویش را پادشا ۞ اور اگر خدانخواستہ عورت بدبخت ہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرای مرد نکو ۞ ہم درین عالم است دوزخ او ۞ ھ تمیم الداری الدین النصیحة الدین النصیحة الدین النصیحة قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمة المسلمین وعامتہم مسلم مین تمیم داری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اور اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے

اکثر اسی قسم کی وہان آپڑتی ہی طلب مین اسکو حمی یومی کہتے ہین ق انسؓ و عمران بن حصین الحیاء خیر کلہ
بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی ش عمران بن حصین الحیاء
لا یاتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سواے خوبی کے کچھہ نہین لاتی ف
یعنی حیاے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہی جتنی
شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھ ابو موسی الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ
طیبة بہ نفسہ احد المتصدقین مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے
مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اوسمین داروغہ اور خانسامان بھی
شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُڑھتا ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوس نابکار کا
ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ ابو ہریرة الخمر من ہاتین الشجرتین النخلة والعنبة و
یروی الکرمة والنخلة ویروی الکرم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور
اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سواے انکے اور کسیکی شراب حرام نہین
ق ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی
اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ اہل ایمان اچھی
کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق ابو ہریرة الخیل لثلثة لرجل اجر و لرجل ستر و علی
رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی مرج او روضة فما اصابت
فی طیلہا ذلک من المرج او الروضة کانت لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت
شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا وارواثہا حسنات ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ و
لم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک الرجل اجر و رجل ربطہا تغنیا و تعففا
ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی لذلک ستر و رجل ربطہا فخرا و ریاء و
نواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے
واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی
جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھہ رکھا پھر اونکو لنبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وہ
اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک پہونچے اور جتنی گھاس چرے تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی
رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دو بار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی نہر پر

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش میں لٹکا ہے کہتا ہے کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسکو جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا ف
١ یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہے جسنے اوسکو ادا کیا تو اوس پر خدا کا رحم ہے اور جسنے اوسکو نہ ادا کیا وہ خدا کی رحمت سے دور ہے ق ابو ہریرۃ
اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے
جب گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوس پر خرچ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے
خرچ سے زیادہ نہیں درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اوسی پر خرچ لازم ہے اور امام اعظم کے نزدیک جیسے
وہ چیز گروی ہے ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض میں وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک کو لازم ہے
١ ق ابو ہریرۃ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسَبُهٗ
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اوسکے برابر ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے ابو ہریرہ رضہ نے کہا مجکو
گمان پڑتا ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہی ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز چھوٹے نہ اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو کوئی کمال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کر دے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے
١ برابر ثواب ہے اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق ابو ہریرۃ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کہ باز رکھتا ہے تمکو نیند سے اور کھانے پینے
سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہے اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والوں پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اوسمیں بڑا تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہان نہ ٹھہرے کہ اسمین گھر کی بے بندوبستی ہے اس حدیث میں وطن میں رہنے کی ترغیب ہے تا کہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو اور لڑکون
١ کے حق نہ تلف ہوں ق ابن عمر اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت میں ہے اور گھوڑے اور گھر میں ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں جیسا
جاہلوں کا اعتقاد ہے بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہے یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث میں موجود ہے جسکو سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے عورت میں نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر ہو
١ بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو ق انس اَلشُّرْبُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَءُ وَاَشْفٰى
وَاَبْرَأُ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم میں پانی پینا بہت سے خوب جلد اوترتا ہے یعنی گرانی نہیں کرتا

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت اپنا پر چلے اور محبت
سنت رکھے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ پر
ایمان لاوے اوسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی امامون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے
اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور اونکے واسطے
چاہیے جو اپنے واسطے چاہتا ہے ھ ابو ہریرۃ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا
بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین
برابر برابر جتنا ایک دے اتنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہ بھی
بیاج ہے ق عمر الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ
بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوَى الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج
ہے مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہے مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہے مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہے مگر
دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہے کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون
برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے
چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہے کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے
بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہو گیہون آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہے ہرگز درست نہین صح انس الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ
مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
خواب نیکمرد کی ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب
مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خداہی کی طرف سے ہوتی ہے تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیس حصے ہونے کی وجہ سابق
مین گذری ہے خ ابو سعید الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہے پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق ابو قتادة اسمه الحارث بن
ربعي الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہے ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر
اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہے جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے
خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب
کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ق عائشة الحمّی

بھاگ جاتی ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بہت بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو **ف** یعنی اونکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک اونگلی کم کردی **ف** صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہین نہ لکھنا جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی **ف** حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین اونتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بکمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ اونتیس دن کا ہو **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَيْنِ فِیْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین **ف** یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہی **مصرع** مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی **ق** اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی **ف** ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے ٹل جائیے تمپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب وہ دوڑی گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپ کو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدائے مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایماندار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہون کا اوتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے **ف** معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہے **ف** اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم میں پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہے **خ** ابن عباس الشفاء فی ثلثة فی شرطة محجم او شربة عسل او کية بنار وانا انهی امتی عن الکی بخاری میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیزوں میں ہے سینگی کے کھچنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے **ف** اس حدیث کی شرح چھٹے باب میں ہو چکی ہر چند اس حدیث میں داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہے تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہیں تو درست ہے **خ** جابر الشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة بخاری میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمیں ہے جسمیں تقسیم نہیں ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدیں پڑ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہ رہا **ف** شفعہ دو قسم ہے شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہوں اور اون میں سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سواے دوسرے شریک کے اور شخص نہیں لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اوسکے لینے میں اوسکے ہمسایے مقدم ہیں امام شافعی کے نزدیک شرکت میں تو شفعہ ہے اور ہمسایگی میں شفعہ نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونوں صورت میں ہے شرکت میں بھی اور ہمسایگی میں بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہیں کہ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا **خ** ابو ہريرة الشمس والقمر مكوران يوم القيمة بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے **ف** جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہوں اونکا زوال اور نقصان دیکھکر

ق ابو ہريرة الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سواے موت کے کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے **ف** طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اسواسطے کہ گرم خشک ہے یا کہ بالخاصیة گرم اور سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی ہے اسواسطے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ بہت گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہے حالانکہ کاسنی سرد ہے اور اسی طرح خوبکلان تپ کو مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہے جالینوس نے اپنی کتاب میں اور بو علی سینا نے قانون میں لکھا ہے کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہے اور مسوں اور چھیپوں اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہے اور سرکے کے ساتھ پھنسیوں کو مفید ہے اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہے اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہے اور اگر اوسکو بھونکے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سرد درد سر کو دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھسکے اوسکو ناک میں ڈالیے تو ابتداے نزول یعنی موتیابند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہیں اور اگر چند روز اوسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاوے اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گلاوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئیں سے کیڑے مکوڑے

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل نکیا ایک آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا او قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی نور روشنی ہوئی ق ابن عمر الظلم ظلمات یوم القیمة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا ق ابن عباس العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قی کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی ق معقل بن یسار العبادة فی الهرج کہجرة الی مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق ابو ہریرة العجماء جبار والبیر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہی بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر تاوان نہین اور اگر مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان بیٹھ پڑے اور مزدور دب کے مر جاوے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض اور تاوان نہین ہی ق ابو ہریرة العمرة الی العمرة کفارة لما بینهما والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اوتار ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا تو سوائے بہشت کے کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی ق ابو ہریرة العمری جائزة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مینے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہون جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب امام اعظم کا

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی ق
اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی
ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا اے حضرت نماز کا
وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی
تو اوسے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ
اوس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا
جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق اَبُوْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ
ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ
ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر
اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہوا جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف
یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی
غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سوا ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے
اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ
رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ
بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین
تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن
امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی ھ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی ھ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ
اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ
عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور مین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اسواسطے کہ زہر دنیا کی زندگی مین خلل ہے جسکا انجام فنا ہے اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہے م ابو ذرؓ اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہے اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہے اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہے ق ابو ہریرہؓ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات مین داخل ہے ف یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلا دے یہ بھی خیرات مین داخل ہے یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کر دے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ اَلْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہے اور اوسکا پانی آنکھ کی شفا ہے ف یعنی جسطرح حضرت موسیٰ کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہے پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہے چنانچہ یہی فائدہ بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہے خ ابو ہریرہؓ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹنے کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونکنے کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جسطرح آپ کو حرام موت مارےگا وہ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہے ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہے م انسؓ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہے یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پونہچیگا لیکن اذان دینے والون کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م ابو ہریرہؓ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان دار بھائی ہے ایمان دار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے م ابو ہریرہؓ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زبردست ایمان دار بہتر اور پیارا بہت ہے خدا کے نزدیک

ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی
مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ملک کا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ
مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا
ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل
واجب ہی لیکن اکثر عالمون کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور
خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی
اور نہایت بہتر ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ
اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین
اور نرمی اور صبر بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور
بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے
کی عادت کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ
الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اول
ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان
جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ
اول یعنی ختنے مین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہین ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین
زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور موچھون کے
کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹکے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور
نجاست نہ جمے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نرہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے
کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا
بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدائشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر
مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسرے کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھے مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی
حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ
بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھہ شرک کرنا ماباپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت
کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین بہت فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر
قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ
تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

تو گویا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی ق اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ
یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپکو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اسبات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور جھنجلاوے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ریاکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ق عَلِیٍّ اَلْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ
مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَّسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَّمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی
غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت لیے اپنے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور
عداوت پیدا ہو ق سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا
اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا
اَوْ شَهِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو
بوجھ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے
کی کڑی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والونکو

بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر تازہ اوسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن یون کہہ کہ
یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام کے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ
اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہرچند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان
دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو سبب بھلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر
نہ تھک بیٹھے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جنگ
مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اوسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر
کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ
يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی **ف** یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی
طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی **ق** جابر
و ابن عمر اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد الله
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہی **ف** ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرتدار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرتدار ہی **ف** باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے
ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بدکامون پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمان کی شان نہین **ق** عائشة
اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کشی کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین
لکھنے فرشتون کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے

باطنی ہجرت ہے **ق** عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر مین نوحہ کرنے سے **ف** نوحے سے میت پر عذاب اس صورت مین ہے کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نہ کرے

ھ جَابِرٌ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین **ف** یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش برے تو سب برے اسواسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

ق أَبُو هُرَيْرَةَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان اونکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہے جو اون لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوسمین نہ آجاوے

ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدایشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ہین ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق رض اور خالد اور عکرمہ رض اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب اوسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہے

ق ابْنُ عُمَرَ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق **ف** یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

ھ أَبُو مُوسَى النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ

مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی **خ** اَنَسٌ اَلْمَدِيْنَةُ يَأْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی **ف** ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو **ھ** اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے **ف** یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسنے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب نہ دینے سے نہایت افضل ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی **ف** یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی **ف** یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچین **ف** یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چیراوے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا **ف** ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگاوے وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہووے **ف** حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین **ق** ابوهريرة اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

م جرير اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَيُرْوٰى اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونمین نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا **م** ابوهريرة اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ وسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین

ف اس حدیث مین بیان ہی فئ اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فئ کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین **خ** عمر اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایکم ہی **خ** ابن مسعودٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اوسکے وارث کا مال وہی ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑاوینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد صحابہ مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا
ف اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور
امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضی رض سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصین رض اور عایشہ رض اور عبد الله بن عباس رض اور ابو ایوب رض سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر
اعتماد ہو **ف** عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا
حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھہ چھوڑ کر مر جاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہی **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح
سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار
بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِّلْكَسْبِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹھی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی
ف یعنی تجارت مین جھوٹھی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹھا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبد الله بن عباس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف**
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھہ اور ارادہ
کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سرے پر اَيُّمَا کی لفظ ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ

فقال هذا الذي كنت أخاف يا رسول الله بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیسا شخص ہی تم مین
عبد اللہ بن سلام یہ خبر حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد اللہ بن سلام مسلمان ہونے کے بعد تو یہودیون نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہودیون نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہودیون نے
کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ
ف عبد اللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑی
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا تو
اول اونہون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق
کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوسپر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہین ه ابن عباس أي واد
هذا قالوا وادي الأزرق قال كأني أنظر إلى موسى هابطا من الثنية وله جؤار إلى
الله بالتلبية ثم أتى على ثنية هرشى فقال أي ثنية هذه قالوا ثنية هرشى قال كأني
أنظر إلى يونس بن متى على ناقة حمراء جعدة عليه جبة من صوف خطام ناقته خلبة
وهو يلبي مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی
ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان رونین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اونٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہی اور وے بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہی ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روحون کو دیکھا

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی ق مالك بن بحينة آلصبح أربعا
آلصبح أربعا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبد اللہ بن مالک رض سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور موذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین
پڑھنا چاہیے اس حدیث کا راوی عبد اللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی م أبو هريرة
أتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله أعلم قال ذكرك أخاك بما يكره قيل أفرأيت
إن كان في أخي ما أقول قال إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه ما تقول
فقد بهته مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

ھ عقبۃ بن عامرٍ ایّکم یحبّ ان یغدو کلّ یومٍ الی بطحان او الی العقیق فیأتی منہ بناقتین
کوماوین فی غیر اثمٍ ولا قطیعۃ رحمٍ فقلنا کلّنا یا رسول اللّٰہ یحبّ ذلک قال افلا یغدو احدکم
الی المسجد فیعلم او یقرأ آیتین من کتاب اللّٰہ خیرٌ لہ من ناقتین وثلثٌ خیرٌ لہ من ثلثٍ
واربعٌ خیرٌ من اربعٍ ومن اعدادھنّ من الابل مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون
تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ
اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات
کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اوسکے
حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسی طرح آیتون
کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے ف بطحان اور عقیق مدینے سے
دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ
مطلب کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور
دنیا کا فانی ھ جابرٍ ایّکم یحبّ انّ ھذا لہ بدرھمٍ یعنی جدیًا اسکّ میّتًا فقلنا ولہ فاخذ باذنہ
فقالوا ما نحبّ انّہ لنا بشیءٍ وما نصنع بہ قال تحبّون انّہ لکم قالوا واللّٰہ لو کان حیًّا کان
عیبًا فیہ انّہ اسکّ فکیف وھو میّتٌ فقال واللّٰہ الدّنیا اھون علی اللّٰہ من ھذا علیکم
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے ملے
پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا
چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین اب تو بھلا کیونکر یہ چیز ہو
اوسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنی اگر تم
مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل و ناپاک ہی
ھ ابو ھریرۃ ایّکم یذکر حین طلع القمر وھو مثل شقّ جفنۃٍ قالہ لمّا تذاکروا لیلۃ
القدر عندہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا
جیسے کٹھرے کا کنارہ یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپس مین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی ف
یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب ہے ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ایّ ہی ھ انس ایّ رجلٍ عبد اللّٰہ فیکم یعنی
عبد اللّٰہ بن سلامٍ قالہ للیھود بعد اسلامہ فقالوا اخیرنا وابن خیرنا وسیّدنا وابن
سیّدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد اللّٰہ قالوا اعاذہ اللّٰہ من ذلک فخرج عبد اللّٰہ فقال
اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ واشھد انّ محمّدًا رسول اللّٰہ فقالوا شرّنا وابن شرّنا وانتقصوہ

اور حدیث جبرئیل مین مفصل بیان ہو چکا **ق** ابن مسعود اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ
لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ
فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ
الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم
بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا
ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین
آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا ے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے
ایک سفید بال گائے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین **ف** یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی
ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی
کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو **ق** عمر اَتُرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا
لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ بِوَلَدِهَا **قَالَهٗ** حِيْنَ رَاٰى امْرَاَةً
مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری
اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا
قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے
بیٹے پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا
پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس
حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ **قَالَهٗ**
لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ
بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ
اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو
جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین
یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ وہ کا
حساب خدا تمسے کریگا تو صحابہ نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور
خیرات کے اور البتہ ہم پر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہی جو تو نے کہا تھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا **ف** یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹھی بات ہی تو اوسکا نام بہتان ہی خلاصہ مطلب کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو کہ بے پردہ گناہ کرتا ہی اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپٹا تو درست ہی **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **قَالَهٗ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ مین اب تک اوترجاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیکر اور حال آنکہ اوسکو گالی دی اور اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاوے گا اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصہ ادا ہونے کے قبل اوسکی نیکیان ہو چکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیکے جاوینگے سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادات اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور اوروں کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے **خ** عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے

الباب السابع

نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وے قوم یعنی
اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا
تجھے تو حاجیون کے چورون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی
بہتر ہی جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
جامی ؛ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ؛ **ق** انس أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيهِ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا **ف** اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا **ح** أَبُو أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ
قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
بتلاؤ جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو بیشک خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد ماریے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت
نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد ماریے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے **ق**
ابْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ
الْأَرْضِ أَحَدٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال
کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** ابن عباس أرأيت

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ
اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہے یعنی اب خیالات اور
خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ سب علما کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہے عزم اوس
ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن بیٹھا ہو ق أُمّ سَلَمَةَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ أُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ
کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی تھی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت اونکو رولانے آئی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل کر
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہاے ہاے مچاے ق عائشة
أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ
رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ
رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہے جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون
صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہے یہ حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دے دی سو مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو مین نے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے
بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا
وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ
بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی صحابہ نے
اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی عمدگی طلب کرنا چاہیے اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی
ق أَبُو بَكْرَةَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَ
بَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ
لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ ق قَالَهُ لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِينَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ
وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر قوم اسلم اور قوم
غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے
تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہی
امام طحاوی نے کہا ہی کہ اوس وقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ مین
لکھا ہی کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت
نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذو الیدین
تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ قصہ اوس وقت کا ہی جب کہ کلام کرنا درست
تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً لَا أَدْرِي بِأَيِّ
ذَلِكَ بَدَأَ قَالَهُ لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
تجکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے مینے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈ ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا
کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون سے کونسی چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن
عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین **ف** معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئین تکلیف دیوین تو بالون کو منڈوا دے اور کفارہ
دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہی **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ
ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے
تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قد والی موٹی گھر مین پاوے ہم نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اوسکے حق
مین بہتر ہی تین گابھن اونٹنیون بڑی قد والی موٹیون سے **خ** أَبُو سَعِيدٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ
فِي لَيْلَةٍ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے
ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہوسکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی
یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی **ھ** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ
حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ
فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ وَيُرْوَى وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے
ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہوسکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے ہزار
نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گرا دئے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہی **ف** سو بار سبحان اللہ
پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الا ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ

لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيْهِ اَكَانَ يُؤَدّٰى عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے ادا کرنے
سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھہ اپنی ماکی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ
یا رسول اللہ میری ما مرگئی اور اوسپر قرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہون گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا
کہ جسطرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور
باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو
مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکھنا
تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ
يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ
الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین کسیکے دروازے پر
ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہایا کرے تو اوسکا کچھہ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھہ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا
کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے
بدن پر میل نہین رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا
بھی شرط ہی اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تا کہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے **ق**
جَابِرٌ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوٰى قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا
قَالَهٗ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ
قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے
کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اونمین اختصار کر یعنی
ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد
پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو
نماز اور کلام نہین چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کیا ذو الیدین سچ کہتا ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام
اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا یہ کچھہ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اوسنے کہا کچھہ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین
تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے آگے بڑھ کے

اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے **ھ** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے **ف** بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
مین افضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اوسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت
معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وے لوگ
پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے **ق** أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ
فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو واقد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو مونہہ موڑا
تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا **ف** بخاری مین ابو واقد رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے
پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اون مین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو
وہان بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت
کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا
لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب آلہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا
کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے جاکر
چلے آنا گناہ ہی **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا
بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ
الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ
چیز جسکے سبب سے خدا گناہونکو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو
کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہی **ف** رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت
سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی ہر وقت
نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا **ق** عَائِشَةُ أَلَا أَسْتَحْيِي
مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین نہ شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان رضہ سے **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے
صدیق رضہ اور فاروق رضہ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان رضہ آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ھ اَبِي ذَرٍّ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ قَالَهُ لَهُ مُسْلِم مین ابو ذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی حضرت نے ابوذر سے فرمایا ق عَلِيٍّ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ سَأَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس ٣٣ بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس ٣٣ بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس ٣٤ بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضؓ سے فرمایا جبکہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگے تھے ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ رضؓ حضرت کے پاس گئین چکّی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہ رضؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عایشہ رضؓ نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضؓ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس حدیث سے پڑھے تو اوسکی ماندگی نہ رہے ھ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون مرد ہین جو بیٹھہ پھیر کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کردیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب اور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہو
اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ
اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ
اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا
آذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت
مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو
اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا
ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابو جہل بن
ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے آنحضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف
کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت
کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے
ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا
تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَہٗ لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا رضہ سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے
پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا رضہ آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو
فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی
فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا رضہ سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم
دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاو فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی
تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت
قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو
اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون
کی عورتون کی سردار ہو اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی ق ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا و لیکن
عذاب کرتا اسکے سبب سے یعنی زبان کے یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

تب حضرت نے حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ
ق ابو بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلیٰ یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین
وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا
وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری میں ابو بکرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تمکو بتلاتا ہوں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں ہمنے کہا ہاں یا رسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا
شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیئے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو اور جھوٹی بات
اور جھوٹی گواہی خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے
یہانتک کہ مینے کہا کہ حضرت نہیں چپ ہونگے ق ابن مسعود الا انبئکم ما العضہ ہی النمیمۃ القالۃ
بین الناس مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے
جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں فساد ڈالے ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما
ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم
میں عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہیں میرا تو مددگار
خدا ہے اور مسلمانوں میں جو نیک ہے اور بخاری میں اتنی روایت زیادہ کی ہے مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہے میں اوسکو تر و تازہ کرتا ہونگا
یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہیں واللہ اعلم وہ کون
شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہے ہمیں کچھ ضرور نہیں ہر چند بعضے کہتے ہیں کہ حکم بن العاص مراد ہے مگر خدا ہی پر حوالہ
کرنا بہتر ہے اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہیں کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضیٰ مراد ہیں واللہ اعلم ق ابو مسعود عقبۃ
بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند
اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم میں ابو مسعود رض سے
جنکا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان یعنے ادھر ہے اور سختی اور کڑا پن اور دلوں کی سختی اون لوگوں
میں ہے جو چلایا کرتے ہیں اونٹوں کی پوچھوں کی جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی قوم ربیعہ اور مضر میں
ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کر کے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہاں کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب
کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے
شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہے اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونوں سینگ اوسمیں لگا دیتا ہے کہ کافروں کا
سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو ق عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی
قالہ علی المنبر لما قرأ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافروں
کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن میں قوت کا لفظ مجمل تھا حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد تیر کا

عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا
تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ بناؤ مین تمکو
اس سے منع کرتا ہون **ف** قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک انسانونمین
اسی طرح رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہو تو صاف کفر ہی
فصل اس فصل مین حدیثین ہین جنکے راوی ایک ہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَتُفْطِرُ
وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ
وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قُرْبُوْ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ
عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا تجکو خبر نہین پہونچی کہ تو
روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھونکا حصہ یعنی
حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نرکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ
رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اون دن کے سوا نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون
کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمر اس حدیث کے راوی
نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہو ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین
آئے تو بہو کو دیکھا کہ برانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھسے خبر نہین رکھتا شب و روز عبادت مین
مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور
اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ حقوق ضائع ہون
نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اوترین انکے برابر کسینے کبھی نہین
دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ
گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت
حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یے دونون سورتین بے نظیر ہین **م**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ
نَفْسَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی
رہجاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی **ف**
یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ

حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پونہچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مر گیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت رو دیے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر رونے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے
نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی ش
ابو ہریرۃ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَّلَعْنَہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّیَلْعَنُوْنَ
مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ ۔ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اُتارا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجھکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو برا کہتے ہین تو مجھکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی ھ حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ اَلَا رَجُلٌ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعِیْ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ فَقَالَہَا ثَلٰثًا لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد
نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیے تو خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرات نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا
تو مجکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑیو جب
مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو مینے ابو سفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پونہچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو رہا جب صبح ہوئی
تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ھ جابر اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ
رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا ھ ابن عمر اَلَا
مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھانا چاہے تو سوا خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین ھ جُنْدُبُ بْنُ ج

الباب السابع

کر یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدارسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو ۵ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ
اَبِي طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهُ يَشْكُو اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهُ
وَتُدْئِبُهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ جَرْجَرَ
وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا توکیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور
یعنی اونٹ کے مقدمے مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجھ سے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہی اور ہمیشہ
اوس سے محنت لیتا یہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت یا اوسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے
حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے مہر سے اوس پر ہاتھ پھیرا
اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم
۱ ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق ق اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ
مَعَ رَاعِيْنَا فِي اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَهُ لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹون مین تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ
یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا ف آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چرائی
مدینے سے باہر تھے اونکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹون کو لیچلے
پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پانون کٹوائے اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے
۱۲ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ہمزہ اور واو ہی ق اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي
الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے
اوسکو دنیا مین اوسکے دونون پانون پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہہ کے بل چلاوے ف
ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت مین کافر مونہہ کے بل چلینگے یہ کسطرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۱۳ یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی وہ مونہہ مین بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین ق اَنَسٌ
اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ
وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ اَوْ تَطْعَمُهُ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ
مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہی
حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین پیٹھے یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے
ف حضرت کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو اوسکی
تفتیش کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی ۵ اَبُعَاذِرًا اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّمَّا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ ۱۴

بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم فقلت یا رسول اللہ الا تردھا علی قواعد ابراھیم
قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تونے نہین
دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو
پھر کے بنا دیجیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانے مین
کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کردیا
حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نومسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید
اسلام سے پھر جاتے ق ابوبکر الم یان للرحیل قاله بعد خروجه الی المدینۃ بخاری اور مسلم مین
ابوبکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر رض سے کہا اپنے نکلنے کے
بعد مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی ق ابوھریرۃ افلا اعلمکم شیئا تدرکون
به من سبقکم وتسبقون به من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل
ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا
وثلثین مرۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی
اگلی استون کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب
نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے
تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین
لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہوسکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عایشۃ افلا اکون
عبدا شکورا قاله حین قیل له اتکلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکرگزار بندہ نہون یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے
کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہی ف حضرت شب خیزی
اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف
اوٹھاتے ہین آپکی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے
کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو
توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہوسکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکرگزاری واجب ہی اور
یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا

أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ ق وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ
مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تو نے نجانا کہ مینے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت
ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا
یہان تک کہ مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور
قربانی ساتھ لی جب مکے مین پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحاب کو احرام اوتارنے مین تردد
ہوا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے لاچار ہو گیا اگر مین یہ حال جانتا تو مین قربانی نہ لاتا خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اما ہی ق جَابِرٌ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ
الْكَيْسَ قاله لہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی
تو جب تو اپنے گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر رض سے روایت ہی کہ مینے تازہ نکاح کر کے
جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آب ریزی منظور نہ رکھنا اور تو سفر سے آیا ہی
کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہو گی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو ق مَيْمُونَةُ
بِنْتُ الْحَارِثِ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ قاله لها لَمَّا أَعْتَقَتْ
وَلِيدَةً قا بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے
ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت میمونہ رض سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی ف
حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو جب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی هـ أَبُو قَتَادَةَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ
تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قاله غداة ليلة التعريس بعد
ما صلى الفجر مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو
اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھی
کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید یہ وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا
کرنے کے بعد ف حضرت جہاد سے آتے تھے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سو رہے اور چند صحابہ کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے
وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی
صحاب نے کہا کہ ان ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

صدقة وبكل تكبيرة صدقة وبكل تحميدة صدقة وبكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف
صدقة ونهي عن منكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله ايأتي احدنا
شهوته ويكون له فيها اجر قال ارأيتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيها وزر فكذلك
اذا وضعها في الحلال كان له اجر ق انّ ناسًا من اصحابه قالوا يا رسول الله ذهب
اهل الدثور بالاجور يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ويتصدقون بفضول
اموالهم مسلم میں ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہیں دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہی صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمیں بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں ثواب ہونے کی
کیا وجہ ثواب تو عبادت میں ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب
ہوگا تو اسی طرح جب وہ شہوت کو حلال میں رکھیگا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے
اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند صحابہ سے کہا جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے
وے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے ہیں خدا کی راہ میں خرچ
کرتے ہیں ف یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع میں بھی ثواب ہی جماع میں ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد
کی اوس سے امید رکھے ھ ابي سعيد اوكلما انطلقنا غزاة في سبيل الله تخلف رجل في عيالنا
له نبيب كنبيب التيس عليّ ان لا اوتى برجل فعل ذلك الا نكلت به مسلم میں ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ میں غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانوں کے جورو لڑکوں میں
اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا
تو میں اسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہوجاوے ف یعنے لوگ جماع کے
شوق سے جوروؤں کی محبت سے حضرت کے ساتھہ جہاد میں شریک نہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں آیا ہی
کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد میں جانا اور گھر رہنے کا
یہی انجام ہی کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہیں اور یہہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر
جماع میں مشغول رہتا ہی ق ابو هريرة اَوَلِكُلِّكُم ثوبان قاله لسائل سأله عن الصلوة في
ثوب واحد بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں
یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں
اکثر لوگوں کی نماز نہو سکے اسواسطے کہ تمام عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہیں ہوتے ھ عائشة او ما شعرت

عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہوں کو ڈھاتا ہے حضرت عمرو بن عاص سے کہا جب کہا اوسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نکی عمرو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شرط کروں حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اوسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیر خواہ صغیر معاف ہو جاتے ہیں اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور حج سے صغیر گناہ معاف ہوتے ہیں کبیر گناہ نہیں معاف ہوتے مگر ہجرت حج عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیر اور صغیر کی قید نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیر معاف ہوتے ہیں لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض روایت میں آیا ہے کہ حج سے صغیر و کبیر سب معاف ہو جاتے ہیں واللہ اعلم **ھ** ابو ھریرۃ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک **قالہ** لرجل قال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یوں کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پورے تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجھکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجھکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجھکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے **ق** ابو ھریرۃ اما و ابیک لتنبانہ ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی زاد مسلم وتامل البقاء ثم اتفقا ولا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقولہ اما و ابیک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجھکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ تجھکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت پر اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اوس وقت تو یوں کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم میں اما و ابیک کی روایت ہے **ف** ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ کروں اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال دینے کو جی بخیل ہے زندگی کی امید ہو اور نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اس واسطے کہ اگر اوس وقت نہ کہیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیروں کو ملا یعنی وارثوں کو **ق** المسیب بن حزن اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ ما کان للنبی والذین امنوا الی قولہ اصحاب الجحیم **قالہ** لابی طالب عند وفاتہ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجھکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعا کریں مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہوں حال انکا اونپر ظاہر ہو چکا

فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقبران دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی
مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا
اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا ف حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون
قبرون پر گاڑدی اور فرمایا کہ جب تک تر رہینگی تو خدا کی تسبیح کرینگی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر
حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی ه أَبُو سَعِيدٍ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ
وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ قاله حِينَ خَرَجَ عَلَى
حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا
لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ
مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مین نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل
آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب
کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کسن چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ
اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اوسکے سوا اور کسی
کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ
کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے
اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے
فرشتون مین خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت و غضب کے جال مین گرفتار
ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَمَا تَرْضَى
أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قاله لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ إِلَى غَزْوَةِ تَبُوكَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے
علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل
جانکے اونکو گھر مین چھوڑ جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب
مین مفصل ہو چکا ه عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ
تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ قاله لَهُ حِينَ قَبَضَ يَدَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ
فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ أَنْ يُغْفَرَ لِي مسلم مین

وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا
فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ
نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى
اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر
کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اونھون نے پانی
چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون
کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا
تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی بچے **ف**
یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول
ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا
تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اون
سبکی بربادی ہی **ق** ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا
ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے
رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا
ق اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ
لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی
ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی
مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکے مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور
اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا **ف**
یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی
اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان
کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو
منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **ق** جَابِرٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَحَرَّكُهَا الرِّيْحُ فَتَقُوْمُ

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرلونگا ابوجہل نے کہا کہ اے ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ نادیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تیغمبر کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہنتے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مثل ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لمبی چوڑی ہوجاتی ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا سینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی **ھ** اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی **ھ** جَابِرٌ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گھرے کی مثل کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی **خ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

پر حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک ہی ق ابو سعید ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپسمین بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی بغیر نشست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عقبة بن عامر ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرایت الحمو فقال الحمو الموت بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتوں پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے داروں کا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں خ ابو ہریرة ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی ق انس ایاکم ودعوة المظلوم وان کان کافرا بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی ھ ابو قتادة ایاکم وکثرة الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق مسلم میں ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں سو بیشک کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو گھٹاتی ہی ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہر چند آدمی دھوکھا کھاتا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال میں برکت نہیں رہتی ق ابو ہریرة ایاکم والوصال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بے دریے اور ملے کے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو ملے کے روزوں سے بچو ملے کے روزوں سے ف وصال اور ملے کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ ملے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہی ھ ابو ہریرة ایاک والحلوب قالہ لابی الہیثم بن التیہان مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے

مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہے کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی وہ جھکتی ہے اور کبھی گرتی ہے اور کافر کی مثل صنوبر کی سی مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اوسکے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ بوجھے ه النعمان بن بشیر مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم میں بدن کی سی مثل ہے جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ میں شریک ہو جاتے ہیں ف یعنی اگر آنکھ میں درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہے اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمیں شریک ہیں یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہے کہ ایسی محبت آپس میں حاصل کریں اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نہ چھڑاوے اوسکے ایمان میں نقصان ہے ه ابن عمر مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہے جو مارے مارے پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان میں کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اوس میں ف یعنی منافق شک اور شبہے میں گرفتار ہے کبھی ایمان کی بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہے وہ نہ ادھر کا نہ اودھر کا ه جابر مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے آگ جلائی تو اوسمیں ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہٹکتا جاتا ہے اور میں پکڑنے والا ہوں تمہاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہوں میں ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ میں گرتے ہیں اور میں بزور نصیحت تمکو گناہوں سے روکتا ہوں جیسے کوئی کیڑوں کو آگ سے روکتا ہو لیکن تم نہیں رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی امت پر ثابت ہوتی ہے ق جابر مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبروں کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا اور اوسکو پورا بنایا اور سنوار لیا مگر ایک اینٹ کا مکان چھوڑ دیا اور لوگ اوس گھر میں آنے لگے اور تعجب کرتے تھے اور کہنے لگے اگر اینٹ کی جگہ نہوتی تو تمام ہوتا اور مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے سو میں ہوں اوس اینٹ کا مکان میں ایسی طرح آیا کہ میں نے پیغمبروں کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل میرے ختم النبیین کے سبب سے تمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جیسے سب کمالات تم پر تمام ہے

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی جانون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور
اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت کا ابتدائے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر
معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز
نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین **ھ**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ
پہلا مین ہون **ف** یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی
بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰؑ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نکرونگا
اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو
فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین
لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت
نکرسکینگے اوسوقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاویگی
ھ جَابِرٌ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر **ف** جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشون
ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن جانتا ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی
خالص شہادت کا گواہ ہون **ق جَرِيْرٌ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ** بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر **ھ اَبُوْ مُوْسٰى اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ**
وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الْمَرْحَمَةِ وَفِيْ اَطْرَافِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ
وَاَنَا نَبِيُّ التَّوْبَةِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون
اور نبی التوبہ ہون اور نبی المرحمۃ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہون اور اوسمین نبی التوبہ
کی ذکر نہین **ف** حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے
زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا
پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی المرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام
مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابومسعود ایک
کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا انصاری ہی ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

حضرت ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا
فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو او نھون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت
اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو بکمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور
اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر
کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب سیر
آسودہ ہوئے تو صدیق رضی اور فاروق رضی سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی
معلوم ہوا کہ تنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ ہمیشہ موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین ہی یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر انا ہی **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ **قَالَهُ** يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے
براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ
نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی
اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **ق** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ
شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهٖ
اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی
تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوا اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی
درجات کی ہوگی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّلَيْسَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی نسبت قریب تر ہون عیسیٰ ابن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین
مختلف ہین یعنی گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسیٰ کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسیٰ سے قریب تر ہون میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین
یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیٰ نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین
کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ بخاری اور مسلم

کہ حضرت نے دو انصاری سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری میں پوری روایت
یون ہے کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان میں اعتکاف میں بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت
کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہے
اور کوئی اجنبی عورت نہین ہے گمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے
فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون میں ظاہر کر دیوے تا کہ لوگ بدگمانی میں گرفتار نہون ق
ابو موسی علی رسلکم ابشروا ان من نعمة الله علیکم انه لیس احد من الناس یصلی
هذه الساعة غیرکم او قال ما صلی هذه الساعة احد غیرکم قاله حین اعتم بالصلوة
بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو میں تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا
کا تمپر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی میں
کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں
اسوقت تمہارے شریک نہین ھ ابو هریرة علیك السمع والطاعة فی عسرك ویسرك ومنشطك
ومكرهك واثرة علیك مسلم میں ابو هریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننے
اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں ف یعنی حاکم جو حکم کرے
اوسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون
اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی نہین ھ ثوبان علیك بكثرة السجود
فانك لن تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطیئة قاله له
مسلم میں ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے
سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھون نے
حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت میں لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ جابر علیکم بالاسود
البهیم ذی الطفیتین فانه شیطان یعنی الكلب مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو
کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح میں جابر رض سے
روایت ہے کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جابر علیکم بالاسود منه فانه اطیب قال جابر
فقلت اكنت ترعی الغنم قال نعم وهل من نبی الا رعاها بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نے کہا پھر مینے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے

کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی اوسکا جواب یہ ہے کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بدچیز ہے اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور
کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تا کہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تا کہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین
مشہور ہے جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے
پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبتناک کام دکھلاویگا اور
زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہے کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور مبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہے اگرچہ
نصاری کو نہ پسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہے اسواسطے کہ عیسیٰ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اونپر پہلوان اور جاہ صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین
ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى مسلم مین
سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یے
دونون اونگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے
اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپسمین ان دو اونگلیون کو

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہے **ق** عَائِشَةُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ **قَالَهُ**
يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عایشہ رض کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کسرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے
پھری گدکے کی کسرت خصوصا ایسے مباحات کا عید کے دن کچھہ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہے **ق** عَائِشَةُ عَلَى
رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي **قَالَهُ** لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھہ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا **ق**
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رض سے روایت ہے

بہت دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہے اور باقی میں امید ہوتی ہے یقین نہیں حضرت نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن میں انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بڑی
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی شعر اے مسلمانون کرو شکر خدا ؛ تمنے پایا مصطفیؐ سا پیشوا ؛ دیکھو کیا تم پر تھا رحم مصطفا
ہول محشر کا بھی سامان کر گیا ؛ تمکو اب لازم ہے اوسکی پیروی ؛ دور کردو بدعتون کی گمرہی ؛ **خ** مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ لَكَ
مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہوچکا
جو تو نے نیت کی اے یزید اور تیرا ہوچکا جو تو نے پایا اے معن **ف** یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کسی محتاج کو
دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی ہے مذہب
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہین
خ عَائِشَةَ لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل
جہاد مقبول حج ہے **ف** بخاری مین روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے
ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہے مقبول
حج وہ ہے جسمین گناہ نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا
ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہے اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو **ق**
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ
الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین محمد ہون
اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہے **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ
قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری
سوا بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب **ف** نبوت کا علم
غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا چھوٹے اور گود مین نبولا سوا تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** یعنی شیر خوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین ف جابر رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور
پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کر سکین ھ ابو ھریرۃ علیکم من الاعمال
بما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم
پکڑو جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عایشہ رض سے بخاری مین
روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی
حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک
بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین ہو
خ عایشۃ مہلا یا عایشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش بخاری مین
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے
ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عایشہ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام ہی ق جابر لک الثمن ولک الجمل لک الثمن
ولک الجمل قالہ لہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی
تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا ف حضرت نے جابر رض سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور
اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری لک بہا یوم القیمۃ
سبع مائۃ ناقۃ کلہا مخطومۃ قالہ لرجل جاء بناقۃ مخطومۃ فقال ہذہ فی سبیل اللہ
مسلم مین ابو مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی م جابر لکل داء دواء فاذا اصیب
دواء الداء برء باذن اللہ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو
پونہچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی ف یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو
نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ
سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی ق ابن مسعود و انس لکل غادر لواء یوم القیمۃ
بقدر غدرتہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے
والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین ق
ابو ہریرۃ لکل نبی دعوۃ یدعوہا فارید ان شاء اللہ ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی
یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی
اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن ف ہر چند پیغمبرون کی

سچ تھیں اور ظاہر میں جھوٹھہ هر ابن عباس لم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم لدعا لهم فيه
یعنی لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام مسلم میں ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
تھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی
اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی
بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور الله کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا
کھا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپ نے یہ سنکے دعا کی ای الله برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی الله علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے ق ابو هريرة لن يدخل احدا
منكم عمله الجنة قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدني الله منه بفضل
ورحمة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا
اور نہ آپکو بھی یا رسول الله حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف
یعنی بدون رحمت اور فضل الہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور سبب ہی
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لما ہی هر انس لما صور الله ادم في الجنة تركه ماشاء
ان يتركه فجعل ابليس يطيف به وينظر اليه فلما راه اجوف عرف انه خلق لا يتمالك
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تب اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا
پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ
ایسا مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوک مین بیقرار ہو جاویگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا
پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور
بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس
حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حسرت تھی
جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوک مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر
خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا ق جابر لما
كذبني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته وانا انظر اليه
بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا
سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہی ق فاطمة بنت قيس اما ابو جهم فلا يضع
عصاه عن عاتقه واما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي اسامة قاله لها لما
طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة فخطبها ابو جهم ومعاوية بن ابي سفيان

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی مان وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول
رہا اوسکی ما پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ما اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی مانے یون دعا دی
کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی
جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت
بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھہ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادت خانے پاس
چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل
جریج سے بد اعتقاد ہوگئے اوسکو عبادت خانے سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو
مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامنے لائے
جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ
تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا
بنا دین جریج نے کہا کہ مجھہ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی
کہ اوسکی مانے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو
ایسا نکرنا پھر اوسکی مانے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا
لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اسواسطے
مینے تیرے خلاف دعا کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ
فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو
سوا تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات
سارہ کے حق مین ف حضرت ابراہیم ع کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا
کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم ع نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی
بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب انکی قوم عید مین شہر کے باہر گئی تو
بتخانے مین جاکر سب بتونکو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم ع نے کہا اس
بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت
کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم ع نے اوسکی طرف توڑنے
کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ع ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت
عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم ع نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت
خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنی دینی بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین

اُمیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جُبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو حج تو اپنے
حج مین کرتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی
اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس
حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رض سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت
وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکّے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جُبّہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو
دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رض نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی
کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

ق جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْهِ کِلْتَیْهِمَا
قالہ حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَہٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا بخاری

اور مسلم مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین انجلی اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے
دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا
سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت
ہی عرب مین اکثر تغار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجل کو ذکر کیا **ق** عَایِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰهُ وَکَرِهْتُ
اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا
کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل
ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عایشہ رض نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے
اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ
الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ
الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهَا حِیْنَ سَاَلَهٗ عَنْهَا قَبْلَ
اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہو گی اور جب کہ مرد کی منی نے
عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا
تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے
پہلے ان تینون باتون کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہود یون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا
کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاچ ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اوسکے
خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ
بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے
مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ **قاله**
لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب وے مسلمان ہوئے
ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان
ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط
سے کہ غلبہ ہوا اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا
ہرگز درست نہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَّسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ
وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَّمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ
وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ
مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تونے اپنے
بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تونے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین
تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت
مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک
ف عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے
ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کیونکہ یہ کافرونکی راہین ہین
پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین ادھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار
اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا
اور اوسکے سر پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو
آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسّی پکڑلی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا
ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **قاله** لِرَجُلٍ جَاءَهٗ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ
مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهٗ وَرَاْسَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلی بن

حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین بھٹکین تھین ہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم بتادی اسواسطے کہ
حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین ہمیشہ نہونگا
کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اسمین موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کیونکہ قرآن کی تفسیر مین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین
نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت اماموزادون
کو برا کہتے ہین تو حقیقت مین سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے امامون کے
قرآن کا مطلب کوئی نہین سمجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْئُ
اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہے کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بلا عوض پھیر دیو
اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکے
جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا جب یہ لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دینگے آخر
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے **ھ** جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی
نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے هـ اَبُو سَعِيْدٍ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا
وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى
اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْئَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ
الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھہ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ
کی آگ لگیگی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو نے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا
ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین **ف** یعنی کافر
جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ
مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے
هـ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ
فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ
وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ
اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ
عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ
تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا
دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا
کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول
تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ
چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے
مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو
اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی
رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** روایت ہی
کہ ہجری دسوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے
خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھہ تھے اور غدیر خم تک

خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنِّيْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ
اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلب رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو
جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ
مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پروائی اور خیر
ڈالی ہی اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی **ف** حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت
کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسیر دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو
بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون **ق** عَائِشَةُ
اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَاِنْ كُنْتِ
اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات
پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف
توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی **ف**
جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا **خ** اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا
صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے
تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین **ف** اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات
مین رنج ہوگیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی
ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيْكَ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین
کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن
مالک سے فرمایا **ف** روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے
سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھاکر حضرت کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے
سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی
توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین اوتارین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

اللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْھَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ
مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوۃ کے بات تو
یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو
پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور ان دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین
سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان
غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک حضرت نے
فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریر رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو
اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رضہ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم
کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروق
متقی پھر اول یہ زمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو
اوس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا **ھ** جَابِرٍ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ
بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد و صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی
اور بہتر طریقہ محمد صلعم کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن
اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑ کے اور
کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو
خ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمَّۃِ
مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ
بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز
بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہو محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین
اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذر
ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگر چہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ
حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین ھ ابو ھریرۃ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا طلوع الشمس من مغربها والدجال ودابة الارض. مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا فائدہ نکریگا جو اون نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب وے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نرہا سو واسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق ابو ھریرۃ ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاة یمنعه من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بکذا وکذا فصدقه وهو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا یبایعه الا لدنیا فان اعطاه منها وفی وان لم یعطه منها لم یف بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نبولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال انکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسے دنیا سے کچھ ندیا تو اوسنے عہد پورا کیا ف بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ھ ابو ھریرۃ ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو اوڑنے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبر گیری کرے ف ہر چند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بے موقع کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی ھ ابو ذر ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم قال فقرأها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات قال ابو ذر خابوا وخسروا من هم یا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب مسلم مین

ھ الْمِقْدَادُ اِحْدٰى سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ **وقاله** لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَنْ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ
بِمَا شَرِبَ بِهِ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلْبِهِ اِلَّا عَنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم میں
مقداد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوؤن سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہان تک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے **ف**
اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا اما ہٰذہ الارحمۃ کے بیان مین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ
هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون
مین ایسی ہین جو انکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا **ف** یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو
حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی **ق** اَبُوْ مُوْسٰى جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ
مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ
عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ جَنَّةِ عَدْنٍ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور
جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے
درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین
ف اس حدیث مین وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ہ ومِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ہ کا بیان ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صِنْفَانِ
مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ
عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَّائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ
رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی
لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو
مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی
ہین سر اونکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو
ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے **ف** یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین
جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین
اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا
لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ
مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر

اگر سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی
پر مقدم رکھے خلاف شرع کام میں کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ھ اَبُو مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ
اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ
مسلم میں ابو مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں مانند کفر کی رسمیں ہیں جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا
اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا لوگوں کے نسب میں تیسرے مینھہ کو چاہنا ستاروں سے یعنی نچھت کی تاثیر سے مینھہ کو سمجھنا چوتھے
نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں اور
خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کے نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہی الله پناہ میں رکھے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ
عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ
خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ
فَجَرَ بخاری اور مسلم میں عبد الله بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جسمیں وہ چاروں ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمیں
ایک خصلت ہوگی ان چاروں سے تو اوس میں ایک ہی نفاق کی خو ہی یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھے
تو اوس میں خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب کسیسے
جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہیں ایک یہ کہ دل میں کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے
حضرت کے وقت میں جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل میں کفر نہیں بلکہ اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور
میں گرفتار سو اس حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا پھر جب ان
کاموں میں گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمیں کچھہ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا ق طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ
فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ
تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا
اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ
اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم میں طلحہ بن عبید الله رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے
فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر
اسکے سوا بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوة کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوة
کے سوا بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل کے دیوے پھر پیٹھ پھیر چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی
کہ اس پر نہ بڑھاونگا ورنہ اسمیں سے کچھہ گھٹاونگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ مراد کو

ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ
اور ٹوٹا اونکو ہوا پڑا کون ہین وے لوگ یارسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے
دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھاکر ق ابو موسی ثَلٰثَةٌ
لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ
اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین
جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک
جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو
ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے
اوس سے نکاح کرلیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا ہ ابو قتادہ
ثَلٰثَةٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ
اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاۤءَ اَحْتَسِبُ
عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے
اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے کہ گناہ مٹاویگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا
گناہ مٹاویگا ف مصابیح مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے کہا یارسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا
ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزے رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا ہ ام سلمة
ثَلٰثٌ لِّلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِّلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین
کنواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کنواری پاس سات راتین رہے اور یہی
مذہب ہی امام شافعی کا ق انس ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ
جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب ہو
دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین ان چالیس خصلتون کو مفصل نہین کر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی ایذا رسانی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ والذی ھ ابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم لا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ سنیگا مجکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نلانے والا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہی تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین اون سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا ھ ابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ثم لا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مجکو دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار سے آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین ھ حنظلۃ الاسیدی والذی نفسی بیدہ ان لو تدومون علی ما تکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملائکۃ علی فرشکم وفی طرقکم ولکن یا حنظلۃ ساعۃ وساعۃ ثلث مرات مسلم مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہوتے ہو تو البتہ فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کے کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا عالم نظر آوے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت جہان اگر نہ ہووے ز ارغمے بسر نہ ہووے ھ انس والذی نفسی بیدہ انکم لاحب الناس الی مرتین یعنی الانصار بخاری

پونہچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی ف حضرت نے
حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی
ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے
باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی ق
عَائِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَامِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی و بدذات
ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا ف جب مکے مین اونکا
مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ
فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ
فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ
مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ
مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہو گا یعنی قیامت مین ایک تو
منصف سردار دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی
یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس مین محبت
رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے
سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے
ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الہی سے رویا ه عَائِشَةُ
عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ
وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ
اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو
خوب مونچھہ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا
چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نجمے رہے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے
بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین
چیز شاید کلی کرنا مراد ہو ح عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ
يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری
مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ بکری کو عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے

مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین کوئی ایماندار
نہین ہوتا جب تک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنی جب میری
خوشنودی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے ھ انس وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ
عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان
سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی ھ ابوہریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُیُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَكُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ ق لہ لِاَبِیْ بَکْرٍ
وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو نعمت ملی
یہ حضرت نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق
بھوکھ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت طاعت
الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ھ انس وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْنَہٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَہٗ
اِذَا كَذَبَكُمْ یَعْنِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰی رَوَایَا قُرَیْشٍ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے
جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرت
لشکر اوترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوت
لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تو صحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے
کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب حدیث فرمائی
ق ابوھریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَیَكْسِرَ
الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوتریگا تم مین ای مسلمانو عیسیٰ مریم کا
بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو
قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین
مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے
ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰؑ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ
اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ عُمَرَ

اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا **خ** اَبُو سَعِيدٍ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ يعني سُورَةَ الْإِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے **م** اَبُو ذَرٍّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ ترہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان کہ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اون سے پیے پیاسا نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑاو لنباو کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمّان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا جب ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین **ف** عمّان اور ایلہ شہر ہین شام مین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین **ف** یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے **م** اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو اپنے مسلمان لوگون مین **ف** یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعاء خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیز اون الٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی **خ م** اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ

لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کو مٹا کر
کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ
اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی بعد
تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ
دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم کا
توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ
الْخُزَاعِيُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور ابو شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا
قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ
رنج رسانی اور تکلیفات سے بے ڈر نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسائے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی **ق**
اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اوتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی
کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا
حضرت نے بناد کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر سین ہی **ھ** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَ
يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب
تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت **ف** یعنی روم اور ایران وغیرہ تمپر
فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاو اس
حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ
فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ
مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر
دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکیگا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاو کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین
آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اوس فساد
عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور

والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك هذه رواية
سعد وفي رواية ابي هريرة قط سالكا فجا قاله لعمر بن الخطاب رضي الله عنه بخاری اور مسلم
مین سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہین ملتا تجھسے شیطان
کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہے اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہے اور ابوہریرہ رض کی روایت مین قط
کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب مین کچھہ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رض کے حق مین فرمائی ف
مصابیح مین روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر
باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رض کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق رض اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا
سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین
کرتی تھین جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروق رض نے عورتون سے کہا اے دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ
سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتی ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے
شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہین سکتے حرام کا مونکا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق رض حضرت کے
وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اون سے لوگ بہت ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے
اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رض کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین
ہو سکتی ق ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأته الی فراشه فتابی علیه
الا کان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے
ہوگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہو ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کیونکہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہے بلفظ واللہ خ ابو ہریرۃ واللہ انی لاستغفر اللہ
واتوب الیه فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین
مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا
اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب غیر جانی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو ہم گنہگار لوگون کو بطریق
اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم والله اني لرسول الله وان
كذبتموني اكتب محمد بن عبد الله قاله زمن الحديبية بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھو محمد بن عبد اللہ
حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو
کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ابکے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین
حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہے جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچواں حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہوں تمکو کدو سے اور سبز گھڑے
اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوس وقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو
کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن زفت لگا
جسپر روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب تو نشہ یاد نہ رہے جب کہ
شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث میں یہ آیا ہے ھ ابن عباس
اَبْکِیْ لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُکَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَآءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
قَالَهٗ لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں روتا ہوں اوس سبب سے
جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے جنگ
بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر میں ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اون کے مقدمہ میں صلاح پوچھی صدیق اکبر رض نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم میں انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہوں یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوڑنے
کے عوض جو لوگ دیویں تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑیں اور عمر فاروق رض اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگوں نے آپکو جھٹلایا اور
آپکو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا
پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق رض ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے
کہا کہ یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں مجھکو بھی بتلائیے تاکہ میں بھی روؤں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر عذاب
آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ میں
وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمیں اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمیں کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا ق
ابْنُ عُمَرَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا
فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے
خوابوں کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتوں میں سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتوں میں تلاش کرے
ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب میں دیکھا کسینے تیئیسوین ۲۳ کسینے پچیسوین ۲۵ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ضرور ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے
انہیں آخر کوئی تو ہوگی حم ابو هریرة اَرَاکُمْ یَا بَنِیْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ
بَلْ اَنْتُمْ فِیْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ
مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ حِمًی بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم میں ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رض سے
روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد ھ ابو هریرة اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فِیْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی ق أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ قاله بِتَبُوكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین کوئی کھڑا نہ رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا ملک طے اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی ق عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوتریگا اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا ھ أَبُو هُرَيْرَةَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اون سے

ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہی م أَنَسٌ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تب چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے ق ابْنُ عَبَّاسٍ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ قاله لوفد عبد القيس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

مستثنیٰ ہے اور اسی طرح جو شخص بھی حدود و شمسوں سے نکلے اسکے آگے اسکی سی کہے اور اسکے آگے اسکی سی ق فاطمة بنت قيس

تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة
ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا
وافق الذي كنت احدثكم عن المسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلثين
رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤا الى جزيرة في البحر حتى
مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر
لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة
قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم
بالاشواق قالوا لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا
حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه
الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري
فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين
اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم ارفانا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا
الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر
فقلنا ويلك ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في
الدير فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نامن ان تكون
شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسألكم عن نخلها
هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها توشك الا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن
اي شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع
اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني
عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم
قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب واطاعوه قال لهم قد
كان ذلك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها
في الاربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل
واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون ملیگا خدا کو کوئی بندہ اِن کلمے
کے ساتھ نہ شک لانیوالا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے م انس أُوصيكم بالأنصار
فإنهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم
وتجاوزوا عن مسيئهم بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
حق مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا
ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنی سوائے حد کے اونکی
خطاؤن کو نہ پکڑو م عائشة تأخذ إحداكن ماءها وسدرتها فتطهر فتحسن الطهور ثم
تصب على رأسها فتدلكه دلكا شديدا حتى تبلغ شؤون رأسها ثم تصب عليها الماء ثم
تأخذ فرصة ممسكة فتطهر بها قاله لأسماء بنت شكل حين سألته عن غسل المحيض
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنی بیری کی پتی پانی مین
جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے یعنی
سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تا کہ بو
دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جبکہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیری کی
پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جابر تبكيه أو لا تبكيه ما زالت الملائكة تظله
بأجنحتها حتى رفعتموه يعني عبد الله أبا جابر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو رو
یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ
ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے
سامنے کپڑے سے چھپی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب
حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی
م أبو هريرة تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا
مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی
م أبو هريرة تبلغ المساكن إهاب أو يهاب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک
یا یون فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہوجاوےگی ق أبو هريرة
تجدون من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم پاؤگے بدترین مردم دورخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر ف
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کر کے

سوا وخروج نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اون سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہونیکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار رہو کہ البتہ یہ بات اونکے
حق مین بہتر ہی کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ قریب
ہی کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے
اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے
پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے منبر پر کچوکا دیا اور فرمایا کہ یہ طیبہ ہی یعنی مدینہ ہی خبردار رہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے
اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے صحیح معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال
مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قید ہی مگر
قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا **ھ** انس تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ
إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی
آنکھ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہ جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم ع یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت
کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای عبد الرحمن
یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف
نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی **ق** ابن عمر تُطْعِمُ
الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **قاله** لِرَجُلٍ قَالَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ
زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی
کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی **ھ** نافع بن عتبہ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ
فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عتبہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے
روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی

مِنْهَا مَا ذَكَرَهُ بِحَرْسُوَىٰ نَجَا فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِي حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا خوشی سنانیکو نہ ڈر سنانیکو و لیکن مینے جمع کیا تمکو ہو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجّال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے بلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو بیکایک اوسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نجانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا اوسکا حال تو پوچھتا ہی اوسنے کہا مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کونسا حال اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اوترا مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر

ف خیف بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین متقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصّب نام ہی
جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصّب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ
نکرین اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہانتک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کردیوین چنانچہ تین برس حضرت
اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی
آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا
نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اتریگا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی اب مسلمانون
کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون ق ابوہریرۃ یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق
کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم نے
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ
کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنی
جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اسلیے
کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہوجاتی ہی ھ ابوہریرۃ
یاتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ
وجہہ قبل الشام وھنالک یھلک مسلم نے ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے
اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین پر
ہلاک ہوجاویگا ھ ابوہریرۃ یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی
الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج
منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث
لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر خبث الحدید مسلم نے ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشائش
روزی کی طرف اور حال انکہ مدینے کا رہنا بہتر ہی انکے واسطے اگر وے ہون بوجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا
مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی
طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بد لوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی
میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک مین کشائش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال انکا کے
حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسائگی چھوڑین دنیا کے واسطے ق ابو سعید یاتی علی الناس زمان یغزو
فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من رای رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یغزو فئام

خ ام سلمة تقتل عمارا الفئة الباغية بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئے تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا ھ ابو هريرة تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما يتبايعانه حتى تقوم والرجل يلوط حوضه فما يصدر حتى تقوم مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی اور حال انکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پونہچا ہوگا برتن اوسکے موہنہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو نہ خرید فروخت کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو ابھی درست کر کے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نہ رہیں اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے ھ المستورد تقوم الساعة والروم اكثر الناس مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال میں کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے حاکم ہو جاوینگے ھ ابو هريرة تقيء الارض افلاذ كبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة فيجيء القاتل فيقول في هذا قتلت ويجيء القاطع فيقول في هذا قطعت رحمي ويجيء السارق فيقول في هذا قطعت يدي ثم يدعونه فلا يأخذون منه شيئا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانیں قیامت میں زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اوسمیں سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوئے گا خوف قیامت سے فرصت کہاں جو آدمی مال کو لیوے ق ابو سعيد تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده كما يتكفأ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہو کر غذائی صورت ہو جاویگی بہشتیوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں سو اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب چیز ہزار ہا قسم کے نکلتے ہیں اگر تمام زمین کو خمیر میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے ق ابو هريرة ينزل غدا ان شاء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني المحصب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتر ینگے کل انشاء الله

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰؓ پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی ہو اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل
نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہو اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہو
بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہو ھ جابرؓ یاکل اھل
الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یتمخطون ولا یبولون ولکن طعامھم ذلک
جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد کما یلھمون النفس مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ پاخانہ جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب
کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا
الہام ہوتا ہو ف یعنی بہشت عالم پاک ہو وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار
پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہو اسی طرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ
اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا ھ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری
یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القرآءۃ سوآء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ
سوآء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سوآء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی
سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہو روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر سب لوگ قراءت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو
سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون
تو اونمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی
مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہو کہ امامت مین افضل عالم ہو اوسکے بعد قاری ہو اوسکے بعد متقی اوسکے بعد
بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور
پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب صحابہ پر ختم ہوا
اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا ھ انس یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ ان یبقی ثم
ینشئ اللہ لھا خلقا مما یشآء مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس
مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی
بہشت ایسا وسیع مقام ہو کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھہ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی
مخلوق سے آباد کریگا ھ انس یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی ق
انس یتبع المیت ثلثۃ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اثنان ویبقی واحد یرجع اھلہ ومالہ
ویبقی عملہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ
مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری
و مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی
تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے
کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے
آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے
کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی
برکت سے فتح نصیب ہوگی **م** عُمَرُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ
بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر مدد کے گروہون کے
ساتھہ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ
بنا ہی اوسکی ایک ماں ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر
یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی
تابعین مین ہین صحابی نہین ہرچند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال
وفات مین عمر فاروق رضہ حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھہ ہین ایک پیرمرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی
باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے
اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملا ویگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رضہ
اور علی مرتضی رضہ اوسکے ساتھہ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رضہ نے اونکو
سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رضہ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور
زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضہ نے
کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رضہ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے
کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میںنے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمہارے روبرو مجکو مشہور کردیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی
علی مرتضی رضہ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رضہ ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ اے
امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضہ نے کچھ لباس
اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے خار ہین اونکو سوا سے دبلے اور بھوکے
لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اونسے رخصت ہوئے

یارسول اللہ ایما ھو قال القتل القتل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور
کم ہو جاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے
کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ذکر
فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا مطلب یہ کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے **ق** انس
یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیھتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا
فیاتون آدم فیقولون انت آدم ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ
فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب
فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیاتون نوحا فیقول لست ھناکم فیذکر
خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا ابراھیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیاتون
ابراھیم فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا موسی الذی
کلمہ اللہ واعطاہ التوریۃ فیاتون موسی فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی
ربہ منھا ولکن ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم
ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاستاذن علی ربی فیؤذن
لی فاذا انا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع راسک قل
یسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجھم
من النار وادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع
راسک یا محمد وقل یسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع
فیحد لی حدا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ قال فلا ادری فی الثالثۃ او فی الرابعۃ قال فاقول
یا رب ما بقی فی النار الا من حبسہ القرآن وفی روایۃ ثم اتیہ الرابعۃ او اعود الرابعۃ وذکر
موسی الذی تقدم ھو فی بعض روایات البخاری بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کروادین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اونھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس
مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے
لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو وے لوگ ابراہیم ع پاس آوینگے تو ابراہیم ع کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھہ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھہ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاونگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا خاطر جمع رکھہ مین تیرے ساتھہ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھہ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پر آنکھہ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی **شعر** مال و اولاد تیری قبر مین جانے کے نہین ؛؛ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ؛؛ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ؛؛ کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین ؛؛ **ق** ابو هريرة يتركون المدينة على خير ما كانت لا يغشاها الا العوافي وآخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدانها وحشا حتى اذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نرہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونیوالون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر ہانکی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب وے ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے تو وے دونون مونہہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس **ق** ابو هريرة يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة العصر وصلوة الفجر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم وهو اعلم بكم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون واتيناهم وهم يصلون بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا اونسے پوچھتا ہی حال انکا وہ تمہارا احوال اون سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی بدلی ہوتی ہی اور بندونکا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھہ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی **شعر** گرد زیر از خدا بترسید ؛؛ ہمچنان کز ملک ملک بود ؛؛ **ق** ابو هريرة يتقارب الزمان وينقص العلم ويلقى الشح وتظهر الفتن ويكثر الهرج قالوا

الباب الثامن

ق ابن عباس یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبدالله بن عباس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ
اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابو ہریرة
یخرب الکعبة ذو السویقتین من الحبشة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو
ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے مر چکینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے
کعبہ شریفہ خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی ق جابر یخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری مین
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلےگی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہو جاینگے
ق انس یخرج من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة ثم
یخرج من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن برة ثم یخرج من النار
من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن ذرة زاد البخاری فی روایة قتادة
عن انس من ایمان مکان خیر بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله
کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی
پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجای نیکی کے
ایمان کا لفظ روایت کیا ہی یعنی جسنے لا اله الا الله کہا اور اوسکے دل مین ایک جو برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو
نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے بعد محبت اور بعد بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہیدون کی
14 اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک ق ابو سعید یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرة
بین الجنة والنار فیقتص لبعضهم من بعض مظالم کانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا
اذن لهم فی دخول الجنة فو الذی نفس محمد بیده لاحدهم اهدی بمنزله فی الجنة منه
بمنزله کان فی الدنیا بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے
جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اوسکے
درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے ہاتھ
مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث
مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلینگے مگر دوزخ مین نہین پڑینگے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب
15 حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے ق ابو هریرة یدخل الجنة اقوام
افئدتهم مثل افئدة الطیر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل
چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جنسے خدانے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنکے خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا
سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھا کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش
کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ او بمقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اون لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ
اپنا سر اوٹھا ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اون
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین ہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہوچکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرما دینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچا دینگے اوس وقت شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین
پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین
ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نرکھہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ❊ دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھہ اور ہی ❊ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ❊ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ
قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ ❊ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھہ مسلمان لوگ
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھہ دیویگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست مین یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوا یا اس حدیث کی راوی مین کسی اور کو
ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پہونچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

تہمت سے چھوڑتے ہین اونکے آل اور اصحاب کو ق عائشۃ یرحمہ اللّٰہ لقد اذکرنی کذا وکذا آیۃ کنت انسیتہا
وفی روایۃ اسقطتہا من سورۃ کذا وکذا قالہ حین سمع عبد اللّٰہ بن یزید الخطمی الانصاری
یقرأ من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو
مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہے کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا
ق ابو ہریرۃ یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو
م ابو ذر یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ
وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ
ویجزی من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی
ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہے اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض دو رکعتین ہر دن چاشت کی
کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اوسکی شکرگزاری بھی ضروری ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکرگزاری مین کفایت کرتی ہین
خ ابو ہریرۃ یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطؤا فلکم وعلیہم بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا
اور اگر اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے اور اونپر نے اتفاقی کا عذاب ہے ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین
درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو
ترک کیا تو تمکو ثواب ہے اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے
اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اسکا وبال پڑیگا ق ابن عمر یطوی اللّٰہ السموات یوم القیمۃ
ثم یاخذہن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین
بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہے یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہے
اس حدیث مین اشارہ ہے کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر
اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے ق ابو ہریرۃ یعرق الناس یوم القیمۃ حتی یذہب عرقہم فی الارض سبعین

اور ہاتھ کے اشارے سے بتلاتا ہے ق ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ھم سبعون الفا
تضیٔ وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوگا
بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے منہ انکے جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھویں رات کو ھ
ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار وے ایک ہی گروہ ہیں میری امت سے چاند
کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں اسباب ظاہری گرفتہ نہیں چنانچہ اور حدیث
میں یہ مضمون صاف آیا ہے ق ابن عمر یدخل اللہ اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم
فیقول یا اہل الجنۃ لا موت ویا اہل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا انکے درمیان میں پھر پکاریگا
اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں کہ ہے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جو جہاں ہے سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ
بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑ بیٹھیں الہی تیرے غضب سے پناہ ھ ابو ہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ
سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بدون
حساب کے ف یعنی انکے نامہ اعمال صرف انکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت وشنید نہوگی ق ابن عباس یرحم اللہ
ام اسمعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا معینا بخاری میں
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ما پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر
نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو خدا کی
مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں کچھ آبادی تھی نہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت
ہاجرہ نے اوس پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی
ما اوسکو بند نہ کرتیں تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق ابن مسعود یرحم اللہ موسی لقد
اوذی باکثر من ھذا فصبر قالہ حین سمع رجلا قال یوم حنین واللہ ان ھذہ القسمۃ
ما عدل فیھا وما ارید بھا وجہ اللہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے
موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا
کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود تھی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں
آیا تھا حضرتؐ نے مکے کے نومسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد بے دین نے جسکا ذوالخویصرہ لقب تھا حضرت
پر طعن کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا ہے تب خدا نے فرشتوں
کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیویں آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر پیغمبروں کے

اسواسطے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ الشِّخِّيرِ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ مسلم مین عبداللہ بن شخیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جسقدر کہ تونے کھایا سو مٹایا یا کہ تونے پہنا سو گلایا یا کہ تونے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کیونکہ وہ غیرون کے لئے ہین ھ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہین ھ أَبُو ذَرٍّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے لنباؤ برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹ آونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شریک لگایا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق أَبُو سَعِيدٍ يَقُولُ اللهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ

ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کو قیامت کے
دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا ف
آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کون پھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
اور بعضون کے مونہہ تک پسینا پہونچیگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ
لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھہ جیسے اونٹ چبالیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا
ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھہ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھہ اوسکے مونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنے کی حضرت سے
فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھہ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا
چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھہ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ اسکی صورت
مین کچھہ بدلا نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ ق لَّ حِيْنَ رَاٰى
خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا
پھر اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہی یہہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھہ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال آنکہ حضرت نے اوسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم
اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھہ سے مٹا دیوے ق عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا
بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو
زمین مین دھسا دیویگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا
یہہ حال ہوگا حضرت عائشہ رض نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھہ مین نیکون پر بھی دنیا دمی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا
عوض ملیگا ص اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ
اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا
آسمان کو اپنے داہنے ہاتھہ مین پھر کہیگا مین ہی بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ه اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ
وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین
نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھہ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھہ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہہ حدیث منسوخ ہی

مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہوجاویگا ف
وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی ھ جابر یکون فی آخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اوسکو گننے کا شمار کر کے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروق رض مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے لپ
بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدی رض مراد ہون واللہ اعلم ق عبد اللہ بن سلام یموت عبد اللہ بن سلام وھو آخذ
بالعروۃ الوثقی ۱ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام اس حالت کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
ھ ابو ھریرۃ ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا
ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبتئسوا ابدا فذلک قولہ و
نودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون ۵ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہو گے سو کبھی نہ بیمار پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے سو کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان
بنے رہو گے سو کبھی بڈھے نہو گے اور مقرر تم عیش او رچین مین رہو گے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہو گی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین
یہ پکار کے بہشتیون کو سنا دیویگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ق حذیفۃ ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من
قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل المجل
کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون فلا یکاد
احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما
اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ۱ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہوجاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
دھدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھہ پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھہ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے
یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہان تک نوبت پہنچیگی
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہو جاویگا
کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھہ امانت داری اونکے دل مین نرہیگی حذیفہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھہ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری
مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور بہتری ساری ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال انکہ وہ دیوانے نہین لیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات صحابہ پر نہایت سخت گذری تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم صحابہ نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰہم صلّ وسلّم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تعلین بخش آتا ہی ایمان کے دو جز ہین خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے نہ نری امید ہی کہنا چاہیے کہ خلاف شرع اور نے قید بنا ڈالے **ق** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک **ق** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ ١٢ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ ١٢ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی **ه** ابْنِ عُمَرَ يَكُوْنُ لِكُلِّ اَحَدٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شِبَاعًا اَقْرَعَ

الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین مدینے والے
ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینون مقام پر پونہچے تو وہان سے احرام باندھے
فَصْلٌ فِيمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجهول ہی ق ابْنُ عُمَرَ أَنَّ
أُرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْأَصْغَرَ
مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے
کو دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی ق
ابْنُ عُمَرَ أُرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ
كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ
رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ
قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مینے
ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے
کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے ہی یا یون فرمایا کہ دو مردون کے
کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے
دیکھا یکایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہی کسی نے کہا مسیح دجال ہی ف حضرت عیسی ع کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل
مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام
عالم کو پھر ڈالیگا عیسی علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونون مسیحون کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان
پہچان لیوین دھوکا نکھاوین ھ الْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ
مِيلٍ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا مسلم مین
مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا
تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اون مین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اون مین سے
بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اون مین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اون مین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منہہ
مین گھس جاویگا ف میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی ھ حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ
كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ

آنحضرت نے ام سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ
الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ
مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان
پر جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تا کہ میں اوسکی دعا قبول کروں کون مجھسے سوال کرتا ہی
تا کہ میں اوسکو دوں کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ میں اوسکے گناہ بخشوں ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت
میں کٹتا ہی شعر سحر ہی از بہر توای بو الفضول * میکند از اوج جباری نزول * تو زجای خود چو مردِ بی ادب *
بر نگیری گام نی روز و نہ شب * ق اَبُو هُرَيْرَةَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ
حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریای فرات سونے کے گنج سے
کھل جاویگا سو جو کہ وہاں حاضر ہو سو اوس میں سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریای فرات سے ظاہر ہوگا
اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت میں مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا
ق اَبُو هُرَيْرَةَ يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ
يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے بیلوں کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب میں اور
شام کرینگے خدا کے قہر میں ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہیں جو حاکم پاس مظلوم کو نہیں جانے دیتے اور مارتے ہیں خ اَبُو سَعِيدٍ
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ
مِنَ الْفِتَنِ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھریگا
چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادوں کے سبب سے ف یعنی فساد کے
وقت میں گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرا کھانا بہتر ہی ق
اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہیں اوس میں دو خصلتیں ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص
ف یعنی پیری کی حالت میں مال اور زندگی کی نہایت حرص ہو جاتی ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ
مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ
بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگوں کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر
ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کریں تو بہتر ہی ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اونکے نام لے دوں کہ وے
لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہیں ف اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فسادوں کی خبر ہی چنانچہ امام حسین کی شہادت کے
بعد کتنے لوگوں اصحاب مدینے میں یزید کے لشکر نے شہید کیے ق اِبْنُ عُمَرَ يَهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيَهِلُّ أَهْلُ

وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تجھے دیندار کو چھوڑا ف یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھہ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دیکھا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورٌ علیٰ نور ۞ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلٰى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین اوسکے پیٹ کی انتریان نکل پڑینگی سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بدکامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث مین واعظ بےعمل کی سزا مذکور ہی

۞ اَنَسٌ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین تھا اوس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا نہ اکی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو

۞ اِبْنُ مَسْعُودٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے ف اس حساب سے فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوے کرور اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ جابر

نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَدًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ
هَوَاهُ اَلْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین
فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پی درپی سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ
ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے
سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین قائم ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے
اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھہ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی
سو جس دل مین اوہامیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا
کچھہ دھیان نکیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچا رہتا ہی
م اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے
ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھہ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے
درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کرلیوین **ف** معلوم ہوا کہ
بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین
ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ
وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ
فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ
فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قسم جلدی کرتے سو
اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھہ دانست
ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور
حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھہ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے
اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھہ دانست ہوتی **ف**
یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑکے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال انکہ حضرت کا جوار چھوڑنا
اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

ای میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تب خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے
ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مینے پیغام سُنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے
لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا
کہ محمد اور اوسکی اُمّت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا
اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور فضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے
امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت
اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی
کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے
زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي
فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوگی
جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری جانب قبول نکی **ف** دعا مین اسطرح
شتابی کرنا بیسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی
کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اظہار ہو
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا
اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **ہ** عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم
مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوا قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے
بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی
شہید سے خدا کے گناہ معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ
وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی
اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا ای دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّي
فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس
ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال حضرت
حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع حج اور تمتع سے یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین
دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے **ق** اَبُوْذَرٍّ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ

كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر
کہ مر گیا **ف** یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر **ق** اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ
اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ اِنَّكَ كُنْتَ
سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو
اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے کہا جاویگا
تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا **ف** یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی
تجھسے تو اتنا بھی نہوسکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ
وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ
النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ
مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین پھر کو آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اونکے ساتھ جہان وے شام کرینگے **ف** یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام کے ملک مین
آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ
النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ
فِيْهَا عَلَمٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار
نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا قول ہی
اونکے سوا یا کسی اور شخص کا **ھ** اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ
اَيْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِيْ فِيْهَا فَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص مونہہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تو نے
مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ
اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین ہی بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین
اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اونہین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقة مین سترھوین فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام
سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا
تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی ہی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام
اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین ہین چنانچہ
متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی
ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا
عن اَنَسٍ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر
علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اونکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار
مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی
تو یہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر صحابہ نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن
بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اونکو
سردار نہین بنایا تھا بلکہ صحابہ نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع صحابہ حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی تو بیشک
درست ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ
عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ
فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ
لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا
کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا
کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ
معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے
توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

شيئًا دخل الجنة قلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل ع آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابو ذر نے کہا مینے کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہوجاوے ق ابو هريرة احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم انت ابونا خيبتنا واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة بيده اتلومني على امر قدره الله علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم ع اور موسی ع نے سو کہا موسی نے ای آدم تو ہمارا باپ ہو تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نکھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نکالے جاتے تو آدم ع نے موسی ع سے کہا کہ تو موسی ہو کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا تجکو ملامت کرتا ہو اور الزام دیتا ہو اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسی ع سے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہو کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہو کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی ہو کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہو اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسی نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہو اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدایش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم ع موسی ع سے ف یہ گفتگو حضرت موسی ع کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپکو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم ع نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہو اور بے ادبی شیطانی کام ہو شعر بندگی نبود بجز عجز وادب * شد بے ادب محروم شد از فضل رب * ھ ابن عباس احسنتم واجملتم كذا فاصنعوا قاله لبني عبد المطلب حين سقوه النبيذ على زمزم مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کر پلایا ف روایت ہو عبد اللہ بن عباس رضہ سے کہ حضرت حجة الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہو ق ابو هريرة اختتن ابراهيم

اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِہٖ جَرَّۃً فِیْهَا ذَھَبٌ
فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّھَبَ
فَقَالَ الَّذِی اشْتَرَی الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْهِ اَ
لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰی
اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین
کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے
لے مینے تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو
اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے
پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اوسنے
کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو
ف اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری بنا
جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **ق** ابن عباس اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَأْتَ بَعْضًا **قالہ** لابی بکر
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے
مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی
گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے ادنجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی
دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے
اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماباپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو
مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی
سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ ادنجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی
جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا آپکو اوسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھالیگا پھر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسی طرح
چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا
حضرت اب فرمائیے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علمانے کہا کہ ہر چند تعبیر
ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم
یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم
ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰی يَوْمُ
الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ ھُمْ تَبَعٌ
لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَھُمْ وَيُرْوٰی بَيْنَهُمْ

ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مینے تجھکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ
مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جب بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا اوسکی توبہ
مقبول ہوگی آدمی کا تصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**

بازا بازا ہر انچہ ہستی بازا ۔ گر کافر و رند و بت پرستی بازا ۔ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی بازا

لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے
توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب
نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بے قید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے **ھ** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ
وَاَنْ تُوَحِّدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ سَأَلَهُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللهُ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو
اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو
کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتدائے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت
سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجھکو بھیجا ہی اوسنے کہا کس واسطے
بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے کسنے تمہارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیق
اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی
اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ
لَكَ مِنْ خَيْرٍ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے
آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجھکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا
ثواب ضائع نہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي **قَالَهُ** لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم
مین براء ابن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رض کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
کمال ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ
اللهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرۂ شریف پر گھرونچا لگا اور اوٹھ پر زخم آیا علی مرتضی رض پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی
لڑائی مین حضرت نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مر گیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

نافرمانون کو وہی سزا دیگا اور جنت نے آپکو فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیگا تو اللہ تعالی
نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی عـــ ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ ... تربت يداك
اتشهد اني رسول اللہ قاله لابن صياد مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ
خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہوچکا کہ ابن صیاد
مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہو
کہ تم عرب کے رسول ہو عـــ ابو هريرة تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة ان اعطي رضي
وان لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش طوبى لعبد اخذ بعنان فرسه في
سبيل الله اشعث راسه مغبرة قدماه ان كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة كان في الساقة
ان استاذن لم يؤذن له وان شفع لم يشفع بخاري مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سونھ کے بل گرے اشرفی
کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور الٹا
ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہی اوسکے سر کے بال
بکھرے اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے
واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو
ف اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درم
اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہوسکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے
مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے
حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو
نہایت پسند ہی عـــ ابو هريرة تكفل الله لمن جاهد في سبيله لا يخرجه من بيته الا الجهاد
في سبيله وتصديق كلماته ان يدخله الجنة او يرده الى مسكنه بما نال من اجر او غنيمة
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے
مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو
اوسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین
گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بھلا ہی ق ابو هريرة قال جاء
ملك الموت الى موسى فقال له اجب ربك فلطم موسى عين ملك الموت ففقاها فرجع الملك
الى الله فقال انك ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقا عيني قال فرد الله اليه عينه وقال
ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثور فما وارت يدك
من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالآن من قريب رب ادنني من

قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے یہودیون کے واسطے
ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبے کا دن پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو
مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا
اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا ف
النسؔ خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت
بھی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی
کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام اونکے گمان مین
سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح
قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل
باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہوجاوینگی ق جابر ه انس رض
اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی
خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث
فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین ق انس رض
بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِأَبِيْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے
تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی ف ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا
لڑکا مرگیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی
کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے
لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بگانی چیز دینے مین کچھ عذر نہیں ہے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مرگیا
صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی
رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی
پسند آئی ق ابو ہریرہ تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ
وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ
مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے
اور بہشت نے کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا
جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے
بھرتی ہی ف دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

ابوقتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا **ف** حضرت نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر
نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابوقتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت نے
معلوم ہوا کہ ابوقتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرت نے انکے حق میں دعا کی **ق** ابو ھریرۃ خلق اللہ ادم وطولہ ستون
ذراعا ثم قال اذھب فسلم علی اولئک من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ
ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ فزادوہ ورحمۃ اللہ فکل من
یدخل الجنۃ علی صورۃ ادم قال فلم یزل الخلق ینقص حتی الان بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سلام کر ان فرشتوں کو پھر سن کہ تجھکو سلام
کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام
علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا
یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا
آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہوجاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ
ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہوجاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا
اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑکے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں
ناخلف ہے کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں **ھ** ابو ھریرۃ خلق اللہ التربۃ
یوم السبت وخلق فیھا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق
النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق ادم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی اخر
الخلق فی اخر ساعۃ من النھار فیما بین العصر الی اللیل مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا
رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا
عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہولیتے ہیں پیچھے
پادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اوس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی
چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہے **ھ** العباس بن عبد المطلب ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد رسولا مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا
خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اوسکی قضا
اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف و مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام
پر مضبوط ہوجاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

الارض المقدسة رمية بحجر قال النبي صلى الله عليه وسلم فوالله لو اني عنده لاريتكم قبره
الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا
کی طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو
خدا نے اوسکی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی
پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو جتنے بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر
آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت
کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس
ف اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسیٰ نے کیون جار اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہئین تھے اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰ نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی
کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو
زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق ابو ھریرۃ
جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في الارض جزءا واحدا فمن
ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے 99 حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اوتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی
اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرتؐ کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت
ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی خ ابو ھریرۃ جف القلم بما انت لاق وتمامه فاختص
على ذلك او ذر بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابوہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر
اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی م ابو قتادة حفظك الله بما حفظت به
نبيه قاله له سحر ليلة التعريس حين دعمه ثالثة مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابوقتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطنیہ پھر حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تمہارا نکلا سو لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کر جاتے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب امام مہدی ؑ کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی **ق** عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَہُمْ وَبُیُوْتَہُمْ نَارًا **قَالَہٗ** یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت کو فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن مجید مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْہِمْ بخاری مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچ کہا عبد اللہ بن مسعود نے تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوندہی کو خیرات دینا افضل ہی **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہی **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبرا گیا تھا **ق** عَائِشَۃُ صَدَقَتَا اِنَّہُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَہَائِمُ کُلُّہَا یَعْنِیْ عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَہُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتَا اِنَّ اَہْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود مین سے وہ دونون کی

اورجسکو یہ بات حاصل نہیں اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہیں **خ** انس ذهب المفطرون الیوم بالاجر بخاری مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے **ف** مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر
مین تھے سو بعضے صحابہ روزہ دار تھے اور بعضے نے روزہ نہیں تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج حضرت نے روزہ دارون کو نصیب ہوا
ق ابوهريرة رأى عيسى بن مريم رجلا يسرق فقال له أسرقت فقال كلا والذي لا إله إلا هو
فقال عيسى آمنت بالله وكذبت عيني بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم علیہ السلام نے ایک مرد کو
چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہیں صاحب مین قسم کہاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسی نے کہا کہ مین
اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مینے جھوٹھا جانا **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری ہی آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن
کے یہ معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی باور
نہین کرتے ہو جب اوسنے خدا کی قسم کھاکر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال میں اسکا کچھ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے
احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے **ق** ابوهريرة
رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليهما فلم
يدخل الجنة مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماں باپ کو یعنی دونوں کو یا ایک کو
بڑھاپے مین پایا اور دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بدنصیب ہی جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کر
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف پہنچانی اور رنجیدہ کرنی دوزخ کا
سبب ہی **خ** ابو بكرة زادك الله حرصا ولا تعد **ق** له بخاری مین ابوبکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکر یہ حضرت نے ابوبکرہ سے فرمایا **ف** حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی
حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن یہ ایسی جلدی مکر نا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر
پڑھنے کو فرماتے **ھ** ابوهريرة سمعتم بمدينة جانب منها في البر وجانب منها في البحر قالوا نعم يا رسول
الله قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفا من بني اسحق فاذا جاؤها نزلوا فلم يقاتلوا
بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط احد جانبيها الذي في البحر ثم
يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخر ثم يقولون الثالثة لا اله
الا الله والله اكبر فيفرج لهم فيدخلونها فيغنمون فبينما هم يقتسمون المغانم اذ جاءهم الصريخ
فقال ان الدجال قد خرج فيتركون كل شيء ويرجعون مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہی

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھہ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو
کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھہ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت
نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھہ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر
جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون مین پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہی اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی
سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھہ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی جو غنیمت
پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ مین چوری ہی تو
چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھہ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم
لوگون مین چوری ہی تمنے چرایا ہی سو اونھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ
متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی
تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون ع تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا مین
لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع ع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان
بنانے والے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھہ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو انسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا
فارغ البال بے تعلق لوگون سے خوب ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی
تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **ح** جابرؓ قَالَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ
اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھون نے پیغمبرون کی قبرون کو
سجدہ گاہ بنایا **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور
اسمعیل نے کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اونکے ہاتھہ مین
آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم ع اور حضرت اسمعیل ع کی دو تصویرین ہین اور اونکے ہاتھہ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یے لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے
اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون داڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم کی سانچق اور غوث الاعظم کی منہدی
نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہی کہ یہ صریح افترا ہی وے بزرگ ان خرافاتون سے پاک تھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ
اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى
زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ

دو بڈھیاں مراد ہیں جو حضرت عائشہ پاس آئیں سو اونھوں نے کہا کہ قبر والوں کو اونکی قبروں میں عذاب ہوتا ہی ف حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیاں آئیں اونھوں نے مجکو عذاب قبر کی خبر دی مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئیں تب مینے یہ حال
حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمیں عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہوں صح ابی ھریرۃ
عجب الله من قوم يدخلون الجنة في السلاسل بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے
اون لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں ف یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت میں داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کشش الہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا ق
البراء بن عازب عمل هذا يسيرا ويروى قليلا واجر كثيرا **قاله** في رجل من بني النبيت
قال اشهد ان لا اله الا الله وانك عبده ورسوله ثم تقدم فقاتل حتى قتل بخاری اور مسلم میں براء بن
عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یوں ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اوس شخص کے حق میں فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا
کہ میں اول کافروں سے لڑوں پھر مسلمان ہوں یا کیا حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہیں کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہو
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتوں پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہیں صح انس غارت امکم
بخاری میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جل گئی تمہاری ماں ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر میں
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے میں کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے میں سمیٹ
کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض میں دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہی کہ حضرت عائشہ کے
گھر میں حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتوں میں پیدائشی چیز ہی خصوصا سوتوں میں شرع میں اسپر پکڑ نہیں
اسی واسطے حضرت نے بھی اوسپر کچھ غصہ نکیا ق ابو هريرة غزا نبي من الانبياء فقال لقومه لا يتبعني رجل
قد ملك بضع امرأة وهو يريد ان يبني بها ولما يبن بها ولا آخر قد بنى بنيانا ولما يرفع سقفها
ولا آخر قد اشترى غنما او خلفات وهو ينتظر ولادها فغزا فدنا من القرية حين صلوة العصر
او قريبا من ذلك فقال للشمس انت مأمورة وانا مأمور اللهم احبسها علينا شيئا فحبست
عليه حتى فتح الله عليه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتأكله فابت ان تطعمه فقال فيكم
غلول فليبايعني من كل قبيلة رجل فبايعوه فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني
قبيلتك فبايعته فلصقت يده بيد رجلين او ثلثة فقال فيكم الغلول انتم غللتم فاخرجوا له
مثل رأس بقرة من ذهب فوضعوه في المال وهو بالصعيد فاقبلت النار فاكلته فلم تحل
الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله رأى ضعفنا وعجزنا فطيبها لنا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار رہتا اور
ایک روایت میں سو عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہی اور دوسری روایت میں ستر ف جب لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمان نے
کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں بخیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے
تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ق ابو برزة
قتل سبعة ثم قتلوه هذا مني وانا منه يعني جليبيبا بخاری اور مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی میں اسکا ف جلیبیب
ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافروں کی سات لاشوں کے پاس اونکی لاش پڑی ہی حضرت نے اونکی فضیلت میں حدیث
فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکا سر اپنی گود میں رکھا بعد اوسکے قبر میں دفن کیا ق ابو هريرة قرصت نملة نبيا
من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله اليه ان قرصتك نملة احرقت امة من الامم
تسبح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اون پیغمبر سے فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسی نے خدا کی جناب
میں عرض کی کہ الہی تو گنہگاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہی حالانکہ اونمیں بیگناہ لوگ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسی کی تفہیم چاہی حضرت موسی کو
گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جا کر لیٹے وہاں ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسی نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا تب خدا نے
فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب چیونٹیوں کو جو یاد خدا کرتی تھیں کیوں جلوا دیا خ عمران بن حصين كان الله ولم يكن
شيء غيره وكان عرشه على الماء وكتب في الذكر كل شيء ثم خلق السموت والارض بخاری میں عمران
بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ میں ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ میں حضرت کے پاس تھا
اتنے میں یمن کے لوگ آئے سو اونھوں نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہیں اور ہم یہ بات پوچھتے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب
حضرت نے حدیث فرمائی اتنے میں کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا میں اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر میں وہیں رہتا تو اس سے زیادہ
حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین
بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو کچھ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہیں سمجھ سکتی ہی جو معصوم
کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے ق ابو هريرة كانت امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما
فقالت لصاحبتها انما ذهب بابنك وقالت الاخرى انما ذهب بابنك فتحاكمتا الى داود
فقضى به للكبرى فخرجتا على سليمان بن داود فاخبرتاه فقال ائتوني بالسكين اشقه بينهما
فقالت الصغرى لا تفعل رحمك الله هو ابنها فقضى به للصغرى بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت

فاصبحوا يتحدثون تصدق على غني فقال اللهم لك الحمد على غني لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته
فوضعها في يد سارق فاصبحوا يتحدثون تصدق على سارق فقال اللهم لك الحمد على زانية
وعلى غني وعلى سارق فأتي فقيل له أما صدقتك فقد قبلت أما الزانية فلعلها تستعف
بها عن زناها ولعل الغني يعتبر فينفق مما أعطاه الله ولعل السارق يستعف بها عن سرقته
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا
تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا
الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ
باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور
کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات
تو اوس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری
سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب سے چوری
باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ نا واقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

ق ابو هريرة قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه
في البر ونصفه في البحر فوالله لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذبه احدا من العالمين
فلما مات الرجل فعلوا ما امرهم فامر الله البر فجمع ما فيه وامر البحر فجمع ما فيه ثم قال
لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب وانت اعلم فغفر الله له بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مر جاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدھی راکھہ خشکی مین
بکھیریو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین
کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی
اوسمین خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا
اوسنے کہا ای رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے
قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی

ق ابو هريرة قال سليمان بن داود لاطوفن الليلة بمائة امرأة
تلد كل امرأة منهن غلاما يقاتل في سبيل الله فقال له الملك قل ان شاء الله فلم يقل ونسي
فاطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف انسان لو قال ان شاء الله لم يحنث وكان
ارجى لحاجته وفي رواية تسعين وفي رواية سبعين بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
سلیمان بن داود نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنی اونسے صحبت کرونگا کہ اونمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین
جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتون پر گھوما سو اونمین سے

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے
کہ موسیٰ کو تو کچھ عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا
علیحدہ درست ہے **ق** ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه
وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من
الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت
فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فقالت
اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت
امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها
فاتت راعيا كان ياوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت
قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم
قالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي
فصلى فلما انصرف اتى الصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال
فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا
اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة
فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه
فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكأني انظر الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا
الحديث فقالت امه حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني
مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها
فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه
يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماں آئی
اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں
متوجہ رہا تو اوسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ماں اوسکے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤد کے پاس فیصل کروانے
کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجھکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نکرو وہ لڑکا اوسی بڑی
عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے **ه** ابو سعید کانت
امرأة من بني اسرائيل قصيرة تمشي مع امرأتين طويلتين فاتخذت رجلين من خشب وخاتما
من ذهب مطبقا ثم حشته مسكا وهو اطيب الطيب فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها فقالت
بيدها هكذا ونفض شعبة يده مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی
چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنی اور سونے کی ڈھکن دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ
بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی جسکا
شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تا کہ لنبی معلوم ہو اور
مشک اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ
حقیقت نہین **خ** ابو هريرة كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي
بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم
فان الله سائلهم عما استرعاهم بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون پر حکومت اور ریاست
کرتے تھے پیغمبر جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے بہت ہونگے تو
ہونگے صحابہ نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے پوچھنے والا
ہی اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور صلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت
مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا **ق**
ابو هريرة كانت بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوأة بعض وكان موسى
يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة يغتسل
فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام باثره يقول ثوبي حجر ثوبي
حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوأة موسى فقالوا والله ما بموسى من بأس فقام الحجر حتى
نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل
کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو
باد خایہ کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

ذبح کردو ایک حبشی تھا اونکا نام ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرت نے اونکی سپہ گری اور دوستداری کی تعریف کی
ق ابو ہریرۃ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ
لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک
تھا لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نہ کرنا
شاید کہ خدا اسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مر کر خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوسپر
عذاب نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا ق ابو ہریرۃ کان زکریا
نجارا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب
پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہے تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے
ق عائشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من
عبد یکون فی بلد یکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلد صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ
الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید قالہ لعائشۃ حین سالتہ عن الطاعون
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے
بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمانداروں کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوس مین وبا پڑی ہو اور وہ وہان صبر سے ٹھہرا رہے
نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہونچیگا تو اوسکو شہید کے برابر
ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی جبکہ اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا
عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہے جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے
تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین
آنا بیجا ہے ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا
یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ
بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ
نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مر گیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل
تسعۃ وتسعین نفسا فسال عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ
وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل
علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ
انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی
ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

ای رب میری ماں پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی
سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ماں پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی
ماں نے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھہ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی
عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین
جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھہ التفات نکیا تو وہ چرانے
والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی
تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے
کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جریج نے
کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا
اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے
چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے
تھا سو اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا
سو اوسکی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھہ رہا ہون اور حضرت
اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک
لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا
وکیل ہی تو اوس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف
دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ماں اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی ماں نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا
سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے
اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ
مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اوسنے حرام نہین کیا
اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا
ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ
رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**

أفضل فأخذ حجرا فقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام يا أمه اصبري فإنك على الحق ۔ مسلم

روایت ہے صہیب سے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں

ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الى الله
وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم
فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه ادنى الى الارض
التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة وفي رواية فاوحى الله الى هذه ان تباعدي والى هذه
ان تقربي وقال البخاري فناء بصدره نحوها بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے 99 جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ
روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے
کہا کہ اوس شخص نے ننانوے 99 جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہو گی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تب اوسنے اوس
درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی
ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تب فلانی فلانی زمین کی طرف
جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے
اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ
اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا
کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف
نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت مین ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا
اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل توبہ کی زمین کی طرف گھسٹا یعنی مرنے کے وقت
دونون زمین کے بیچ مین پڑا تھا چھاتی سے ہمک کر اودھر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول
ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تا کہ بد یارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین
اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ
نہایت نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت و مغفرت جوش مین آیا ھ صهيب كان ملك فيمن
كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه السحر
فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكى ذلك الى الراهب
فقال له اذا خشيت الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو
كذلك اذ اتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب

تو مجھکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجھکو بتاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہے اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجھکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پھر
مجھکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسکے
اوسکے ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا
سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجھکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا ڈر اور تیرا اندیشہ آ کر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لائے
سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے
نہ پھرے سو اوسکو خندق مین دھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے ما تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہے **ف** اس حدیث مین احوال
اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت بعد ہدایت الٰہی کے بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورہ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ مین مجمل بیان فرمایا حضرت نے
اوسکو مفصل بیان کیا **ھ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم مین
معاویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی سو ہی ٹھیک ہے
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر مٹاتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر
ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہے بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین یہ غلط بات ہے اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بعینہ معلوم نہین
ہو سکتی تا کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور
اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **ھ** عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو
كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیرین اندازہ کر کے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس
ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا
کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہے **ھ** جَابِرٍ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ
لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا
وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہے وے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک
درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف
ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو
درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر جادوگر نے
مجھکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگوں کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا آج
میں دریافت کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہے
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش
پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کے
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا
کا ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجھکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ
پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے
بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا
یہانتک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو
چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا پھر اوس لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس
لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑ آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے
دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا
پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک
کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کو
دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے
تو بہتر ہے اور نہیں تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے
کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور ایک
ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہیں تو اسکو دریا میں ڈال دو سو وے لوگ اسکو لیگئے
سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ
پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امتوں میں یہی عورتیں
باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت عایشہ رض کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے ه ابو هريرة
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَدَمُهُ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو
روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے کہا ابوہریرہ نے
کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمین کچھ شک نہیں ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جسمین اناج کو ناپتے ہیں
اور اردب چوبیس سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی
جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا ه انس نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا
أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ
مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری ہے پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو
نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو ہمنے کہا کہ خدا
اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہے اوسپر بہت خیر ہے کوثر حوض ہے جسپر میری امت
گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے ہیں تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا
کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہو گیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہو گئے صدیق اکبر نے اونکو مارا یہ لوگ حوض کوثر سے بے نصیب رہینگے
ق أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ
مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بخاری اور مسلم میں ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبریل اترا
سو اوسنے میری امامت کی تو مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی
پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبریل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین
ه بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى
أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو
پھر ملی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مینے اپنی ماں کو لونڈی بخشدی تھی اور میری ماں مر گئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو
دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق ابْنُ مَسْعُودٍ وُقِيَهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا يَعْنِي حَيَّةً خَرَجَتْ
عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو صحابہ کو
منا کے مقام میں نکلا تھا ف عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ ہم منا کے غار میں تھے حضرت پر وہان سورہ مرسلات اتری ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے میں وہان ایک سانپ نکلا حضرت نے

پندرہ سو تھے خ عروۃ بن الزبیر قال کذب سعد ولکن ھذا یوم یعظم اللہ فیہ الکعبۃ ویوم تکسی
فیہ الکعبۃ یعنی سعد بن عبادۃ لما قال لابی سفیان الیوم یوم الملحمۃ الیوم تستحل الکعبۃ
فاخبر ابو سفیان بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا وقع مرسلا وھو من حدیث
عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری مین عروہ بن زبیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا
سعد نے ولیکن یہ دن وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے
کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین
نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رضہ سے ہی وہ حضرت سے روایت کرتین ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب
حضرت نے فتح مکہ کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت
کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی
فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس رض بتلاتے جاتے تھے
ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یے انصار کے لوگ ہین
انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر
حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابو سفیان نے
وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تو مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سلمۃ بن الاکوع کذب من قالہ ان لہ لاجرین
وجمع بین اصبعیہ انہ لجاھد مجاھد قل عربی مشی بھا مثلہ یعنی عامر بن الاکوع اخا سلمۃ و
قد اصاب رکبتہ ذباب سیفہ فمات منہ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا
آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر آنحضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلا اونکے زانو پر
لگ گیا تھا سو وے اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پھیلا انھین کے زانو پر پڑا اوسی
صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھہ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب حدیث فرمائی
عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھہ سے اپنے بدن پر
زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین ھ ابو ھریرۃ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع
ورواہ القضاعی اثما مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے
اور قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات
جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ
جب تک بات کو خوب تحقیق نکرلیوے ہرگز زبان پر نلاوے ق ابو موسی کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم
بنت عمران وآسیۃ امراۃ فرعون بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہنچے

خدا کے ذمے پر ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جائیگا یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کفر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو ایسی بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا دیگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اور اوسکا عمدہ نام مدینہ ہی برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل دیا ق اَنَسٌ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى بخاری اور مسلم مین انس اور سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہان تک کہ مین اون زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے ق جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہونچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آئندہ کی خبر دی ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ اَلْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مینے حضرت سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْقَضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھانپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہی

فصل فیما لم یسم فاعله

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہی **ق** عائشة أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی مین تیرا چہرا کھولتا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی

ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا سو اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا **ھ** ابو هريرة أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجکو جگا دیا تو مین اوسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت یون ہی کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو

ف یعنی طاق راتون مین **ق** جابر أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور تیمم درست ہی سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ پادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاری کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین ہوا بجز حضرت کے **ق** ابن عباس أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز مین کپڑے کا اور بالون کو نہ سمیٹون

ف نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی **ق** ابو بكر وعمر وجابر أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک کہ وے لا الہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب

يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الحديث مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو مینے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہیں جبرئیل نے کہا نہیں ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہیں اور یہ ستر ہزار جو آگے ہیں او نپر حساب ہے اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہے جبرئیل نے کہا نہ بیماری میں داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہے **ف** جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت میں اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہیں اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوائے باقی نرہے تو اوسوقت میں داغنا بھی درست ہے **۵** جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوآۃ کے مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہے اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں ابراہیم ع سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہے یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہے **۵** أَبُو هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبروں پر چھہ چیزوں کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور میں تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور میں خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو کہتے ہیں جسمیں تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہیں جنکے معانی اور مطالب کی کچھہ حد نہیں جتنا غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہیں باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہویں حدیث میں گذرا لیکن اسمیں چھہ چیزکو فرمایا اور اوسمیں پانچ چیز سو اسکا سبب ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدَتْ أُمَّةٌ

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا **ف** شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہیں **خ** ابو ہریرۃ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر **ف** بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ حدیث انکی دلیل ہی
م ابو مسعود عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ
اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھہ بھی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج قرض
مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سوا ی فرشتو اوس سے درگذر کرو **خ** ابو ہریرۃ
خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَأْكُلُ
اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کسب سے **ف** قرآن سے مراد زبور ہی
ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجودکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے **م** عایشۃ
خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا یعنی
مٹی سے **خ** انس دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ
فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات ور باطن
نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے دودھ کا
پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تونے پیدایشی دین پایا **ف** معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہوچکا **م** ابو ہریرۃ عُذِّبَتِ
امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی **م** ابو ذر عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا
الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مینے پایا کھنکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے **ف** راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
ق ابن عباس عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ

کرنے کو خوب بار بار کہی ف غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی نہ کرو مسواک کی عادت ڈالو ق جابرؓ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ ۱
شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَ
عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرَئِيلَ فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نیچے اترا تو مجھ کو کسی نے پکارا
تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسی کو نہ پایا پھر مجھ کو کسی نے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسی کو نہ دیکھا پھر مجھ کو کسی نے پکارا
تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہے سو مجھ کو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجھ کو اوڑھاؤ
تو اونھوں نے مجھ کو اوڑھایا اور مجھ پر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اوتارا یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الہی سے خوف دلا
ف حضرت پر اول اقرأ کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اوترا ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ
خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَهُ لِأَبِيهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے
مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہے جسمیں سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی
کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیویں م انس دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا
قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں
داخل ہوا تو میں نے جوتی کی چپ چپ سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں خ سَمُرَةُ
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ
مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری میں سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو
دیکھا سو وے مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجھ کو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا وہ
دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے ف یہ حضرت نے خواب میں دیکھا خ ابن عمر رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ
خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ بخاری میں عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں جا کر
اوتری سو میں نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے
مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی خ عائشہؓ رَأَيْتُ
جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں کھینچتے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اوسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت مسخ ہو گئے ہوں اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونھون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین ہے ف بیت المقدس یا اریحا کے دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخرا پن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے ھ اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا ابراہیم عم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہے ق اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلٰى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا کہ حوض کوثر ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہر چند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابو طالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مینے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخواہ اور بد اعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین خ اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمسے مسواک

کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی چپ چپ سنی تو مینے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے
کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب
کا ہی سو مینے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا ای عمر سو مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا **ف** اس حدیث مین ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق
کو بہشت کی بشارت ہی **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ اِثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً
سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا
وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو
قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے
یہ کیا کہ اونکے آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اوسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور
نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **ھ**
اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ يَعْنِيْ قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے
آسمان کے دروازے کھولے گئے اور مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اوسنے اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیرا وسبحان اللّٰہ
بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرت کو یہ کہتے سنا **ف** یعنی یہ کلام اللّٰہ کو
ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰۤؤُلَاۗءِ اللَّاتِيْ كُنَّ
عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور
مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اون عورتون سے جو میرے پاس تھین اونھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے
مین ہوگئین حضرت نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس تین کر رہی تھین
جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو اونکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ
وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاۗءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے مگر
دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین تھین
ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے
ق عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهٗ** لَهَا وَخَبَرُ اَبِيْ زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا ھ انس رأیت ذات لیلة فیما یری النائم کانا فی
دار عقبة بن رافع فأتینا برطب من رطب ابن طاب فأولت الرفعة لنا فی الدنیا والعاقبة فی الآخرة
وان دیننا قد طاب مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی
جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی
رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے
مطلب سمجھے ق ابو ہریرة رأیت عمرو بن عامر الخزاعي یجر قصبه فی النار کان اول من سیب
السوائب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ
مین اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا ق ابو موسی رأیت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض
بها نخل فذهب وهلي الی انها الیمامة او هجر فاذا هي المدینة یثرب ورأیت في رؤیاي هذه
اني هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم هززته اخری
فعاد احسن ما کان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنین اسنده مسلم وعلقه
البخاری بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف
جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور
مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر
مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت
قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری
نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا
اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہی خ ابن عمر رأیت عیسی وموسی
وابراهیم فاما عیسی فاحمر جعد عریض الصدر واما موسی فادم جسیم سبط کانه من
رجال الزط بخاری مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عیسی اور موسی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو
سرخ رنگ گھنگرالے بال والے سینہ کشادہ ہین اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والے جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے
ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین ق جابر رأیتنی دخلت الجنة فاذا بالرمیصاء امرأة ابي طلحة
وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورأیت قصرا بفنائه جاریة فقلت لمن هذا
قالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر الیه فذکرت غیرتك فولیت مدبرا
فبکی عمر وقال اعلیك اغار یا رسول الله بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا

کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا
مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن
لپیٹ کے آلیٹے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سواے کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہین رکھتا عورت
کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوس مین جمع ہین
ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون توڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور
اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہی اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہی
اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب
مالک ہی مالک افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت تھان ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے تھانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین
ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے
خاوند کا نام ابو زرع ہی سو واہ کیا خوب ابو زرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجھکو موٹا کیا
اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین ہی مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو
گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس
مین بات کرتی ہون تو مجھکو برا نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنا پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون ماں
ابو زرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابو زرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابو زرع کا اوسکی
خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی
ابو زرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے
اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا
نہین لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے
سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین انارون سے کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجھکو طلاق دیا
اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے
اور اوسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر
مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہی ف جب حضرت عایشہ رضہ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ مین بھی تیرا
ایسا محسن ہون جیسے ابو زرع ام زرع کا محسن تھا ق ابو موسی لست انا حملتکم ولکن اللہ حملکم ق لہ
لنفر من الاشعریین بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی ہی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

فقالت جلس إحدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن أن لا يكتمن من أخبار أزواجهن شيئا
قالت الأولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي
لا أبث خبره إني أخاف أن لا أذره إن أذكره أذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق
إن أنطق أطلق وإن أسكت أعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة
ولا سآمة قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسأل عما عهد قالت
السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب اشتف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث
قالت السابعة زوجي عياياء أو غياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا لك
قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد
طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك
خير من ذلك له إبل كثيرات المبارك قليلات المسارح إذا سمعن صوت المزهر أيقن أنهن
هوالك قالت الحادية عشرة زوجي أبو زرع فما أبو زرع أناس من حلي أذني وملأ من
شحم عضدي وبجحني فبجحت إلى نفسي وجدني في أهل غنيمة بشق فجعلني في أهل صهيل وأطيط
ودائس ومنق فعنده أقول فلا أقبح وأرقد فأتصبح وأشرب فأتقنح ويروى فأتقمح أم أبي زرع
فما أم أبي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن أبي زرع فما ابن أبي زرع مضجعه كمسل
شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت أبي زرع فما بنت أبي زرع طوع أبيها وطوع أمها وملء
كسائها وغيظ جارتها جارية أبي زرع فما جارية أبي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث
ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج أبو زرع والأوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان
لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب
شريا وأخذ خطيا وأراح علي نعما ثريا وأعطاني من كل رائحة زوجا قال كلي أم زرع
وميري أهلك قالت فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع بخاری اور مسلم نے
حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق میں حضرت نے حضرت عائشہ رضؓ سے
فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں سو اونھوں نے آپس میں اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندوں
کی خبریں کچھ بھی نہ چھپاویں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے
کہ اوسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی میں ڈرتی ہوں خبر کے چھوٹ جانے سے
یعنی بڑا قصہ ہے مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کروں تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کروں تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا
دبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب میں ایک زمین کا نام ہے جسمیں مکہ ہے وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے کہا

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پنج کلیان گھوڑے ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوے گا اصحاب نے کہا ہاں کیوں
نہیں پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وہ لوگ بھی قیامت میں آوینگے مونہہ اور ہاتھ پاؤں روشن کرکے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر اونکا
پیشوا ہوں سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث میں حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور ہم لوگوں کو
وعدہ کیا سلام کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا **مصرع** معشوق کہ عشاق نوازست بہشت

فصل هل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر هل ہے **ق** جریر هَلْ اَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ
اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَةِ. بخاری اور مسلم میں جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ
کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو
اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی میں ڈیڑھ سو سوار سے وہاں گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جسکو پایا مارا پھر آکر اسکی
حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی **ه** اَنَسٌ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّي لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا شَاهِدًا
مِنِّي فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ
فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا
فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کسواسطے ہنستا ہوں ہمنے کہا کہ اللہ اور
اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو
پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا
کہ میں اجازت نہیں دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کچھ قصور کی دلیل
ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہیں ہے حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے میں کفایت کرتی ہے اور تجھپر
کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھ پاؤں سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے
بد کاموں کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے میں تو تمہارے ہی طرف سے
جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ میں گرتے ہو **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے
ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الوداع میں مکے کے قریب پہونچے تو میں نے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان میں حضرت
اوتریںگے اپنے مکان میں یا علی رض کے یا جعفر طیار رض کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی
جب حضرت نے مکے سے مدینے میں ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اوس وقت تک
ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے میں رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہے
اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ
وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہے

یہ حضرت نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے فرمایا ف ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرت نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے
حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلاکر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر
قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مینے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی ق ابن عمر لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ
يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین ہون اور نہ اوسکا
حرام کرنے والا ف یعنی سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو
حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہین
مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی ھ انس مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسی پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ
مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید ھ بریدة نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ
الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي
الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا مسلم مین بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا
مینے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشہ والی چیز کو ف ابتدائے اسلام
مین لوگ بت پرستی چھوڑکے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہوجاوین جب لوگون کے
دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی
ہی موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہون
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد پڑے جب اوسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت
بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی ھ ابو هريرة وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ
أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ
خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے صحابہ ہو
یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمھارے برابر کون ہوسکتا ہی اور ہمارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین
موجود نہین تب صحابہ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگون کو جو ہنوز موجود نہین حضرت نے فرمایا کہ

شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان
غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم
المخردل حتى ينجي حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد
من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله
ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من
ابن ادم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء
بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو اخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي
رب اصرف وجهي عن النار فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
ان يدعوه ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسأل غيره فيقول ربه من عهود ومواثيق
ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل على الجنة وراها سكت ما شاء الله ان
يسكت ثم يقول يا رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك
لا تسألني غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب يدعو الله حتى
يقول له فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه
ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له
الجنة فراى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب
ادخلني الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك الا تسأل غير ما اعطيت
ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى
يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله تمنه فيسأل ربه ويتمنى
حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى اذا انقطعت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله
معه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین صحابہ نے کہا

کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھہ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو
صحابہ نے کہا کہ نہین فرمایا سو عنقریب تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو
تو اوسکا ساتھہ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھہ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھہ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا
سو چاند کا ساتھہ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اونکے ساتھہ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اوسمین منافق لوگ بھی
ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا
ہمکو تجھسے پناہ مین رکھے ہم اس مکان مین منتظر ہین یہان تک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اوس صفت مین

خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا ہوا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت مین بعضے بدسلم
ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ
مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **قاله** لَمَّا أَشْرَفَ
عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون
لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین
یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت کے بعد
ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ
مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ **قاله** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہوسکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے
اور کسی وقت نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنی اگر
تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہوسکتا تو جہاد کے برابر
کوئی عبادت نہین ممکن **م** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ **قاله** لِرَجُلٍ أَعْمَى حِينَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے
اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لیے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو
اجازت دین کہ اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو
کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ
وَأَبُو سَعِيدٍ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ
لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَةٍ
غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا
فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ
رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ

ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہے عن ابی هريرة هل تضارون في رؤية الشمس في
الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال
فو الذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى العبد
فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى قال
فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني قد انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول
اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع
فيقول بلى اي رب فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني انساك كما نسيتني
ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب امنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت
وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا اذن قال ثم يقال الآن نبعث شاهدنا
عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق
فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه مسلم

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودہوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہے اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے بندے بھلا مینے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین پھر حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے بھلا مینے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجھکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجھکو بھولا پھر تیسرے بندے سے بھی حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکے گا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ نہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان جو اوسکے عمل ہین بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

ظاہر ہوگا بولنے انکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوا پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی
اوسکے کانٹے ٹیڑھے ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو دوزخ کے
آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ
اندر پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا ادھ موا نجات پاویگا تک
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہا تو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا اله الا الله کہتا ہو تو فرشتے
اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا نشان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی بہاؤ کے کوڑے مین خود رو دانہ
جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کئے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوا
تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا
اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا کچھ اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغا باز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اوسکے سوائے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین
نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغا باز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بخت والے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا
یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ
فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب آرزوئین اور خواہشین ہوچکینگی حق تعالی فرماویگا تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اور اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے تئین بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہے

تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيمة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم القيمة والذي رأيتهم في النقب فهم الزناة والذي رأيته
في النهر أكل الربوا والشيخ الذي رأيت في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس
والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه
الدار فدار الشهداء وأنا جبريل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل
السحاب ما يرى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني أدخل منزلي قالا إنه
بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته أتيت منزلك بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین پہر حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے
سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم
آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر
ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا
کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل
تنور تھا پہونچے اوسکا موہنہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو جاتے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے
کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین
پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے موہنہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا
سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے موہنہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد کہ
اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مینے کبھی
اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو
چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان
ہین تب مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو
جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اورون سے
نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا
کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن

پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک کرے ق ابو برزة هل تفقدون من احد
قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا اربعة ثم قال وهل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا
ثم فلانا وفلانا ثم قال وهل تفقدون من احد قالوا لا قال لكني افقد جليبيبا فاطلبوه بخاری اور مسلم
ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش
کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ انکے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون
سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا مین اسکا ہون ق سعد بن ابی وقاص هل
تنصرون وترزقون الا بضعفائکم بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے
ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطر داری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو ق سمرة بن جندب هل
رأى منكم احد رؤيا قلنا لا قال لكني رأيت الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني
الى ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى
يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه فيعود فيصنع مثله فقلت ما هذا
قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على رأسه بفهر او
بصخرة فيشدخ به رأسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه ليأخذه فلا يرجع الى هذا
حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
الى نقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع يتوقد تحته نار فاذا اوقدت ارتفعوا حتى
كادوا يخرجون فاذا اخمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق
فانطلقنا حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة
فاقبل الرجل الذي في النهر فاذا اراد ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل
كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى
انتهينا الى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا رجل قريب
من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا لم ار قط احسن وافضل منها
فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم اخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن
وافضل لم ار قط احسن وافضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما انكما قد طوفتماني الليلة فاخبراني عما
رأيت قالا نعم اما الرجل الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى

عسى ان تبعثك في بعث تصيب منه قال فبعث بعثا الى بني عبس وبعث ذلك الرجل فيهم مسلم
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہے یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے
بعد حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا
کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھہ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھہ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی بغل سے
چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی طرف بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے
بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تاکہ آخر کو
افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے
زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا **ق** ابن عمر هل وجدتم ما وعد
ربكم حقا ثم قال انهم الان يسمعون ما اقول **قاله** لما وقف على قليب بدر
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے
لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی
فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل في فعل الامر

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ہے امر کا **خ** ابو سعيد ائتموا بي
وليأتم بكم من بعدكم بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب
کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین **ق** علي ائتوا روضة خاخ فان بها
ظعينة معها كتاب فخذوه منها **قاله** لعلي والزبير والمقداد ويروى انطلقوا حتى تأتوا
روضة خاخ **قاله** لعلي وابي مرثد الغنوي والزبير بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس خط ہے سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر
اور مقداد رض سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رض سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ
مفصل ہو چکا **ق** ابن عباس ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا **قاله** في مرضه
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھہ دون تاکہ اوس تحریر کے
بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھہ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے
نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اونکی

اوسپر نازل کیا جاتا ہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تونے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تونے نہر مین
دیکھا وہ سود خور ہی اور جس بوڑھے مرد کو کہ تونے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین سو لوگون
کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا مقام ہی
اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون
کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو
مینے کہا تم مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تونے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو پورا
کریگا تو اپنے مکان مین آویگا ف اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ
حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی خ انس هَلْ فِيكُمْ
مِّنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی ہو سو ابو طلحہ نے کہا
کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوے
اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو
معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تجھکو کچھ قرآن یاد ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت سے نکاح کا
ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح
دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے ھ الشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ
اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین شرید بن سوید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی
یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایکروز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو امیہ کا شعر
یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو
شعر مینے پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے
اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور درست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری در افشان ہوئی
ہاے پر دل کی سیاہی نگئی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهٗ لِرَجُلٍ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ
اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا اگر تو حکم نمانے ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ جسنے
ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتوں کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اوسنے گھر میں آنے کی اجازت
مانگی مینے کہا کہ میں اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجھکو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ
اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر میں تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عائشہ رضہ
فرماتی تھیں کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا
ضرور نہیں کیونکہ وے محرم ہو گئے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے
اہل و عیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث
میں اسکی تفصیل موجود ہی ھ جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ
عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهُ لِاَبِيْ مَذْكُوْرٍ
الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
شروع کر سو اوس پر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتے داروں کو دے سو اگر تیرے رشتے داروں
سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب اوسنے اپنے یعقوب
غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یوں کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبّر کہتے ہیں ف مسلم
میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبّر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے اوسکا
آزاد کرنا درست نرکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دیے اور یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش ق اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ
بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهُ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ اِبْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ
بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کے
مقاموں سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں اونکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیوں میں یہی سب سے بڑی تھیں ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی
اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ
قَالَهُ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یوں
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا
مستحب ہی ح اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی ف یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں
تاخیر مستحب ہی تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلیں ہیں ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین
چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے
کہا تیسری چیز مجھکو یاد نہین ہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین
ابن عباس رض سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے صحابہ نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی
ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ ف شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رض
پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا
قصور ہی عمر فاروق رض پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب جو دتھے علی مرتضیٰ رض بھی
اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رض کاغذ نہ لائے تھے تو علی رض کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوا قرآن کے اور کسی
چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت
نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب
تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت ہمکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی
کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رض نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے
قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے
دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت کو
عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی
کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد خیال اوسکی
تکلیف کے سبب سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین سراسر محبت اور دلسوزی ہی شعر چشم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر
ق عَائِشَةَ اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ وَيُرْوٰى بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ
يَعْنِيْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے
فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی
کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی ف حضرت عایشہ رض سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی
حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
مینے کہا کہ حضرت آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجھکو تونے بد خلق اور فحش گو
کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو کھلے بندون فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی
تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین ق عَائِشَةَ اِئْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ يَعْنِيْ اَفْلَحَ اَخَا
اَبِي الْقُعَيْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا **ف** جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے
لائق عذاب کے ہوا **ق** عَائِشَةَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی بچانک ہی کر سہی **ف** یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا
اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی
کہ لوگون کی راہ مین جا ضرور کرے پھر یا لوگونکے سایہ کے مقام مین **ف** راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہی
اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین **خ** اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ
لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع
اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع
کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو **ف** بعضے دہاتی لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَنَسٌ
اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ
وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا ای احد تجھپر تو پیغمبر ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوا
پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر صدیق رضہ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **ف** حضرت ان
اصحاب کیساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا
ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو مشرف کیا
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ **قَالَهٗ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف**
کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا
وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے
ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی
بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو
عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون
کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ

کہ خوش ہو تو افضل دن سے جو تجھپر گذرا جبسے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے
خدا اور رسول کا اونپر عتاب ہوا پچاس دن شتاب تا جبا اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمانکے حق مین بہتر دن وہی ہی جس دن
اوس سے خدا راضی ہو ق عمرو بن عوف أبشروا وأملوا ما يسركم فوالله ما الفقر أخشى عليكم ولكني
أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها
وتهلككم كما أهلكتهم وفي رواية وتلهيكم كما ألهتهم بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوف رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین لیکن مین تمپر خوف کرتا ہون
دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اونھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو غفلت مین ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے
پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے
کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا ق عائشة أبشري
يا عائشة أما الله فقد برأك بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری
پاکدامنی بیان کردی ف جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی مین قرآن اوترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ح ابو ہریرہ
ابغني أحجارا أستنفض بها ولا تأتني بعظم ولا روث بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا
میرے واسطے پتھر کہ مین اوس سے استنجا کرون اور نہ لا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہی
اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسی طرح کوئلے سے ه انس أبصروها فإن جاءت به أبيض سبطا
قضيء العينين فهو لهلال بن أمية وإن جاءت به أكحل جعدا أحمش الساقين فهو لشريك
بن السحماء مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال [illegible]
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن
سحما کا ہی ف ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونون مین جدائی کروادی اوسکی
جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہی حضرت
نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہو گیا ہوتا تو مین اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی
اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
خ أم خالد بنت سعيد بن العاص وقيل بنت خالد بن سعيد أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي
ثم أبلي وأخلقي بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے
تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے ف ام خالد سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمین ایک چھوٹی سیاہ
لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی ه عبد الله
بن عمرو اتقوا الشح فإن الشح أهلك من كان قبلكم مسلم مین عبد الله بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے

جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی اونھون نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ ابضرور برکت ہوگی ق عائشۃ
اُدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللهُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ
مین انکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون
خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر رضہ کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی
نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین لکھی ہی کہ صدیق اکبر رضہ خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی خلافت پر ہوگا
پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نتھی ق عائشۃ اُذْكُرُوا
أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کرلیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو
ف حضرت عایشہ رضہ نے کہا کہ یارسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائی ہین ہمارے پاس گوشت لاتی ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک کرتے ہونگے
تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نلیا ہو تو بھی تمھارے بسم اللہ کہنے سے
پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی ق أَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف
یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عائشۃ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ
يَعْنِي نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا
رَسُولَ اللهِ. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونہہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر ابن ابی طالب
کی عورتون کے جب اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یارسول اللہ عورتین ہمپر غالب
ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی
خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو
جا کر باز رکھ اوسنے جا کر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح
تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر
غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی ق أَبُو هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ
يَعْنِي عَرَقًا فِيهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِي أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون چھوہرون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین
صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے
صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا
مجھکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھجا پھر تھوڑی دیر کے بعد

کبھی رات کو اوٹھتا ہوا اور کبھی سو جاتا ہو اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت
بیٹھکر پڑھتے تھے **ق** ابن عمر اَجِیبُوا هٰذِهِ الدَّعوَةَ اِذَا دُعِیتُم لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی **خ** عُروَةُ بنُ
الزُّبَیرِ اِحبِس اَبَا سُفیَانَ عِندَ حَطمِ الجَبَلِ حَتّٰی یَنظُرَ اِلَی المُسلِمِینَ **قَالَهُ** لِلعَبَّاسِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ
یَومَ الفَتحِ کَذَا وَقَعَ مُرسَلًا وَهُوَ مِن حَدِیثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ
بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھ ابوسفیان کو پہاڑ کے ناکے پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ
حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عائشہ رض سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا **م** اَلمِقدَادُ اُحثُوا
فِی وُجُوهِ المَدَّاحِینَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونھون مین خاک جھونکو یعنی کچھ ندو
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھہ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی
مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین کچھ اتہا
بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور
اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل میں اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست
نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ **م** اَبُو هُرَیرَةَ اُحشُدُوا فَاِنِّی سَاَقرَأُ عَلَیکُم ثُلُثَ القُرآنِ فَحَشَدَ مَن حَشَدَ
ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَأَ قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی
پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا **م** اَبُو قَتَادَةَ اِحفَظ عَلَیکَ مِیضَأَتَکَ
فَسَیَکُونُ لَهَا نَبَأٌ **قَالَهُ** لَهُ سَحَرَ لَیلَةِ التَّعرِیسِ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھامے رہ
اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھہ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف**
صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور ون کو پیاس غالب تھی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوفلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر
آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا **خ** جَابِرٌ اَخبِر ذٰلِکَ ابنَ الخَطَّابِ
قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخبَرَهُ بِقَضَاءِ دَینِهٖ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروق رض کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی **ف** جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اون پر
بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اونھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت
ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ
سب قرض ادا ہو گیا جابر رض سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھہ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا جب حضرت
قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق رض کو اس حال کی خبر کرے اسواسطے کہ عمر فاروق رض کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو
حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ ارْجِعْ
فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی
ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین
ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر
اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھنا آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو الله اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز
باطل ہوتی ہی یا مکروہ ق عَائِشَةُ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَهُ لِسَهْلَةَ
بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ فَقَالَ
أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو
تاکہ تو اوس پر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا
جب اوسنے کہا کہ یا رسول الله مین ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت سے دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودہ
پلادے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تب حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین
جانتا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جسطرح تجکو جیرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اور اوسکو
اوسکے اندر جانے سے گمان برا آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین
ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی ه أَبُو هُرَيْرَةَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكَ
وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اے بڈہے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے بیپرواہ ہی ف
حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دونون بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے
کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت الله تک نذر کی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ
جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین ه جَابِرٌ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي
الْبَدَنَةَ قَالَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہی جب کہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ
تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسینے بیت الله جانیوالی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق أُمُّ سَلَمَةَ اسْتَرْقُوا لَهَا
فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَهُ حِينَ رَأَى جَارِيَةً فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم
مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت ام سلمہ

حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے
زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین ہو اسواسطے بعضے علمانے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ
ہے اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہے اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا
چاہیے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تجکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کرانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا
یہی اوسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ
اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس
سیاہ بوٹی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا
ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جسکے دونو کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکے نماز پڑھی
پھر نماز کے بعد حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے
عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہے اور
اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہے کہ مقرر دھیان بٹتا ہے ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا
عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا قَالَهٗ صَاحِبَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون
کو کھلا اور دریافت کر لے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پھر دن چڑھے دو پکھال
والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نتھا صحابہ نے یہ حال حضرت سے
کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی جاتی ہے اوسکو حضرت
پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وے پکھالین اوسی طرح پانی سے لبریز تھین
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستّو اوسکو دیے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی ہ اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہے کہ مین بھاری پتھر
اوٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے
ہ عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ
ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو مین اندک خشکی بھی
وضو کو باطل کرتی ہے ق ابْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰى
اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا

سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سنو اسکو ابو سعد
بن عبادہ نے ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو کیا اوسکو
چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر قسم کہاتا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے
ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو تمام قصاص لگیگا
ھ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهٗ لِسَلَمَةَ بْنِ
يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ
اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت
اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا ق اُمِّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَ
اَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور
بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمہدار یا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ
بد ظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت در حقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا ق عَائِشَةُ
اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس
لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو
حضرت عائشہ رضہ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی میراث کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ق اَبُوْ مُوْسٰى اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا
عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهٗ
لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور
سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسی اور بلال رضہ سے فرمایا ف
حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہے قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا خ اَبُوْ مُوْسٰى اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
بخاری مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤ گے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام
نکال دینا ثواب کا موجب ہی ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهٗ
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ
رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ ہم
منی مین تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اوس پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد ہو اور

کے گھر مین ایک لڑکی کے منہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ
پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین ھ جابر اِستَکثِرُوا مِنَ النِّعَالِ
فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَّا انتَعَلَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے
کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی ف عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی سو اسواسطے حضرت نے
اونکو یہ تعلیم کی خصوصا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہنے آدمی سوار کی طرح چلنے پھر مین مضبوط ہو جاتا ہی
ق ابو ہریرۃ اِستَوصُوا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ المَرأَۃَ خُلِقَت مِن ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعلَاہُ فَاِن
ذَھَبتَ تُقِیمُہٗ کَسَرتَہٗ وَاِن تَرَکتَہٗ لَم یَزَل اَعوَجَ فَاستَوصُوا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور ہر قدر پسلی مین زیادہ تر کجی اوپر کی طرف
مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین
ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی
بالکل راستی پہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب
نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے
کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور
کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے ق ابو ہریرۃ اَسرِعُوا بِالجَنَازَۃِ فَاِن کَانَت صَالِحَۃً قَرَّبتُمُوھَا
اِلَی الخَیرِ وَاِن کَانَت غَیرَ ذٰلِکَ کَانَ شَرًّا تَضَعُونَہٗ عَن رِّقَابِکُم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے
اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی ق الزبیر اِسقِ یَا زُبَیرُ ثُمَّ
اَرسِلِ المَاءَ اِلٰی جَارِکَ بخاری اور مسلم مین زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو
اپنے ہمسائے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے
ھ ابو ہریرۃ اُسکُن حِرَاءُ فَمَا عَلَیکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَو صِدِّیقٌ اَو شَہِیدٌ وَعَلَیہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَکرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ وَطَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ وَسَعدُ بنُ اَبِی وَقَّاصٍ وَفِی رِوَایَۃٍ اُھدَاُ وَعَلَیہِ
اَبُو بَکرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا ای حرا سو تجھپر تو
سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
رض تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رض تھے ف ابو بکر کا
صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہین
چنانچہ او حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی ھ ابو ہریرۃ اِسمَعُوا اِلٰی مَا یَقُولُ سَیِّدُکُم اِنَّہٗ لَغَیُورٌ
وَاَنَا اَغیَرُ مِنہُ وَاللّٰہُ اَغیَرُ مِنِّی یعنی بِسَیِّدِکُم سَعدَ بنَ عُبَادَۃَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ چاہتے ہو کہ مین اونکے اہل و عیال کی طرف جھکون اور ان لوگون
کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہم سے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین
تو اونکو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اونکا نقصان ہے **ف** حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ
کے عمرہ کرنے چلا اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماؤ کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو
خانہ خدا مین عمرہ کرنے نجانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور صحابہ سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر
نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نتھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو جب نہ
کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **ھ** اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ یعنی
بِالْحَائِضِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض کی حالت مین
صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے **ق** اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ
الْكَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدون مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون بازو
کو نہ بچھاوے کتے کی طرح **ف** سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَهُ لِعَائِشَةَ فِي سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اوس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہے حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت
کے حق مین فرمایا **س** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ
بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ
فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے
بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر
پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نرہیگا جسمین وہ داخل نہوگا پھر تمھارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے
آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار ۹۶۰۰۰۰ کا لشکر ہوگا **ف** عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس
فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی
کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی
یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا قُلْتَ سَوُّوْا
بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور ایک روایت کی رو سے
یون ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین
ھ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف

بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی
اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اقتربت الساعة وانشق القمر ۝ وان یروا آیة یعرضوا
ویقولوا سحر مستمر ۝ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ
دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہوچکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا
اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے
پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل دیکھتے رہے
اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے
ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کُری شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روی زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے
اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی اسی وجہ سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین
کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین
حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت
کوئی پہلے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسیئے دیکھا نہ سُنا اگر اوس رات کو
کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطائے بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانونکے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی ہو بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حالانکہ اکثر عالم اوس سے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اون لوگون کی روایت سے جو اوس وقت مین
حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین
نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی کہ دامت پر و بال ست ۔ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل نارسا
سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین
معجزہ اوسیکا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو
اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے ۳ عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم اشیروا ایها الناس
علی اترون ان امیل الی عیالهم وذراری هؤلاء الذین یریدون ان یصدونا عن البیت فان
یأتونا کان الله قد قطع عنقا من المشرکین والا ترکناهم محروبین بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور

یارسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی **ف** ابو مسعود سے
روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب سے
خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے
زیادہ نہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہی **ق** ابو ہریرۃ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ
فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ **قالہ** لِلْیَہُوْدِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو
وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی
ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اونھون نے کا اسباب اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات
حضرت کے تصرف مین آئے **حم** ابن عباس اِعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ
عَلٰی ہٰذِہٖ یعنی عَاتِقَہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو
اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباس زمزم کی سبیل پر
حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین کام
کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا **ھ** سعد بن ابی وقاص اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ
لِمَا خُلِقَ لَہٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو
تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا **خ** انس اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ
فَاِنِّیْ صَائِمٌ **قالہ** حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پھیر ڈالو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے
گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر
افطار کرے تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی **ق** جابر اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ **قالہ**
لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ بخاری اور مسلم
مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ
محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور
وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین **ھ** بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا

بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہین منترون مین جب تک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو
ف مالک نے کہا تھا کہ حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانۂ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے گلو ابیرا ور لونا چماری اور بنگالہ دیوا ور جنون کی دہائی
ہوتی ہی اور اسی طرح وہ منتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ
طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس مشہور کر دے سو اگر
کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا
آوے تو اوسکو دیدے **ف** یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے
اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے **ھ** اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى
عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ **قَالَهُ** حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ یا حضرت مجکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے
مجکو فائدہ ہو **ف** یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تا کہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی
مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی **ھ** جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اوس سے
اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی **ف** ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے
اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ
یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مین نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا **قَالَهُ** مَقْفَلَهٗ
مِنْ حُنَيْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر
اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا **ف** حنین کی لڑائی مین
ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بہت بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور
مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ
سوائے نبی کے بشر سے ممکن نہین **ھ** عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ
اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ
لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو مسعود
معلوم کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تب مینے کہا

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے
جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر
غسل میں کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرت کی
بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت
اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ
وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور
اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا
احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم گر مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور
یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ
وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً **قَالَهٗ** لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت
مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرا اور اوسکے
موافقت نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا **ہ** اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ
وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین
عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ
دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنی اون دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ
آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مار ڈالنا چاہیے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ
عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ **قَالَهٗ** لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ
مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَاْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکے آگے قرآن
پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورہ نسا پڑھا
یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پونہچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے
تو مینے اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین **ف**
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

وليدًا واذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى ثلث خصال او خلال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول من دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء شيء الا ان يجاهدوا مع المسلمين فان هم ابوا فسلهم الجزية فان هم اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمة اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ کر خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اون مین سے جس بات کو مانین تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر جہاد کرین سو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بھی قبول نکرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر ولیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار ولیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی

ق ام عطية واسمها نسيبة بنت كعب اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن

پاک ہوگیا ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ق م لَهُ بخاری اور مسلم
مین کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بہاس روز نہایت عتاب تہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی
تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهُ
لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ فِيْ صَلَاتِيْ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقشدار پردہ کو
ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عایشہ رض نے رنگین پردہ جسمین تصویرین
تہین گھر مین لٹکایا تہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اَصْبِغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ
عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِيْ مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ
مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جاسکے اوسکے حق مین
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اوسکے کوہان پر رکھ دے اور تو اوسکا گوشت نہ کھا
اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سو اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے
اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نکھاوین اور محتاج لوگ کھاوین ھ جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آبکشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمہارے ساتھ
پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رض سے فرمایا خ اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ
اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جبکہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر
اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہے ھ حُذَيْفَةُ اِنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ ق ا لَهُ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ
ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانیکی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رض سے
روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نلڑینگے ہمنے اون سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا
اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ

کو غیر سے قرآن سننا اور معنی کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں تاثیر زیادہ ہوتی ہے ھ ابو امامۃ
اقرؤا القرآن فانه یاتی یوم القیمة شفیعا لاصحابه اقرؤا الزهراوین البقرة وسورة ال عمران
فانهما یاتیان یوم القیمة کانهما غمامتان او غیایتان او کانهما فرقان من طیر صواف
تحاجان عن اصحابهما اقرؤا سورة البقرة فان اخذها برکة وترکها حسرة ولا یستطیعها
البطلة مسلم میں ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو نورانی
دو سورتوں کو یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو وے دونوں سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے
دو قطاریں صف بستہ چڑیوں کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کرو سورۂ بقر کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہے اور
اوسکا چھوڑنا پچتاوا ہے اور اوسپر قابو نہیں چلتا جادوگروں کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہیں اثر کرتا ق جندب بن
عبد الله اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنه بخاری اور مسلم میں جندب بن عبد الله رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہے
تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے
بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے ھ ابو هریرة اقیموا الصف فی الصلوة فان اقامة الصف من
حسن الصلوة مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز میں اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز
کی خوبصورتی ہے ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان میں فرق نہو خ حذیفة اکتبوا لی من
یلفظ بالاسلام ویروی احصوا لی کم یلفظ الاسلام فکانوا خمس مائة ویروی ما بین ستمائة
الی سبع مائة ویروی الفا وخمس مائة بخاری میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے انکو
جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہیں تو پانچ سو تھے اور ایک روایت
یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ پندرہ سو تھے ق انس التمس لنا غلاما من غلمانکم
یخدمنی قاله لابی طلحة بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکوں
میں سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے میں آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
ق ابن عباس الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر بخاری اور مسلم میں عبد الله بن
عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ف
فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ جورو کا
سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والوں کو دیجیو اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل
علم فرائض میں موجود ہے خ میمونة القوها وما حولها وکلوا سمنکم بخاری میں حضرت میمونہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی میں گر پڑا اور
مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت میں ہے کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دہوان تیسرے دابۃ الارض کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے
نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے
جو کرنا ہو سو کرلو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دہوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ھ اَبُو ذَرٍّ بَشِّرِ
الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق
وَيُرْوٰى بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى
يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم مین
ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے
نکلیگا اور اونکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے
مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک
کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی
نوک سے نکل جاویگا اور ہلیگا تھرتھراویگا ف یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا ص عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو
بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین
ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرتؐ نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا نو مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دیدی
گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جاننا چاہیے
ھ ابْنُ عُمَرَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو
شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ مین ھ عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي
الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی
پچھلی دس راتون مین ف یعنی طاق راتون مین ھ ابْنُ عُمَرَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ
قَالَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین
یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم ق
حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أُعْطِيَهَا
لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ
بن وہب رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر
جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے **ف** یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو
تا کہ خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلنے لگی اور ناحق رنج لگیگا
ق سھل بن سعد انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم
بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ بخاری اور مسلم مین سھل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر
یہان تک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام مین
یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام **ف** جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب حدیث فرمائی **ق** عمر اوف
بنذرک **قالہ** لہ حین قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ
وفی روایۃ فی المسجد الحرام بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر حضرت نے عمر فاروق
رضہ سے فرمایا جب اونھونے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہے کہ
مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا **ف** معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو
ق انس اولم ولو بشاۃ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی
ف عبد الرحمن بن عوف رضہ کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اونھونے کہا کہ مینے نکاح کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہوسکتا ہے **ھ** عایشۃ اھجوا قریشا فانہ اشد علیھا من رشق
النبل مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے
ف یہ حضرت نے شاعر صحابہ سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ **ق** البراء بن عازب اھجھم او ھاجھم
وجبرئیل معک **قالہ** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین برا بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل میرے ساتھ ہے یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ھ** ابن عمر
بادروا الصبح بالوتر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو **ف**
یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے **ھ** ابو ھریرۃ بادروا
بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا
یبیع دینہ بعرض من الدنیا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادون سے پہلے
ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھادھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے **ف**
اس حدیث مین ان فسادون کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے
اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین کرلیوے **ھ** ابو ھریرۃ بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان
ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربھا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے

ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونسے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھنے حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے
یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتار اور دوسرے سال حج کو قضا کرے **م** عَائِشَةَ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ
فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ **قَالَهُ** لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہی مراد وہ پردہ ہی جسمین جانور
کی تصویرین تھین جنپر حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضہ سے اور سالم رضہ سے
اور معاذ رضہ سے اور ابی بن کعب رضہ سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے **ف** حضرت کے وقت مین یہی چارون صحابہ
قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ لوگ اون سے سیکھین **هـ** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوا
عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ
جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے تحقیق خدا نے اون عورتون کی
راہ کردی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف**
قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین یا اونکے مقدمے مین خدا کچھہ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی
امام شافعی رح کے اور امام احمد رح کے مذہب مین یہی ہی کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہی کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر
بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو
سنگسار کیا اور حال انکہ اونکو کوڑے نہین مارے **هـ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ
مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہی **ف**
حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ
لعنتی ٹھہری تو اوس پر چڑھنا کیا ضرور اوس پر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی
تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین **ه** أَبُو سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ
إِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ **قَالَهُ** لِلْغُرَمَاءِ
مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھہ تمکو نملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون
سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہوگئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ
اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہی کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھہ قرض دلواکے باقی قرض کو معاف کرادیوے **ق** عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ
مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

اسکو قبول کرتا اور آپ کہینگے کہ اوسکی حاجت نہین تو نہ پاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت
ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو
ق ابی موسی تعاهدوا هذا القرآن فو الذي نفس محمد بيده لهو اشد تفلتا من الابل في
عقلها بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو
مین محمد کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی
رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے
ق ابی هريرة تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے
اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت ه ابی موسی توبوا الی الله فانی
اتوب الى الله في اليوم مائة مرة مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے
کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اور دن کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے
ق ابن عمر توضأ واغسل ذكرك ثم نم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر
اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رض نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے ه ابی هريرة
وعائشة توضؤا مما مست النار مسلم مین ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو
آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے بکری کا
شانہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا ه ابی هريرة جزوا الشوارب واعفوا اللحى
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترو مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب
ہے اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہے مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے خ ابن عباس حجي
عنها ارأيت لو كان على امك دين اكنت قاضية قالت نعم قال اقضوا الله فالله احق بالقضاء
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ما کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ما پر قرض ہوتا
تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہے ف
ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری مانے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رح کے
نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت
نکی ہو تو مستحب ہے ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة
بنت الزبير لما ارادت ان تحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
حج کر اور شرط کرلے اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجھکو روک دیگا یعنی جہان بیماری غالب ہوجاوے گی وہین مین احرام اوتارونگی حضرت نے

جو تمہارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی ق جابر رضہ دعوھا فانھا منتنۃ
یعنی دعوی الجاھلیۃ ای قول الانصاری حین کسعہ المہاجری یا للانصار بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہو گئی
مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے
لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی گہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی خ ابو ھریرۃ دعوہ واریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم
میسرین ولم تبعثوا معسرین بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول
پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے
حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان
پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہی
ق ابن عمر دعہ فان الحیاء من الایمان قالہ لرجل کان یعظ اخاہ فی الحیاء بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی
سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی ق
ابو سعید دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤن
القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ
فلا یوجد فیہ شیئ ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شیئ ثم ینظر الی نضیہ فلا یوجد فیہ
شیئ ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیئ سبق الفرث والدم ایتہم رجل اسود احدی عضدیہ
مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر یخرجون علی خیر فرقۃ من الناس ویروی علی حین فرقۃ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی
نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے
نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہی اوسکی گانسی کو دیکھے تو
کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار
نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا
اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اون مین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا
آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضہ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور تفرقہ کے زمانے
مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضہ نے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

تمسے ہو سکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اوداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو **ف** یعنی عبادت وہی بہتر
جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اوداس ہو **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي
ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے
واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی **ف** یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا
اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا **ق** جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ يَعْنِي مَاءً كَانَ فِي تَوْرٍ
لِلْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ای جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری
کی چھوٹی مشک مین تھا **ق** عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ يَعْنِي وَفِي رِوَايَةٍ مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر **ف** ایک عورت نے پوچھا
کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھہ لیا کر یعنی تا کہ خون کی بدبو
دفع ہو **ق** عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ
وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ **قَالَهُ** لِهِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی بیٹی
سفیان کی جورو سے کہا **ف** ہند نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے
مگر یہ ہو سکتا ہی کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہی
ق ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هٰذَا مِنْ
قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہی
اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا
راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی
ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑ دون
اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے **ف** حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ای لوگو
تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہے ق اَنَسٌ سَمُّوا بِاِسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پکارا تھا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہے ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے ه اَبُو هُرَيْرَةَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے بڑھ گئے اکیلے صحابہ نے کہا یا حضرت اکیلے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمود ہوا جسکا جمدان نام ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اکیلے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی انکے گناہون کے بوجھ کو اوتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے ه عَلِيٌّ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِي ثَوْبَ حَرِيرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُومَةَ ق لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تہین ایک تو فاطمہ زہرا رضہ اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی رضہ کی ما تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہے ه عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب آفتاب نکلے یہانتک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہے اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نرہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ ڈھل جاوے

جس نشانی کا مرد حضرت نے خبر دیا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم میں موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب میں ہو چکا ق جابر
رضی اللہ عنہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ قالہ لعمر حین قال دعنی اضرب عنق
ہذا المنافق یعنی عبد اللہ بن أبي بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ دو مت مار کہ لوگ نہ
گفتگو کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو میں اس منافق کی
گردن ماروں یعنی عبد اللہ بن ابی کی ف یعنی عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت میں بے ادبی کی عمر فاروق رض نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانینگے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
سبحان اللہ حضرت میں کیا حکمت اور حلم تھا ق المغیرۃ بن شعبۃ دعہما فانی ادخلتہما طاہرتین یعنی الخفین
قالہ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اس واسطے کہ میں نے پاک
پہنے ہیں یعنی دونوں موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رض سے فرمایا ف مغیرہ رض سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ
تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر حضرت سواری سے اوترے میں نے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت موزے پہنے تھے میں جھکا کہ موزے اوتاروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھہ حاجت نہیں میں نے وضو کر کے اونکو پہنا تھا
ھ عائشۃ دعیہا وہل یکون الشبہ الا من قبل ذلک واذا علا ماؤہا ماء الرجل اشبہ الرجل
اخوالہ واذا علا ماء الرجل ماءہا اشبہ اعمامہ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے
تکرار مت کر اور مشابہت نہیں ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر
مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچوں سے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر
عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا
عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤں کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا ش
سلمۃ بن الاکوع ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا بخاری میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیراندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اس واسطے کہ تمہارا باپ تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہیں تب دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں
تیراندازی کرتے اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاویں اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ نہیں حضرت نے فرمایا کہ
تیر لگاؤ میں تم سبکے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں تیراندازی کی اس واسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا
وسیلہ ہے ق جابر سم ابنک عبد الرحمن قالہ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھہ ف جابر رض سے روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے
حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عمر بن ابی سلمۃ سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک
بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے
قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

سوار ہوکر حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون **ف** معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا
درست ہی **ھ** اَبُو ھُرَيْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے
اور فساد سے **ھ** جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ
لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِي كَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک الیسی رات ہی کہ اوسمین وبا اوترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی
اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین
ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کب
ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اوس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہی لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
ق جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ
لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا
وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک
اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھہ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو
جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہی **ف** حضرت نے اس حدیث مین
آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ سکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین **ھ** جَابِرٌ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا
السَّوَادَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے **ف** فتح مکہ مین ابو قحافہ
صدیق اکبر رضی کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن
سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ
درست نہین واللہ اعلم **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ يَصِلْ سَنَدَهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین
بیان کی **ف** اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی **خ** اَبُوْ مُوْسٰى
فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ بخاری مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہی اور اطعام اور عیادت
فرض کفایہ ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَا

اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوس وقت آفتاب
کو کافر سجدہ کرتے ہین مسلمانون کو اونکی مشابہت بچنا ہے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی خ عمران بن حصین صل قائما
فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب قاله له بخاری مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے
ہوکر اور اگر تجسے نہو سکے تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت
ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ق عبد اللہ بن مغفل صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب
قال فی الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی ق خباب بن الارت ضعوها
مما یلی راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشهد باحد بخاری اور
مسلم مین خباب بن ارت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پانون پر گھاس رکھو
یعنی مصعب بن عمیر کے جبکہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی ھ سعد بن ابی وقاص ضعه من حيث اخذته قاله
له یعنی سیفا استوهبه من الغنائم مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تونے اوسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے ھ عثمان بن ابی العاص ضع يدك على الذي يألم من جسدك
وقل بسم الله ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد واحاذر قاله له
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ
اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرته من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ق ام سلمة طوفي من وراء الناس وانت راكبة
قاله لها لما قالت انی اشتكی بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

ہمارے پاس خبر لاے آنحضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ھ حُذَیفة ثُمَّ یا نومان ق لہ انہ صبیحة لیلة
الاحزاب مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ او سونیوالے حضرت حذیفہ رضی سے فرمایا جنگ خندق کی صبح کو
ف جنگ خندق مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ گھبرا گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے
واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمبل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے باب مین گذرا
ج ابو سعید قولوا اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ عبدک و رسولک کما صلّیت علی آل ابراھیم و بارک علی محمدٍ و علی
آل محمدٍ کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑھو
کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم
پر اور ابراہیم کی آل پر ق ابو حمید الساعدی قولوا اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ و علی ازواجہ و ذریتہ کما
صلّیت علی آل ابراھیم و بارک علی محمدٍ و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم انک
حمیدٌ مجیدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیون
اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک
تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے ھ ام سلمة قولی اللّٰھم اغفر لی و لہ و اعقبنی منہ عقبی حسنة ق لہ
لھا حین مات ابو سلمة مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو
اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے حضرت نے حضرت ام سلمہ رضی سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول
خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق ابو سعید
قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
فقال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یے یہودی تیری تجویز پر
راضی ہوکر اوترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیرا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی
تکریم کے واسطے درست ہے ھ انس قوموا الی جنةٍ عرضھا السمٰوٰت و الارض ق الہ حین دنا
المشرکون یوم بدر صحیح مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاو آسمان اور
زمین کے برابر ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اوسواسطے کہ اونکا

فعلوا ذلک فقد منعوا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله ق ل لعلي
یوم خیبر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے پہر جب اونھون نے یہ کیا تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہے
یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑہا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑہلیوینگے اور دل سے کافر رہینگے
تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے ہ ابو ہریرۃ قاربوا وسددوا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
ہو جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھہ تاثیر نہو ہ جویریۃ زوج النبي صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قربیہ فقد بلغت محلہا یعنی عظما من شاۃ اعطیتہ مولاۃ لہا من الصدقۃ مسلم مین
حضرت جویریہ رض حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی
ف حضرت نے کہانا مانگا حضرت جویریہ رض نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھہ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت
ملا ہے وہ حاضر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
کو دی تو اوسکو درست ہوگئی ہ طارق بن اشیم قل اللہم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فان ہؤلاء
تجمع لک دنیاک وآخرتک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ کیف اقول حین اسئل ربي مسلم مین
طارق بن اشیم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑہا کر اللہم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الٰہی مجکو بخش
اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور چین مین رکھہ اور مجکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب اپنے رب سے سوال کیا کرون ہ سعد بن ابي وقاص قل لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ رب العالمین لا حول
ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فہؤلاء لربي فما لي قال قل اللہم اغفر لي وارحمني واہدني
وارزقني وعافني شک الراوي في عافني قالہ لاعرابي جاءہ فقال یا نبي اللہ علمني
کلاما اقولہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہے اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہے خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہے اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہین
پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھہ فرمائیے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو
روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھہ راوی کو شک ہے کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت
پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون ہ حذیفۃ قم یا حذیفۃ
فأتنا بخبر القوم قالہ لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی

اور یہ جو فرمایا کہ اپنے کو مردون میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب محبت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان
شعر جو آمد مرگ رفتن کہ جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی الٰہی ہماری آنکھین کھولدے اور
اسپر عمل نصیب کرے آمین خ ابو ایوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمین برکت ہوگی ف یعنی سودا بیچو تو تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو بتا دے اور اگر زیادہ ہو تو
غیر کا حق ہے نہ لیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم م ابو سعید
لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردون کو لا الٰہ الا اللہ ف
یعنی مرنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کہ شاید جواب مین
انکار کر بیٹھے م ابو ھریرۃ لیاخذ کل رجل براس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان
قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے ہر ایک مرد اپنے اونٹ
کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر
حضرت اور تمام لوگ سوگئے فجر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان سکھلاوے
تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عایشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد او قال فلیقعد
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر
جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام
لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی م جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ
قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے
چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت مین حاضر نہونا درست ہی
م ابن مسعود لیلینی منکم اولو الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم وایاکم
وھیشات الاسواق مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے
قریب ہوا کرین پھر اونکے بعد کے لوگ ہوا کرین جو اون سے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے
یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت
ہمارے مونڈھون کو ہلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہوجاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت
یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو
تو اوسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابو بکر صدیق رضہ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر
کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا م ابو سعید لیبعث من کل رجلین احدھما والاجر
بینھما یعنی فی الجہاد قالہ لبنی لحیان حین بعث الیہم بعثا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ

قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہی **ق** ابن عباس قُوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
ويُروى عند نبيٍّ تنازعٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین
ہی میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضو
نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھہ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
ہو چکا **ق** ابو ہریرۃ کخ کخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة ويروى لا تحل لنا الصدقة
قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت مین ہی کہ ہمکو
زکوۃ حلال نہین حضرت نے یہ امام حسن رض سے فرمایا جب اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونھہ مین رکھہ لی **ف**
حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی **ق** جابر كل فاني
اناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ **قاله** لرجل من اصحابه بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا **ف** حضرت کے روبرو دیگچا ساگ کا آیا
اوسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اونسے بھی ہاتھہ
کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہرچند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی
اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی **ق** ابن عمر كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین
ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہرچند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا
ق ابن عمر كلوا من الاضاحي ثلثا هذا الحديث منسوخ بما ذكرنا من قبل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
ہم آگے کر چکے ہین **ق** ابن عمر كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب
القبور بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی
جان کو قبر والے مردون مین گن رکھہ **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی
اور عبد اللہ بن عمر رض یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھہ اور صحت کی حالت مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھہ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین
یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرا جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وطن کا سامان کرتا رہے

إِلَى النَّاسِ قَالَهُ حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوندیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کے درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا ق أَنَسٌ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

الْبَابُ الْعَاشِرُ

یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہے ھ عُمَرُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ضرور نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک سوائے مسلمانون کے اوسمین کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبداء اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم رضہ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو صحابہ سوچا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہے صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضہ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی خ أَبُو سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَالَهُ لَهُ بخاری مین ابو سعید بن معلی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور فضل ہے ف مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہو چکا م أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اکبر کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے ھ الزُّبَيْرُ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ مسلم مین زبیر رضہ سے روایت ہے

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان کو لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرین گے ثواب دونون کو برابر ملیگا ق عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکر رضہ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیق رضہ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا خ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ يَعْنِي اَبَا اِسْرَائِيْلَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابواسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے ھ ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کے طلاق مین ادا کرے ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرت نے منبر بنوایا ھ عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھا لیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی خ عَائِشَةُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

علی العموم ظاہری یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ
کو بھی ہرگز نہیں سوجھے **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان
بن بشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں **ف** یعنی جماعت کی
صف برابر ہونے کا یہ اثر ہے کہ آپس میں خلاف پڑ جاویگا اور بکر ار ہو گی تو رنج ہوگا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ
عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ
رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ
اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ
لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ
مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہے جو جنگل بیابان ہلاکی کے مکان میں اوترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا
کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین پر رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جاگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے
اوسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا کہ اب میں پلٹ چل اوسی مکان میں جہاں میں تھا
سو وہیں سو رہوں تا اینکہ مر جاؤں سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اوسکی سواری موجود
ہے اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہے تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور
زاد راہ پاکر خوش ہو گیا **ف** یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضا الٰہی حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور
عذاب سے بچ جاتا ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ
اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے
کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنی بسبب رائج ہونیکی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے
حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال
ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي
الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہے مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک
زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات میں اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا
کہ بلا سبب اور بے جہت خونریزی بھی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ فتنہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دلی اور لکھنؤ کے بانکوں
میں حرف آ لکھنے والے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بنا تے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں **خ**
اَبُوْ سَعِيْدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بخاری میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہے کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد تیس برس تک آدمیوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم **ق**

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین یا نہ دیوین **ف** یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا نہ ملے **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا مسلم مین ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پونہچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے **ف** یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب کہنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سُنے ہین لیکن جو مضمون کے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے **ف** باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہو وے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقدارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے **ف** یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض لیا جاویگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مار لیوے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے **ف** فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی

ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
منافق کی تین نشانیاں ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چورا دے **ق** اَنَس
اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہی **ف**
یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی **ق** ابن مسعود اَجَلْ
اِنِّي اُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ **قاله** فِي مَرَضِهِ حِينَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّكَ
لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی جیسے
کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت ترب
اور سخت بیتابی ہوتی ہی **ف** یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھپر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ
سبب ہی کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین **ق** عَائِشَةُ
اَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ
لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ **قاله** حِينَ سَأَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر
موقوف ہو جاتی ہی جب کہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ مجھسے کہتا
ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہی **ف** بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ مینے حضرت کو دیکھا کہ کڑکڑاتے جاڑے مین وحی آئی کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا **م** ابن مسعود اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ
تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ **قاله** له مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت
میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا **ف** عبد اللہ
بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن مین حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت
مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جب مین تجکو منع کرون اوس وقت اندر مت آنا
خ اَبُو اَيُّوبَ اَرَبٌ مَالَهُ **ق** تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ
دَعِ النَّاقَةَ **قاله** لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ
وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ بخاری مین ابو ایوب رضی سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری
اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری
کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلایئے
جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے **ف** حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس
دلیری سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی **م** اَبُو هُرَيْرَةَ

لام تاکید

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ اَلشَّكُّ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے بھی اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيُرْفَعَنَّ اِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِمْ لِاُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اونھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبر رضی نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین خ اَنَسٍ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو اون سے ہو گئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اونکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یے لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین چھین لی جاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلون مین ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ ہی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے اور مکے کے درمیان

فصل فی انواع شتّٰی

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی
نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ حضرت سے نقل کرتی ہین ف ابی بکر صدیق نے
حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے
جواب دیا کہ ہمارے اور تمہارے دینی برادری ہے اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے ق جابر انتم الیوم
خیر اہل الارض قالہ یوم الحدیبیۃ وکانوا الفا واربع مائۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف
اوس دن اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکڑے ہو جاینگے مگر قدم نہ ہٹا وینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین
آیا ہے کہ پندرہ سو اصحاب تھے ق انس انت مع من احببت بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو
اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے ف انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس یون
کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت
نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شقاوت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا
حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ق البراء بن عازب انت منی وانا منک قالہ لعلی رضی اللہ عنہ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ تو میرا ہے مین تیرا ہون ف یعنی کمال اتحاد اور
یکجہتی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی ھ انس انت ھیہ لقد کبرت لاکبرت سنک
قالہ لیتیمۃ کانت عند ام سلیم ام انس بن مالک مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہے
البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی
سے فرمایا بد دعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا ھ ابن مسعود اول ما یقضی بین
الناس یوم القیمۃ فی الدماء مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت
کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین پہلے
خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا ق ابو سعید
اوہ عین الربوا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعہ ببیع اخر ثم اشتر بہ
قالہ لبلال حین جاءہ بتمر برنی وقال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع
لمطعم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفی روایۃ البخاری اوہ اوہ مرتین بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہے ایسا نکیا کر لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارہ خرمون کو بیچ کے
دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب وہ حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو برنی

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰکِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِیْ رِوَایَةِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءَ
غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ
رِعْلًا وَّذَکْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مینے یہ کلام
نہین کہا و لیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مینے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا
اور عُصَیّہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم ہین
بے لڑے ایمان لائے حضرت نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھون نے حضرت کے
اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اونکو بد دعا دی ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی ف یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ
درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا او بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب
ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت
ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہی ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ یَجْلِدُ اَحَدُکُمُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ
یُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِهَا مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک
اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین
کہ جسکو اپنے پاس لٹاوے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ
یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسیگا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی
ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین
کہ نادانی ہی اور دوسرے کو شرمندگی ھ اَبُوْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَیْهِ عُوْدًا قَالَهٗ
لَهٗ حِیْنَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِّنَ اللَّبَنِ مسلم مین ابو حمید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تونے اوسکو کیون نہ ڈھانک دیا اگرچہ اوسپر ایک
آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا ف حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو
کھلا نرکھنا چاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمین نگرے اگرچہ کچھ نملے تو اوسپر لکڑی کو رکھ دیجیے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اُمَّتِی الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پاون
روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہی سو قیامت مین روشن ہوجاویگا
ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهٗ لِزَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنْتَ اَخِیْ فِیْ
دِیْنِ اللّٰهِ وَکِتَابِهٖ وَهِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَهٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْکَ
کَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی تیرے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے فرمایا جب اپنے پیام

غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس مین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے
ه جابرؓ بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا قاله لخالة جابر وقد طلقت
فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین توڑتے اپنے
خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے
خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے
باہر نکلنا درست ہے ه عائشةؓ بیت لا تمر فیه جیاع اهله مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکھے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا
ه جابرؓ بین العبد وبین الکفر ترک الصلوة مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نرہا
کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ولیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بہرصورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے
کہ اسکو آسان نسمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے ه عبدالله بن مغفلؓ بین کل اذانین صلوة بین کل اذانین
صلوة ثم قال فی الثالثة لمن شاء مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین ق عبدالله بن سلامؓ
تلک الروضة روضة الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروة العروة الوثقى وانت
علی الاسلام حتی تموت قاله له حین قص رؤیاه علیه بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ
دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا ق البراء بن عازبؓ تلک الملائکة
کانت تستمع لک ولو قرأت لاصبحت یراها الناس ما تستتر منهم قاله لاسید بن
حضیر حین قرأ سورة الکهف باللیل وعنده فرس مربوط بشطنین فتغشته سحابة
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ینفر منها بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فرشتے
تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھالیا اور اوسمین چراغ سے
تھے تو دمبدم بدلی قریب آتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین یہ واقعہ یون ہے کہ اسید بن حضیر کا گھوڑا

کہتے ہین اور بلال نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مین نے اونکے دو صاع ایک صاع کے بدلے بیچے حضرت کے کہانے کے واسطے اور بخاری
کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا **ف** یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی
بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکارہ کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج
نہین سو اسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھہ مضایقہ نہین **ھ** نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ
اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ مسلم مین نبیشہ رض سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد آلہی کے دن ہین **ف** عید قربانی
کے بعد تین دن یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کہانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال
مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین **ق** عَائِشَةُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا
قَالَهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا
مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا **ف** حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے
گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے
بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی
باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی
ھ اَبُوْ قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے
تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا **ف** عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رض کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رض سے لڑائی
ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی رض تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا **ھ** ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ
الْكَذِبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات
سنے اوسکو کہنے لگے **ف** یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو
خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات
کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ چھوڑکر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور
موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو
نہ مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نپاوے **ق** اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ
مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ **قَالَهُ** لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو
اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا **ف** قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکی کا درجہ حاصل کر سکوگے
جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خداوند فرماتا ہی اور سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت
پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو حضرت اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجیے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلا یا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

محبت تعالیٰ ہین خ انس حُبُّكَ اِیَّاھَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کر گئی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ بُرَیْدَۃَ بْنِ الْحُصَیْبِ حُرْمَۃُ نِسَاءِ
الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ
الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّکُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا
پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہی ق ابن عمر
حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰهِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْهَا ق لَهُمُ الْمُتَلَاعِنَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک شخص نے
اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوس نے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹھے کو بد دعا کر کے جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم مین
ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کر لیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت
نے فرمایا تجکو اب دسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا اور بھی بعید ہی
بعید ہی ق ابو ھریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
ھ ابو ھریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ وَمَا هُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ
وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا
مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت
چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جبکہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جا کر پوچھ
اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھ مین
منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی وسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ خ ابو ھریرۃ
حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَیُرْوٰی لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ
حَقٌّ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہی
کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

انکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈر گئے کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی یعنی غائب ہوگئی صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین کسیکو نظر نہین آتے ھ عائشۃ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ق لہ لہا حِينَ قَالَتْ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین او ر سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عایشہ رض سے کہا جب اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کر کے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹھے اور نے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہی کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جا کر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملا کر لوگون سے کہتے ہین سو وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی او ر باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہین اور اونکی اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے ھ ابن مسعود تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قالہ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ تفرد بہ مُسْلِمٌ أَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ رض سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ چند صحابہ نے حضرت پاس آ کر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن تو بھی بات سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کروا تا ہی لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی ھ رافع بن خدیج ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اامون کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ

اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عایشہ رضہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ اپنے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق ابو ھریرۃ رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اھل الخیل والابل والفدادین اھل الوبر
والسکینۃ فی اھل الغنم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہی اور بڑائی مارنا اور
گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخواری بکری والون مین ہی ف
اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجّال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سائیس اور شتربان
اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ھ ابو ھریرۃ رب اشعث
مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ
دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین یعنی خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا
ظاہر کی تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو
فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
مگر یہ بھی سمجھے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان خاکسارون کو
مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی
کو پسند ہی خم سھل بن سعد رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیھا وموضع سوط احدکم
من الجنۃ خیر من الدنیا وما علیھا والروحۃ یروحھا العبد فی سبیل اللہ او الغدوۃ خیر من الدنیا
وما علیھا بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا
اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمھارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز
بندے کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہو
کہ دنیا فانی ہی اور آخرت عمدہ اور باقی ھ سلمان رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شھر وقیامہ وان مات جری
علیہ عملہ الذی کان یعملہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان مسلم مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام
پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا
اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہوجاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور
قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا ھ عایشۃ رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی نماز فجر سے کمتر ہی ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہی حضرت کا
دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے ھ المغیرۃ بن شعبۃ ساقی
القوم آخرھم شربا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین ف
یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہو
اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہی ف ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر بخاری اور مسلم مین

یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے ھ جابرؓ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا
وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ قاله لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھن کرنے کے واسطے
اور محتاجوں کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد میں یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب
یا کوئیں پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجوں کو دیتے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ اَبْيَضُ
مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا بخاری
اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی
بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیئے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے
ف ہرچند پیاس تو ایکبار کے پینے میں جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے ھ اُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ
لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ
آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول
ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھکو بھی اس
دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجھکو بھی ملیگی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ اَنْفَقْتَهُ
فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى وَدِينَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلَى
اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِي اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے
اپنے گھر والوں پر خرچ کی ان سب میں بڑا ثواب وہ ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال
کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا
حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے ھ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ
فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلٰثًا قاله لَهُ حِينَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان
ہے اوسکو خنزب کہتے ہیں سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھتکار دے یہ حضرت نے
عثمان بن ابی العاصؓ سے فرمایا جب کہ اونہنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرا اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجھکو قرآن کے پڑھنے میں شبہہ
ڈالدیتا ہے ف یعنی جو شیطان کہ نماز میں شبہہ ڈالتا ہے اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث میں آیا ہے کہ جو
شیطان وضو میں شبہہ ڈالتا ہے اوسکا ولہان لقب ہے خ عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُو لَكِ
بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

داخل ہو اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین **ق** اَبُوْ بَکْرَۃَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری
اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحجہ **ف** امام احمد نے اس حدیث کا
مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھ ہی کم نہین ہوتے اگر ایک اونتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اوروں نے
کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم **ھ** عُمَرُ صَدَقَۃٌ
تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہی سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہئے
ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو
نمانے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین **ھ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ
اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہی جب کہ اونٹ کے بچون کے
تلوے جلنے لگین **ف** یعنی چاشت کے وقت ریتل گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹوں کے گرد ہو جاتے ہین
مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین
ہی اوابین اون عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ
صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے
افضل ہی **خم** ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ
اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ اور ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی
نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس ۲۵ حصے افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہی اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس ۲۷ درجے کا ذکر ہی **ق**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ اَنَّ
اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰٓى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین
اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند ۲۰ درجے زیادہ ہی یعنی پچیس یا ستائیس ۲۷ اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب آدمی نے وضو کیا اچھی طرح پھر مسجد مین آیا
اس حالت سے کہ سوا نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا
اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہیے یعنی
مسجد مین نماز کے انتظار مین گذریگی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک
کہ اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھیگا فرشتے کہتے ہین الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر
برحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات کرے یا وضو نہ ٹوٹے **ف**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اوسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور نہین تو کبیرہ گناہ ہے ھ انس سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ
أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوَى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ عَادَهُ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہے کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو
دنیا میں بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے
پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا
جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہے اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت
مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہے نہ آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے موںہہ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی ھ ام سلمۃ
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات
کیا ہی رحمت کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہے کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگاوے یعنی تا کہ
تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت
ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین معلوم ہوئے
ق أَبُو هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو ھ شداد
بْنُ أَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا
عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین
شداد بن اوس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے تو نے
مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے
مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوا تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہے ف اللّٰهم سے إلا أنت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالوا ور حلق طبی ہوا پنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم اوپر عود
اس کوٹ کو ہو اسلئے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو باپنچ بیماریون
کو نہین ذکر کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت
زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے
بخار کو شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور
کھانسی اور دمہ اور غشی اور سر خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** ابن عمر علی المرء المسلم السمع
والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے
یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت و فرمان داری نچاہیے
ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** ابو ہریرۃ علی
انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا **خ** ابو ہریرۃ عمرو بن لحی بن قمعۃ بن
خندف ابو خزاعۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا
باپ ہی **ف** یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہ لوگ مضر کے گروہ مین نہین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا
حضرت نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا **م** ابو ایوب غدوۃ فی سبیل اللہ
او روحۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس و غربت مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین
صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی
م جابر غلظ القلوب فی اہل المشرق والایمان فی اہل الحجاز مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت
سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **م** النواس بن سمعان غیر الدجال اخوفنی
علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی
علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ
فواتح سورۃ الکہف انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ
وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم

ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئی تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی اور حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا اور ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہی تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین **ق** ابن عمر صَلوٰةُ اللَّیلِ مَثنیٰ مَثنیٰ فَاِذَا خِفتَ الصُّبحَ فَاَوتِر بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر **ف** امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہی اور یہی حدیث انکی دلیل ہی **ھ** ابو ہریرة صِیَاحُ المَولُودِ حِینَ یَقَعُ نَزغَةٌ مِّنَ الشَّیطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہی **ھ** ابو ہریرة ضِرسُ الکَافِرِ مِثلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلدِہٖ مَسِیرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ کے برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے **ھ** جابر طَعَامُ الوَاحِدِ یَکفِی الاِثنَینِ وَطَعَامُ الاِثنَینِ یَکفِی الاَربَعَةَ وَطَعَامُ الاَربَعَةِ یَکفِی الثَّمَانِیَةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی **ف** یعنی مومن کو حرص سے بچنا اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے ایک وزر آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکھا رہے اور دیکھا کرے **ھ** صُہَیبُ بنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمرِ المُؤمِنِ اِنَّ اَمرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیرٌ وَّلَیسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلمُؤمِنِ اِن اَصَابَتہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیرًا لَّہٗ وَاِن اَصَابَتہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیرًا لَّہٗ مسلم مین صہیب بن سنان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقرر اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوا مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہوا اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو **ف** یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین **ھ** جابر بن سمرة عَلٰی مَا تُومِئُونَ بِاَیدِیکُم کَاَنَّہَا اَذنَابُ خَیلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا یَکفِی اَحَدَکُم اَن یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیہِ مَن عَلٰی یَمِینِہٖ وَشِمَالِہٖ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا اپنی دم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون **ف** نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا **ق** اُمُّ قَیسٍ بِنتُ مِحصَنٍ عَلَامَ تَدغَرنَ اَولَادَکُنَّ بِہٰذَا العِلَاقِ عَلَیکُنَّ بِہٰذَا العُودِ الہِندِیِّ فَاِنَّ فِیہِ سَبعَةَ اَشفِیَةٍ مِّنہَا ذَاتُ الجَنبِ یُسعَطُ مِنَ العُذرَةِ وَیُلَدُّ مِن ذَاتِ الجَنبِ بخاری اور مسلم مین

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام
اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگر والے بالون والا ہے اوسکی آنکھ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اوسکی شباہت
دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سر کی آیتین اوسپر پڑھے
سو وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھاویگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو صحابہ
بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اوسکو زمین پر دیر لگیگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن ان دنون مین سے ایک دن تو سال بھر کے برابر اور دوسرا دن
جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو
اوسی طرح اوس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ کہ ہوا
پیچھے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسپر ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا
سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر
اور کشادہ تھن کر اور کوکھین خوب بھر کر یعنی خوب موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے
قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے
کچھہ باقی رہیگا اور دجال ویرانہ مین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر اوسکے پاس
جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا سو اوسکو
قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اوسکو زندہ کر کے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی علیہ السلام اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین
جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے
تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسی اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مر جاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہان تک اونکی نظر
پہونچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے تو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسی
بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے
سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا
میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان تک
کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب
آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کر کے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسی اور اوسکے
اصحاب گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر
خدا کا رسول عیسی اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک مر جاوینگے

قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما إسراعه في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذرى وأسبغه ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول لها أخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك إذ أوحى الله إلى عيسى إني قد أخرجت عبادا لي لا يدان لأحد بقتالهم فحرز عبادي إلى الطور ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم إلى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة مسلم

عن نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے کا خوف مجھکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوائے مجھکو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمسے پہلے

حضرت نے بیان فرمائی ھ جابر كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ ق قَالَهٗ عَلٰی ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم میں
جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سو تم میں سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار
ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب وسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ
تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہے تب حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو
بگاڑتی ہے ق ابوہریرۃ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے سوا موت کے ف یعنی سب بیماریوں کی کلونجی دوا ہے باقی اسکی
تفصیل ساتوین باب میں گذری ق ابوہریرۃ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے میں ثواب ہے ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسیکا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اسکو
پانی پلاؤں مجکو اسمیں کچھ ثواب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر
ھ جابر فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمیں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جو کھیت اونٹوں پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوس میں بیسواں حصہ
زکوۃ ہے ف جسمیں کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمیں محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہے
ھ جابر قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
یہودیوں پر اونھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد ٹھہرایا ف اسمیں اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس
قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم
میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہے جتنا فرق ہے ایلہ اور یمن کی صنعا میں اور البتہ اوسمیں آبخورے
ہیں آسمان کے تاروں کے شمار برابر ف ایلہ شام میں ایک بستی کا نام ہے اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہے ق ابوہریرۃ قُرَيْشٌ
وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہیں
اونکا کوئی مددگار نہیں سوائے خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اونکی
فضیلت بیان کی خ ابن عباس كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ میں اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھدّے کو دیکھتا ہوں کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہے ف قیامت کے قریب ایک حبشی
کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ھ عقبۃ بن عامر كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم میں عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس
محتاجوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن
عوف كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ قَالَهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن عوف رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ایک جان کا سا ہوگا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور اونکو پھینک دیونگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک اور چھوٹے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے سر کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اوسکا حضرت عیسی کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مر جانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھہ قصور یا بے انصافی ہو جاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی **ھ** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو **ھ** أَبُوْ مُوْسٰى وَأَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسی اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عایشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عایشہ رض نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام کی خبر
قَالَ لِعُمَرَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ **ق** لِأَحَدِ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ
مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جب تجھ
کو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق
نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا **ف** خیبر مین یہودی بستے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری
رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمھارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا
تب عمر فاروق رض نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا
فاروق نے کہا ای دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے
جنکا تیما اور اریحا نام ہی **ق** عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ
قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ
فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون
کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے
عقبہ سے فرمایا جبکہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو
خاوند کو دودھ پلایا تھا **ف** جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے
پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے
رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور
دو عورتین تب اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی **ق** أَنَسٌ كَيْفَ يُفْلِحُ
قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ **قَالَهُ** يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا
اور حال آنکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین ذکر کی اور مسلم نے پوری سند
بیان کی **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے **ف** یہ اسواسطے
ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ أَلِلصَّلٰوةِ وَيُرْوَى لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ وَيُرْوَى أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ
فَأَتَوَضَّأُ **قَالَهُ** حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کس واسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون
اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے
آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے **ف** پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا الخ

ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق
ابو ہریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ لتلتہب علیہ نارا اخذہا من الغنائم یوم خیبر
لم تصبہا المقاسم ق الہ لعبد لہ اسمہ رفاعۃ یقال لہ مدعم قتل بوادی القری مقفلہ
من خیبر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی تو
اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سے اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا
رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک
بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف
کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہے جب لوگون نے یہ سنا
تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو
جلاتا ام جابر بن سمرۃ کم من عذق معلق او مدلی ویروی مذلل فی الجنۃ لابی الدحداح مسلم مین جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت سے خرما کے گچھے لٹک رہے ہین یا جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہے کہ بہشت
مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہے ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا
یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابودحداح
نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابودحداح مرگئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہے
کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے خم ابو ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ
او قال یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل
فانہا لک نافلۃ ق ام لہ بخاری مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب کہ تجپر ایسے حاکم ہونگے
جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین
حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے
حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی خم ابن عمر
او عبد اللہ بن عمرو کیف انت یا عبد اللہ بن عمرو اذا بقیت فی حثالۃ من الناس قد مرجت عہودہم
وامانا تہم واختلفوا فصاروا ہکذا وشبک اصابعہ قال فکیف اصنع یا رسول اللہ قال تاخذ
ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل علی خاصتک وتدعہم وعوامہم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد وپیمان اور امانت داریان
بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھونکی
اونگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو
لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

قرض ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض لا دیوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے
ھ جابر معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا و اصحابہ یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ اونکے نرخرون سے نیچے نہیں اوترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رض نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن بدنامی ہو گی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

ھ سلمان بن عامر الضبی مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما و امیطوا عنہ الاذی مسلم میں سلمان بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

ھ کعب بن عجرۃ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث و ثلثون تسبیحۃ و ثلث و ثلثون تحمیدۃ و اربع و ثلثون تکبیرۃ مسلم میں کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا وے الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

ھ المسور بن مخرمۃ معی من ترون و احب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین اما المال و اما السبی وقد کنت استانیت بکم قالہ لوفد ھوازن حین جاءوہ مسلمین فسألوہ ان یرد الیھم اموالھم و سبیھم بخاری میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمہاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اونہوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہوویں تو اونکے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب اونکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونہوں نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے

خ ابن عمر مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد الا اللہ و لا یعلم احد ما یکون فی الارحام و ما تعلم نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت و ما یدری احد متی یجیء المطر بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اونکو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینہ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کھانے کے واسطے واجب نہین ہرچند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی
لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تا کہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین **ق** ابن عباس لم یکن
لھم یومئذ حب ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا
کی اوس وقت وہان زراعت نتھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے **ق** عائشۃ لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی
اللیلۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت
مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اونکے حق مین دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین
ھ ابو قتادۃ متی کان ھذا مسیرک منی **قالہ** لابی قتادۃ سحر لیلۃ التعریس حین دعمہ
ثالثۃ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اونسے تیسری بار حضرت کو تھام لیا **ف** حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین یون
دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد
غیر خزایا ولا ندامی **قالہ** لوفد عبد القیس حین قال لھم من القوم او من الوفد فقالوا ربیعۃ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وین نہ شرمندے
حضرت نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین **ف**
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب حضرت کی خدمت مین مسلمان ہو کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی **ق**
ابو قتادۃ الحارث بن ربعی مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح
منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد
والشجر والدواب بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی
یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مر گیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہی
ف ابو ھریرۃ مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے **ف** یعنی مالدار ہو کر

عَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَا اَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا اِلٰی قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کَتَبَهٗ اِلٰی قَیْصَرَ ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے روم کے پادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوپر سلام ہی جو
راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین و دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دو
ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تونے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعین کا
گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے
درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے
بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین
حکم الٰہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے
حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے پادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے
سردار کو خط دیا اوسنے روم کے پادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا پادشاہ اوس وقت ایلیا آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہی
کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہی مینے
کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے پادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا پادشاہ نے کہا میرے ساتھیون
سے کہ مین اس شخص سے کچھہ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونیکا ڈر نہوتا
تو مین حضرت کے حال مین کچھہ جھوٹھہ بولتا پادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور
عمدہ خاندان ہی پادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین پادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے
کبھی جھوٹھہ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین پادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوتے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے
تابع ہوئے ہین پادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین پادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے
اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین پادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان پادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین پادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن
اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین نملا سکا
پادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر پادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا
کہدے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو تونے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان
ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ تھا تونے کہا نہین سو اگر کوئی پادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے
باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تونے کہا غریب ہین سچ یہی حال ہی پیغمبرون کا یعنی
اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی
تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھہ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھہ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

سواے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کر لین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑ جاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمناے دیدار مین اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا **شعر** حب احمد ہی سراپا ایمان ٭ جان و مال اوسکی جھلک پر قربان ٭ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اور کسیکی ما کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ما کو گالی دیتا ہی **ف** یعنی جب کسیکے ماباپ کو گالی دیگا تو وہ بھی اوسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماباپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سواے اسکے **ف** حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہو سکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے لیے ملنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ

كَالرِّيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فتنون کے ذکر مین فرمایا
کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور
بعضی بڑی ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تینون فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے
کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم
ق أَبُو هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَإِنَّهَا
فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ دنیا کی آگ تو ہمی
آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادہ رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی
آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ ق أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ
عَلَى الْأَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی
راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر ف ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سوکر ہنستے
جاگے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر
سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوترکے سواری سے گرپڑین اور مرگئین
ق أَبُو هُرَيْرَةَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ
طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے
کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجھکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجھکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا
یقین کیون نہین لیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ
پکڑے اور اگر مجھکو قیدخانے مین دیر لگتی بقدر درازی زندگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا
ف حضرت نے حضرت ابراہیم ع کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے
دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجھکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد
اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت کے
مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجھکو دفع کفار کا زور ہوتا یا کے واسطے
کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتا ہی تو نے کہا کہ نہین یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا
اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال کو
پہونچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی
آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے
ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا
تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو
نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین
آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین
اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور
حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت
غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم
اوس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے
روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور
بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے
اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمھارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو
پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا
اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے
اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا
یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمھارا
کیا خوب دین ہی تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور ہوگا
اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا
اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رض اور حضرت عثمان کی
خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین
سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی
بادشاہون نے عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا
اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے
بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہی ھذا یفد منھن ثلث لا یکدن یدن شیئا ومنھن فمن

اور جنگ کروایا چاہتا ہی باقی قصہ ابو بصیر کا پچھلے باب مین گذرا ق جابرؓ وَیْلَكَ مَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی ہی جسکو مین انصاف کرونگا جبکہ مین نے انصاف نکیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اونھون نے وضو کیا اور اونکی ایڑیان خشک رہ گئین یعنی وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہے پاوی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَیْلٌ لِّلْعَرَاقِیْبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک رہینگے تو دوزخ مین جلینگے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رہنا ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی ق زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا فَقَالَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ بخاری اور مسلم حضرت زینب بنت جحش رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مر جاوینگے اور حال یہ کہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہونے اور نیک لوگ کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاینگے ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب برباد ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَعْنِی الرَّجُلَ الَّذِیْ یُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اوس مومن کو خوب زد و کوب کر کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا کہ تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا کہ اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص یہی ہی پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اوسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہی اور حال آنکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی خ ابن مسعودؓ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِیْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِیْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسفؑ کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت
لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کرنے مے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف
بلانے والے کے ساتھ نکلنے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس
گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف نکلنے مین
نکر بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا ہو لِاَبِیْ ذَرٍّ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ قَالَهٗ حِيْنَ سَاَلَهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابوذر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہے مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا
ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان خ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَ عَمَّارٍ يَدْعُوْهُمْ
اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاوے
اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضی رض اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی
اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا
شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا
يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاۤءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ
سَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے
پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت
بھی دیتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجون کو دیتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح
کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہین سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھہ نہ گھٹا دیگا یہ حضرت نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا
حال پوچھا ف قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہے اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی
کہ وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے
کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہے نماز روزہ کہ اوسمین کچھہ مال نہین خرچ ہوتا ہے بطریق اولی کرتا ہوگا ق
اَبُوْ بَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَهٗ مِرَارًا بخاری اور مسلم
مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہے کہ وہ غرور مین آجاتا ہے کہ مین ایسا ہون
اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب ہوا ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ
حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ يَعْنِيْ اَبَا بَصِيْرٍ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی
مان کی بدبختی ہو یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح
ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کر دین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین
چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑا چاہتا ہے

تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا تو حضرت نے
فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے
پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نتھا قربانی ساتھ تھی اور حضرت کے ساتھ صحابہ احرام
باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت ہم سے لڑنے کے
واسطے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ
اوسکے روبرو کروائے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو
زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اونکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہوا

ق مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرت نے اسکے روزہ رکھنے
نرکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو
قرابت ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے مین برابر ہی ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ
اور اونگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہی پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب اونگلیون کی برابر ہی چھوٹی
ہون یا بڑی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نلی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین
لاتے یعنی حضرت میمونہ رض کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال
صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام نہین ہوتی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى
يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی بلا کی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی ف
صحیح بخاری مین روایت ہی کہ مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہ رض نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہونگے
ابوہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی بتلا دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون
کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا
ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں وہ نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا

الاعراض فان اخطأه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا ق قاله حين خط
خطا مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خطوطا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاری مین
عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی
امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اسنے کاٹا
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر
چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے
گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا
حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے ق
عائشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجدنا
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاکتر ہے
حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے
اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمین دنیا کی فلاح ہے اور اوسمین آخرت کی خ عائشة هذا ان شاء الله
المنزل قال حين بركت ناقته عند مواضع المسجد بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو
یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی
اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین
جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہے وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا
گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس هذا جبرئيل
اخذ براس فرسه عليه اداة الحرب بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے اپنے گھوڑے
کا سر تھامے ہے اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا م العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس قاله يوم حنين
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی
ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر
کفار کو شکست ہوئی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها
له يعني رجلا من بني كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني اتيه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فلما اشرف عليهم او فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم دعوني اتيه
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اوس قوم سے ہے جو قربانی کے جانورون
کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

اِلَى الْعَيْنِ بِاَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِاَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُوْنَنِي فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِي وَعَابُوْنِي فَقُلْتُ كَيْفَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَّا مَا لَيْسَ يَحْضُرُنِي لَفْظُهُ وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِي عَلٰى مَنْ لَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهُ بَعْدَ لَيْلَتِي
هٰذِهِ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهُ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ
تَسْلِيْمًا مسلم مین ابو عبیدہ بن جراح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ وہ کچھ
گوشت سے کچھ باقی رہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق مین
فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا
کھانا ہوچکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار
گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے
اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر اترا وے
تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی **ف** حسن صغانی جو کتاب کے مصنف ہین نے کہا کہ خدا اوسکی امید وہی جو اپنی قدرت سے برلاوے
اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ سن چھ سو بیس
ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجھکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تھا آخر
تو رات کو ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس
موجود ہین تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈال دیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکرا کے
فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہین جانتے
تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور ان لوگون نے مجھکو عیب لگایا تو مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی
لفظین مجھکو یاد نہین ہین لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث ان لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنی نا اہلون کے روبرو
حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر پھر حضرت ان لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے
اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اونہین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے
اختلافات مین حضرت ہی کو حَکَم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اداسی نہین پاتے اور اپنا
کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث
نا اہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہی مشتاق بندے کو چاہیے کہ نا اہل کے روبرو ضائع نہ کرے **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ
مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو
پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اونپر کمتر ہلکا عذاب ہی **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ
يَعْنِيْ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

قا ہو نچلیگا ق ابو ذر رض ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من ہم قال
ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ
وقلیل ما ہم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتہا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم
ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا کلما نفدت اخراہا عادت علیہ اولہا
حتی یقضی بین الناس بخاری اور مسلم نے ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے
کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ما باپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور
اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گا اور بکری کا مالک اونکی
زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو ٹکرینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے تلیون
اور کھرون سے جب پچھلا جانور گذر چکینگے تو پہلا جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو نچا روندا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا ف
ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین زکوۃ
دیوین نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت سے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی ح ابو ہریرۃ ھما من طعام
الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت اللہ لہم ان لا یمروا بعظم
ولا بروثۃ الا وجدوا علیہا طعاما قالہ لہ حین قال لہ لا تأتنی بعظم ولا روثۃ فقال ما بال
العظم والروثۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال تو یون ہی
کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو اونھون نے مجسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس
ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اوسپر اپنی خوراک پاوین حضرت نے ابو ہریرہ سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نلانا تو ابو ہریرہ نے
کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہی ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون اور ہڈی
اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اونکی
تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہی اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے
ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا ھر ابو عبیدۃ بن الجراح ہو رزق اخرجہ اللہ لکم فہل معکم من لحمہ
شیء فتطعمونا قال ابو عبیدۃ فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ فاکل
قالہ فی حوت میتۃ رماہ البحر قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب حقق اللہ بسلطانہ
آمالہ وصدق ببرہانہ اقوالہ اخذت مضجعی لیلۃ الاحد الحادیۃ عشرۃ من شہر ربیع الاول
سنۃ اثنین وعشرین وستمائۃ وقلت اللہم ارنی اللیلۃ نبیک محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی المنام فانک تعلم اشتیاقی الیہ فرایت بعد ہجعۃ من اللیل کانی والنبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فی مشربۃ ونفر من اصحابی اسفل منا عند درج المشربۃ فقلت یا رسول اللہ
ما تقول فی حوت میتۃ رماہ البحر احلال ہو فقال وہو یتبسم الی نعم فقلت وانا اشیر

بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی خ انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبَتَيْهِ
ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی
دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف
دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا چھوٹ جانا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا
اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خ ابو هريرة اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ
وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا
دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت
ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور گمراہ کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی
خ ابو هريرة اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِاَسْرَعَ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر
بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون
ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی
اوسکا دونا چوگنا خدا اپنے بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی
جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی ه ابو هريرة اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا
سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بد کام کو کیا
تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف
سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی ایک ہی
رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی
اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دلمین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا
اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم
مصمم سوا خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا
کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا
چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ق ابو هريرة اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے تیار کر رکھا
ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے
واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عایشہؓ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے ص حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم میں حمزہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف و آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے ھ أَبُو مُوسٰى هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِي سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعے میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اون میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اوس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح میں موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے خ أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْقَبْضُ أَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ پر ہے خرچ کرنا اوسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ میں سے کچھ نہیں کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اوس وقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہے یا یون فرمایا کہ فیض ہے کسیکو اوٹھاتا ہے اور کسیکو جھکاتا ہے ف یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہیں ھ أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ وَفِي رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب میں گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَر

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ جَلَّ جَلَالُهُ

گیارھوین باب میں قدسی حدیثین ہیں جنکو حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہے قدسی حدیث اوسکو کہتے ہیں کہ حضرت یون کہیں کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن کا مضمون اور الفاظ دونون خدا کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکھونگا اپنے سایے مین جس دن کوئی سایہ نہین ہی میرے سایے کے سوا **ف** یعنی جو آپسمین یہہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایے مین ہونگے **ع** ابو ہریرہؓ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروا لیا اور اوسکی مزدوری نہ دی **ف** خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر **م** ابو ہریرہؓ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھا اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے **ف** پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورۂ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی **خ** ابو ہریرہؓ كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال انکہ اول بار کا بنانا مجپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال انکہ مین تو ایسا اکیلا پاک ہون جو کہ مجکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مُردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاری کہتے ہین عیسی خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے **م** عیاض بن حمار كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حق کی طرف مائل پیدا کیا جو باطل دین

ه ابو هريرة انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معي غيري تركته وشركه
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا
جسمین میرے ساتھہ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل
دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو
دوسرے کا اوسمین کچھہ بھی لگاو نہو ق ابو هريرة انا عند ظن عبدي بي وانا مع عبدي اذا ذكرني بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور آسکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھہ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھہ ہوتا ہون
جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو
اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی
اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے
کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جو بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور
دیوانہ گنا جاویگا ق ابو هريرة ان الصوم لي وانا اجزي به بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاونگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی
طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود اری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے
تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوکھ
پیاس نہین جسکو روکین ه انس ان امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق
الخلق فمن خلق الله مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی
ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات
کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچا دینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول
اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہو اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث مین آیا ہی جسکو
ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ه ابو هريرة ان للصائم فرحتين اذا افطر
فرح واذا لقي الله فرح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے
روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ
پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا خ ابو ذر اني حرمت الظلم على نفسي وعلى عبادي
الا فلا تظالموا بخاری مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا
خبردار ہو جاو ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند کرتا ہی
ه ابو هريرة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ۔ ہمہ تن چشمیم تا نظر آئی ۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا محو کمال بدون ترک نفل
نہیں میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیروں کو ایسا کمال ثابت کرتے ہیں یہ انکا غلط گمان ہی اور ایسے
نفس کا کہنا کرکے لوگ تو حرص کی پوجا کر ڈالتے ہیں خ ابو هريرة ما لعبدي المؤمن عندي جزاء اذا قبضت صفيه
من اهل الدنيا ثم احتسبه الا الجنة بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا ایماندار بندے کا
کوئی بدلا نہیں جب کہ میں نے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو
یا بیٹا یا بھائی یا استاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا خ انس و ابو هريرة من اهان لي وليا وفي رواية
من عادى لي وليا فقد بارزني بالمحاربة وما ترددت في شيء انا فاعله ما ترددت في قبض نفس عبدي
المؤمن يكره الموت واكره مساءته ولا بد له منه وما تقرب الي عبدي المؤمن بمثل الزهد في الدنيا
ولا تعبد بمثل اداء ما افترضته عليه بخاری میں انس اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی
حقارت یا ذلت کرے اور دوسری روایت یوں ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز میں
جسکا میں کرنے والا ہوں مجکو تردد نہیں ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور میں
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہوں اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہیں یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہیں چاہی
ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کو
کچھ خوف اور غم نہیں اولیاء اللہ وے ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت میں تردد ہوتا ہی کسی کام میں
ویسا تردد نہیں ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمیں مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی ذریعہ
ترک دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی عبادت اوسکے فرض سے افضل نہیں یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونیکا مشتاق ہو اوسکو لازم ہی
کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز میں
تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچیں مارین اور پیر کے بتلائے وظیفے کو دو دو پہر پڑھیں ھ جندب بن عبد الله عن الله قال من ذا الذي
يتالى علي ان لا اغفر لفلان اني قد غفرت له واحبطت عملك مسلم میں جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ میں فلانے کو نہ بخشونگا تحقیق اوسکو تو میں نے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے
یہ بات کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسپر اوسنے
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکو نہیں معلوم کیسا ہی سخت
کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہیں ہوا اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب
توبہ کرے ھ ابو هريرة ومن اظلم ممن ذهب يخلق خلقا كخلقي فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة
او ليخلقوا شعيرة مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بناوے مخلوق کو میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناویں یا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک جو بناویں ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ تشبہ

بعنے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار اسکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم آلہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **ھ** ابو ہریرہ ۃ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِّي وَيُرْوَى لِعَبْدِي اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یعنی کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونسؑ بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جانکر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا **ھ** ابو ہریرہ ۃ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِّعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے **مش** ابو ہریرہ ۃ مَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِي لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَاُعِيْذَنَّهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے پیدا کرتا ہی یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھہ کان ہاتھہ پانون کا حافظ ہو جاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھہ اور پانون سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت آلہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور لبستگی نہین رہتی اور بجز رضاے آلہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جس مین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھہ کان ہاتھہ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین بے اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب آلہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب آلہی ہو کر

الباب الحادی لیجزیا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللهَ
اوسکا جالی وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ فرماتا ہی ای میرے بندو تم
سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے
کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات
اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو
اور کبھی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے
متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور
تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے
ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک
آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے
یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون
پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا
بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی
اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا تمہارا کوئی کام نہین
چل سکتا نہ دنیا مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے
گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس پر میری سلطنت کی
کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بے حساب کی مثال دی
کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا
سبب تمہارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** اَبُوْهُرَیْرَۃَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ
وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ
یَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَیْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِکُ
بَعْضًا وَّبَعْضُهُمْ یَسْبِیْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون
تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے
نہ مار ڈالونگا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر
تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر ان کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرینگے اور
بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط
پڑیگا کہ سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو

مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ھر ابو ہریرة
یَا ابْنَ آدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرج کیا کر مین
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرج کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا نمود کے مقام مین ھر ابو ہریرة یَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ
یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ
اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهٗ لَوَجَدْتَّ
ذٰلِکَ عِنْدِیْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق
سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین
کہ فلانے میرے بندے نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف
اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات
سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین ادا حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ھر ابی ذر یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ
اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ
یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ
وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا
نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ
مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ
وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ
صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ

اور مال اور گھر لوٹ جانے اور الٹ پھیر سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ
لوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بد دعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمر و اذا رجع
قالهن وزاد فيهن آيبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر
عبده وهزم الاحزاب وحده ۵ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے اور حضرت سفر سے پھرتے تو اوس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہیں ہم اپنے رب کے شکرگزار ہیں سچا کیا خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے ف اسمیں اشارہ
جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق انس اللهم آتنا في الدنيا حسنة
وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار كان هذا اكثر دعاءه بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے
ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب
اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰ رض سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
مراد بدبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے م ابو هريرة رض
اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بد خو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی
بے تقویٰ ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی خ زيد بن ارقم اللهم اجعل اتباعهم منهم
يعني الانصار بخاری میں زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انہیں میں کر دے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق انس اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت ابراہیم نے
مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشائش رزق یا باطنی فیض ہے ق ابو هريرة اللهم اجعل
رزق آل محمد قوتا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف
یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتات نہ ہو اسواسطے کہ کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے
شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی
کتاب میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور اوسی
کتاب میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ

وقت مین لاکھون بلکہ کروڑون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا
اختلاف اور شر و فساد اور غارتگری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْأَدْعِيَةِ

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جن مین ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے
کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر
گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے **ق** عَائِشَةَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا **كَانَ** إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ مَسَحَهُ
بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی
ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ
سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے **خ** انس اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ **قَالَهُ** عِنْدَ
إِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُودِيٍّ عِنْدَ مَمَاتِهِ وَكَانَ يَخْدِمُهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا **ف** ایک
یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے اسطرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر
سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو
خ أَبُو أُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
كَانَ يَقُولُ إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا
شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھہ حاجت نرہے ای ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب آپکا دسترخوان
اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی **م** ابن عمر اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ
وَالْأَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ أَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ مسلم مین عبد الله
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو
قابو نکرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکو کاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین
اور وہ کام چاہتے ہین جس سے تو راضی ہوجاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی
سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

حضرت کے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی ھ علی و عائشة اللهم اعوذ برضاك من سخطك
وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك س د ن
علی مرتضی رض اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھسے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا و تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی آپ کی
خود تعریف کی ف مصابیح میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ
حضرت کے تلووں پر پڑا اور حضرت سجدے میں دعا کرتے تھے ھ ابن عباس اللهم اعوذ بعزتك لا اله الا انت ان
تضلني انت الحي الذي لا يموت والجن والانس يموتون مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
میں پناہ مانگتا ہوں اسواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ہمیشہ زندہ ہے
جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوینگے ق انس اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا قاله في
الاستسقاء بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینہ کو برسا الٰہی ہمپر مینہ کو برسا الٰہی
ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب میں دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہیں بند ہوگئیں دعا کیجیے
کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر اب نہ برسے الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں
میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا
ھ ام سلمة اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين
واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی اوسکا حافظ اور نگہبان
رہ اور بخش دے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمیں روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے
خاوند تھے جب وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی ھ عائشة اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد مسلم میں
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردوں کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے
اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو مدینے میں مرا اور وہاں گڑے ق ابو موسى اللهم اغفر لعبيد ابي عامر اللهم
اجعله يوم القيمة فوق كثير من خلقك او من الناس قال ابو موسى فقلت ولي يا رسول الله فقال
اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيمة مدخلا كريما بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے بالا کر فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا کر ابو موسی
نے کہا میں نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش دے اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام میں

ابن عباس اللّٰهم اجعل في قلبي نورًا وفي سمعي نورًا وفي بصري نورًا وعن يميني نورًا وعن شمالي نورًا واما مي نورًا وخلفي
نورًا وفوقي نورًا وتحتي نورًا واجعلني نورًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی میرے
دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے
پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات
مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجکو حق گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے **ح**
عائشة اللّٰهم ارحم عبّادًا يعني عبّاد بن بشر **قاله** حين تهجّد في بيت عائشة فسمع صوته
فصلّى في المسجد بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آلہی عبّاد پر رحم کر یعنی عبّاد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عایشہ رض کے
گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین
تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی **ق** البراء بن عازب اللّٰهم اسلمت نفسي اليك ووجّهت وجهي اليك
وفوّضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبةً ورهبةً اليك لا ملجأ ولا منجا منك
الّا اليك اللّٰهم امنت بكتابك الذي انزلت ونبيّك الذي ارسلت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا آلہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونھہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی
تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف آلہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اوتاری اور تیرے
پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان
پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی **ھ** سعد بن ابي وقّاص اللّٰهم اشف سعدًا اللّٰهم اشف سعدًا اللّٰهم اشف
سعدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ آلہی سعد کو شفا دے آلہی سعد کو شفا دے آلہی سعد کو شفا دے
ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لیگئے تب دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی **ھ** ابو هريرة اللّٰهم اصلح لي
ديني الذي هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي اخرتي التي فيها معادي
واجعل الحيوة زيادةً لي في كل خيرٍ واجعل الموت راحةً لي من كل شرٍّ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آلہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی
اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے
واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی **ھ** المقداد اللّٰهم اطعم من اطعمني
واسق من سقاني مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے
ف جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے **ق** ابن مسعود اللّٰهم اعنّي عليهم بسبعٍ كسبع يوسف بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف**
جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا
ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف
سے ہی ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا
قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے
اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے ھ ابو ھریرۃ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ
وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ اگلا
خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے ق عائشۃ
اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى دعائہ عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو بلند رتبہ رفیقون مین حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف
رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی ق أُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
اللّٰھُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ دعائہ لانس بن مالك بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحان
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک رضہ
کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ماں یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح
مین روایت ہی کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہی کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ
انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس ۱۲۰ برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس ۱۲۰ لڑکے اونکے
پیدا ہوئے اور بصرہ مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عائشۃ
اللّٰھُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون
ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت
مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا
اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا ھ عائشۃ اللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی
حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع
السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرت سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین ہی
ھ علي اللّٰھُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي
فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ
فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كَانَ يَقُولُهُ

داخل کر **ف** ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس میں بھیجا تو ابو عامر کے زانو میں تیر لگا اوسی
زخم سے وے مرگئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین حضرت نے
یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسی ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے **ق** زید بن ارقم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ
وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی **ق** ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے
فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت
مکے میں پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈاوے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکے
حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اونمین سے بعضون نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈوانے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوا ویں حضرت کو یہ بات پسند آئی کہ انھون نے
حکم بجا لانے میں کیون تامل کیا اسواسطے تین بار سر منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے **م** عوف بن مالک الاشجعی
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
قالہ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھانٹتا ہے اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر
اور ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے
اوس میت کے ہوتا **ق** ابو موسی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو

والمستضعفين بمكة اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے
دبے ہوئے بیزور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اون پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا
ف مکے میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے حضرت نے
اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اونپر بددعا کی
ھ عمر اللهم انجز لي ما وعدتني اللهم آتني ما وعدتني اللهم ان تهلك هذه العصابة من اهل
الاسلام لا تعبد في الارض مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں وہ
فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرت نے
دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے آپکی
حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگوں کو میرے بعد
ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا
کہ کہیں دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت نیاز کا
اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر ہووے
اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیسامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن
عباسؓ اللهم انشدك عهدك ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم قاله يوم بدر وفي
رواية اللهم انك ان تشأ لا تعبد في الارض قاله يوم احد بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول و قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد
تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں
پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن جسے
میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپنے پلے سر کی التجا اپنے رب کی کی
تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت م
عائشة اللهم انما انا بشر فاي المسلمين لعنته او سببته فاجعله له زكوة واجرا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اوس دعا کو اوسکے واسطے گناہوں کی طہارت
اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان کو بددعا کروں تو اوسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بددعا عین دعائے خیر ہو جاوے
اس سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی ھ انس اللهم انهم من احب الناس الي اللهم انهم
من احب الناس الي اللهم انهم من احب الناس الي يعني الانصار مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الٰہی وے میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الٰہی وے

بَعْدَ قَوْلِهٖ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ
وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ
يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مسلم مین
علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سوا تیرے تو میرا رب ہی مین تیرا بندہ ہون مینے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئین نہین ہدایت کرتا
بہتر خوؤن کو سوا تیرے اور ہٹا دے مجسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوؤن کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھون مین ہی اور بدی تیری طرف نہین مین تجسے قائم ہون اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہون تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجسے
مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے الیک تک اور جب حضرت
رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین
تابعدار ہوگیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو
ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہی اوسکے
برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہی اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے
یعنی الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات
اور سلام پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چھپایا اور
جو مینے کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی
تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ
ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین **ھ** ابن عمر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ
اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ اَمَرَ بِهٖ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے
میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مار یگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہی اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان مین رکھ
اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ

حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بری اور نکمی
زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجّال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے **ف** نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی
کہ اوسوقت آدمی کے ہاتھ پانوُن کہے مین ہوتے نہین عقل ٹھکانے رہتی ہی تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہی **ق** اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ **کَانَ یَقُوْلُہٗ** اِذَا دَخَلَ الْخَلَاۗءَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون نر بھوت اور مادہ بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے
ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم
مین ابو سعید اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے
اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے **ف** مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت
پرستی مردون پر غالب ہو **ع** اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاۗءَۃِ نِقْمَتِکَ
وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری
دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے **م** عَاۗئِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے
عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجّال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون
گناہ اور تاوان سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا
فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا **م** عَاۗئِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ
صحیح مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا
م اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاۗءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نکرے اور اوس دل سے جو تیرے خوف مین نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی
نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جواہر تاین کلام اور
بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف
آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب
اور علم لغت مین بیہودہ دخل بیجا کرنا **م** عَاۗئِشَۃُ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی برائی
سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

میرے نزدیک اون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَأُ
اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ **قاله** مَرَّتَيْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ مِنْ بَنِي خُزَيْمَةَ بخاری مین عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد
بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے
اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان
ہوئے سو اسلئے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا
تاکہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب نہ سمجھے اونکو مارا اس سے یہ معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں **شعر** ما درون را بنگریم و حال را ۰ نی برون را بنگریم و قال را ۰ اور خالد کی طرف سے
یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے مین
یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید کفار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے
واللہ اعلم **ق** ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ
جو اوسکو چاہے **ف** حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
بخاری مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہی کہ
الٰہی مین ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر **ف** ان دونون حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت نے
اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی حد سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی م عَايِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ
خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ
بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے
اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جسکے واسطے یہ بھیجی گئی
ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی م ابن مسعود اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ
الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری
اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون **ف** عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی شرع
کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا خ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ

ق ابو هريرة اللهم اهد دوسا وائت بهم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس
کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن میں ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابو ہریرہ کی خاطر سے
یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت میں آئی ه علی اللهم اهدني وسددني وفي رواية
اللهم اني اسألك الهدى والسداد واذكر بالهدى هدايتك الطريق وبالسداد سداد السهم
علمه اياه مسلم میں علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو ہدایت کر اور سیدھا کرلے اور ایک روایت یوں ہے کہ الٰہی میں تجھسے
ہدایت اور راستی مانگتا ہوں اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہ چلنا منظور ہوتا
ہے تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہیں داہنے بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچا دے
شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر
پہونچتا ہے داہنے بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی
غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہوجاوے ه سعد بن ابي وقاص اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم من اراد اهلها
بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگوں
اونکے مد میں جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی میں گلتا ہے ف مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمینا آدھ
تین پاؤ ه ابو هريرة اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا
في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه السلام عبدك وخليلك ونبيك واني عبدك ونبيك وانه دعاك
لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه **كان يقوله** اذا اخذ اول الثمر
ثم يدعو اصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل میں اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے میں اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمکو ہمارے مد میں الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ
اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر میں تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں اور البتہ اوسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور میں تجھسے مدینے کے واسطے
دعا کرتا ہوں مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے میں چاہتا ہوں
حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے
مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلوں کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل
اور اناج دونوں کی دعا کی اسواسطے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں سنت یہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا
مناسب ہے ش ابن عمر اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام میں الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن میں ف پوری روایت یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے
برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہیں ہیں زلزلے اور فساد ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے
شام کا ملک مکے مدینے سے اُتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا
کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے ه عبد الله بن بسر

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اونکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون
کو اختیار کرنا **ق** ابوبکر اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ
من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان پر
ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور
نہایت مہربان ہی **ف** صدیق اکبر رضی سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون حضرت نے
مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے ھ البراء بن عازب اللّٰھم انی اول من احیا امرک اذا اماتوہ
قالہ حین حمّ علیہ بیھودی محمم مجلود ثم امر بہ فرجم مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول
مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا
ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد
اور یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی تب حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجھکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہون
جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب مین زنا کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارے اور کالا مونہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجھکو
ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی
تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے
پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی
مار اور مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو
سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ
توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا عبد اللہ بن سلام نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر
اوس آیت کو پڑھدیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا ھ ابو ھریرۃ اللّٰھم اھد ام ابی ھریرۃ اللّٰھم حبب
عبیدک ھذا وامہ الی عبادک المؤمنین وحبب الیھما المؤمنین مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماکو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو
ان دونونکے نزدیک پیارا کر دے **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ میری ما مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اوسنے
ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجھکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری ماکے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری مانے
میرے جوتیونکی آہٹ سنی تو کہا ای ابو ہریرہ کھڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کرکے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور
ون کہا کہ ای ابو ہریرہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت
خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی

أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرکے اور اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہمسے قرض کو اور بچادے ہمکو محتاجی سے **ف** دانہ اور گٹھلی جسکے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستے ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان ویسا اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہی **ھ عائشۃ** اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑے فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف **ق ابن عباسؓ** اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَيُرْوَى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ **كَانَ يَقُولُهُ** إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يتہجد کو بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کا بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمدؐ حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ ہین انمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھپر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیرے ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعضے اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دعا بہ لابیہ بسر مسلم مین عبد اللہ بن بسر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے اوس مین جو تو نے انکو دیا اور بخش دے انکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہے
ف عبد اللہ بن بسر رض سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت اپنی طرف والے آدمی کو دیا
پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خ البراء بن عازب اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَى
وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ كان يقوله إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا
بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ بخاری مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے
نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہمارے موت کے
اور اوسی کی طرف ہے پھر کر اوٹھنا ہے یعنی قیامت مین ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت مین عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند
مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے
ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق ابو ہریرۃ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق
اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی
طرح طرح کی مغفرت کر ق جریر اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دعا بہ لہ حین شکی الیہ انہ لا یثبت
عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور
راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب کہ اوسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ
توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے ق عائشہ
اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ
حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے
کی محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع مین
اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو
ابو بکر صدیق اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعرین پڑھنے لگے تو مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ کی ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہے وہان
یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق انس اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب مین ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی
جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ه ابو ہریرۃ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ

ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے میں گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھ دی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہیں فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے میں رہے
فاطمہ زہرا نے جب سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بددعا دی اول ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر ہر ایک
موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور کوئین میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین
جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہیں بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت
حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابن عباس اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ زاد ابو مسعود وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ دعا بہ
لَمَّا وَضَعَ لَهُ وَضُوءًا ح ك بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور سمجھ دے
ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا بھید سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی
جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھ دیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر
اونھین سے روایت ہی ابو مسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق انس اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو
بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِينَ
بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین
یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین م عبد الله
بن عمرو اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ای دلون کے پھیرنے والے پھیر ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عبد الله بن ابي اوفى اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ
الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دعا به على الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
ابی اوفی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے
اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے
نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبراکے بھاگ گئے م عائشة اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ
وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو
میری امت پر کسی کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا سو پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر
ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نکرے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے
م جابر اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يعني رجلا من دوس هاجر مع الطفيل بن عمرو الدوسي الى المدينة
فاجتواها فاخذ مشاقص فقطع بها براجمه فمات مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون
ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو
وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی پیکانون سے اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف مصابیح مین

تجھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوائے تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا اله الا انت یا لا اله غیرک فرمایا لیکن
مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ھ ابن سبيل اللهم ربنا لك
الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد
وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد
كان يقوله اذا رفع رأسه من الركوع مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی
واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین برابر اور بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہی اوسکے برابر اے بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری
تعریف مین اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی
چیز کو اور تیرے برابر نصیب والے مالدار کو اوسکا نصیبا اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام
نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین
ھ ابو برزة الاسلمي اللهم صب الخير عليهما صبا ولا تجعل عيشهما كدا دعا به لجليبيب
وامرأته مسلم مین ابو برزہ اسلمی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو اور ڈال کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت
یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی
دعا کی ق عبد الله بن ابي اوفى اللهم صل على آل ابي اوفى بخاری اور مسلم مین عبد الله ابی اوفی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب یہ آیت اوتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور انکے واسطے دعا مانگ تو عبد الله
بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی ق انس اللهم على الاكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر
دعا به حين استسقى فقيل له هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسا ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی
جب کہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہم سے مینہہ کو روکے
ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا ق ابن مسعود اللهم عليك بقريش قاله ثلث مرات ثم قال
اللهم عليك بابي جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وامية
بن خلف وعقبة بن ابي معيط وذكر السابع ولم احفظه قال ابن مسعود فو الذي بعث محمدا
بالحق لقد رأيت الذين سمى صرعى ثم سحبوا الى القليب قليب بدر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب
السابع هو عمارة بن الوليد بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار
کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط
کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد الله بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ
جنکا حضرت نے نام لیا تھا سو مین نے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع
کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے

لائق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے الٰہی مین تجھسے
اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک کے مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ
فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی ھم عَائِشَةُ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
قَالَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمد کی
طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عایشہ رضہ روایت ہے
کہ حضرت نے ایک سینڈھا سینگ والا جسکے مونہہ اور ہاتھ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عایشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے
چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ق عَائِشَةُ بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا تَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ
رَبِّنَا كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسَبَّابَتِهٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی لپٹی ہے ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاؤ ہوتا تو
حضرت زمین پر کلمے کی اونگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا ہی بے
جینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ كَانَ يَقُوْلُهٗ عِنْدَ الْكَرْبِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے
نہین کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہین کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہے اور عزت والے
عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی
کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا
اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جَابِرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهٗ
عَلَى الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوا وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا
شریک نہین اوسی کا ملک ہے اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہے پورا کیا اوسنے اپنے وعدے
کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اوسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب

جابر رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اوسی اضطراب مین
اپنی اونگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو
اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ
تو لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے
اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی
ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہو گی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور
حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہو گئی م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي يَعْنِي عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا
اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی
حضرت اور نصاریٰ دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوس پر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ ای محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین
ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین
اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا
حضرت کے پیچھے اور علی مرتضیٰ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ سب کی نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا
قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے
نصاریٰ پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان
گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہین محض بے جوڑ بات ہی اسکو اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز
اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ کسی نے بھی نہین
خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةُ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی
اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی
تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے
گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
م ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ كَانَ يَقُوْلُهَا اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے

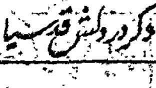
کر غم افسردہ کو پر درد کر	الفت دنیا سے اوسے سرد کر	تیری ہی محبت میں وہ کو ہر دم رہے	تیرے غم عشق میں خرم رہے
	یارب اس عاجز کی دعا کر قبول	خاتمہ بالخیر بحق رسول	

خاتمة الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار ہیں جو اوسنے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور حضرت نے اوسکے مضامین کو احادیث میں صاف بتایا اسپر بھی جو باتیں کہ ہماری سمجھ سے باہر تھیں بزرگان دین نے آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کر دین مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہوں شرک و بدعت سے بچیں اسلام کے ضروریات سے ہوشیار ہوں تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھیں اور جو عربی نجانتے ہوں تو اردو ترجمہ مطالعہ کریں اس صورت میں چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکے صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح ہو اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا اچھے سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** کے کوئی نظر نہ آئی تھی جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم **محمد مصطفی خان** مرحوم نے یہ کتاب چھاپی حق یہ کہ اون دونوں نسخوں سے مسلمانوں کو بڑا فیض ہوا اور لوگوں کا بہت مطلب نکلا خدا واہب العطایا ان دونوں کو جزائے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون میں سے کوئی نسخہ نہیں ملتا اور مسلمانوں کو اوسکا شوق بہت تھا عطوفی جناب **سید امداد العلی** صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواہب الغنی نے کہ اجرا امور خیر اونکی طبیعت ہے اور مددگاری مسلمان کی اونکی طینت ہے اس امیدوار رحمت ایزد منان **محمد عبد الرحمن** بن حاجی محمد روشن خان غفر لہما کو اس امر خیر کے پھیلانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے تین نسخوں قدیم صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا جو اون میں زیادہ نکلا اوسکو بعد مطابق کرنے کے ماخذ حاشیے پر بطور نسخہ لکھا ہے اور دو حدیثیں جو اون نسخوں میں زیادہ پائیں وہ اندر کتاب کے بڑھائیں اور اونپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہیں لکھا بلکہ رقم سیاقی اونکا نشان رکھا جب کتاب اس طرح مرتب اور طیار ہوئی اور اوسمیں کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہی فقیر نے حسب فرمایش عطوفی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینا رجب المرجب ۱۲۸۲ سنہ ہجری ہے چھپنا اوسکا **مطبع نظامی** واقع کانپور میں تمامی کو پہنچا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائیں فقیر اور اسکے چھپنے کے مددگاروں کو بدعائے فلاح دارین یاد فرمائیں یہ دعا احسان ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ٭

قطعۂ تاریخ اختتام طبع این کتاب مستطاب از جناب حافظ نظام الدین حسن ساکن کول سلمہ اللہ الوہاب

مشارق دگر طبع شد چون شفقت یافت [?]	بتکرار ناشش ستایش حساب	ذکر در دلش قدسیان ریختند [?]	چہ مطبوع دلکش شدہ این کتاب
۶۴۱ ۶۴۱ ۱۲۸۲			۱۲۸۲

وجہ مہر کی خاتمے پر
واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی
مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے



بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود



فتح ہوا تب حضرت نے جنفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سواے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سواے اوسکے اوسیکی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد ق ابْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت ہمیشہ اوسکو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت کہا کرتے سب روایتون مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہی اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین ہے اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی ھ اَنَسٌ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھ ہی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
جو کہ مطالب تھے بر اوج فلک — ترجمے سے آگئے اوتر ارض تک
یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا — شاہد تازے ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑ دو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہیو بجان — دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی جو بدعت مین جا کر پھنسا — مونہہ تو محمد کو دکھا دیگا کیا
نور کو لے نار کی کم کر ہوس — عاقل و بیدار کو نکتہ ہی بس
یا رب ان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

فهرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که اهل دین را شوق دریافت آن اکثر است

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

صحتنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	اینا جریج	ابن جریج	۴۳	۹	اخلکم	اخالکو	۸۳	۲۵	ض	رض
۳	۱۸	ضحاح	صحاح	۴۳	۲۳	بہ	بہ	۸۵	۲۰	لوجیا	لوجا
۴	۱۲	من	مین	۴۳	۲۷	نار	نارِ	۸۵	۲۴	حرق	حرف
۵	[illegible]	مال	حال	۴۸	۲۰	غریبا	غریبا	۹۲	۲۳	آب	آپ
۵	۱۹	الاجبار	الاخبار	۴۸	۲۷	ژوایت	روایت	۹۳	۲۶	غسل	غسل
۵	۱۹	زبدہ	زبدۃ	۴۹	۱۱	خذیفۃ	حذیفۃ	۹۶	۱۵	تعتنسل	تغتسل
۵	۲۴	بعنی	بعضی	۵۳	۲۷	قرابت	قرابت	۹۸	۱۶	بن حکم رض	بن حکیم
۵	۲۵	کتاب	کتاب	۵۴	۲	اواس	اوس	۹۹	۶	بن حکم رض	بن حکیم
۶	۱۷	رعاث	رعایت	۵۵	۱۷	این ارقم	ابن ارقم	۹۹	۱۷	اس فصل	اس فصل میں
۸	۱۲	ایتاغ	ابتاغ	۵۵	۲۵	بدیے	مدینے	۹۹	۲۳	مفصل	مفصل
۸	۱۳	توعبر	توعبر	۵۸	۱۹	مستیاللیل	مستیءاللیل	۱۰۳	۱۶	رص	رض
۸	۱۴	گابھا	گابھا	۵۹	۱۶	نجھے	مجھے	۱۰۸	۲۴	دنُوتم	دنوتم
۸	۲۱	بیٹون	بیٹیون	۵۹	۲۷	روایت	روایت ہے	۱۰۹	۲۲	ابو بکر رض	ابوبکر رض
۱۸	۸	ابی قاص	ابی وقاص	۶۰	۱۰	اوتارنی	اوتاری	۱۱۱	۴	علی مرتضی رض	علی مرتضی رض
۱۹	[illegible]	ابوھریرۃ	ابوھریرۃ	۶۰	۱۲	بیٹھا	بیٹھا	۱۱۱	۱۷	تب جرھی	تب چڑھی
۱۹	۲۴	لیا کیا	لیا کیا	۶۲	۱۴	الحجامۃ	الحجامۃ	۱۱۱	۱۹	بشئ	بشیء
۲۲	۱	کرنے	کرنے	۶۵	۱۲	فوکد	فوکد	۱۱۱	۱۹	راَبی	رائی
۲۲	۳	بسی	کسی	۶۵	۱۹	فصیرک	فصیرک	۱۱۲	۹	خضرت	حضرت
۲۴	۲۵	کہ	کہ	۶۷	۱۵	مسجدکے	مسجد کے	۱۱۳	۲۴	روایت	روایت
۳۲	۱۴	دبنار	دینار	۶۹	۱۶	استنحاضہ	استحاضہ	۱۱۴	۱۹	جحش	جحش
۳۲	۲۱	رستوت	رشوت	۷۲	۱۶	تیچارے	بیچارے	۱۱۴	۲۴	مینگنیا	مینگنیاں
۳۲	۲۵	زمبن	زمین	۷۳	۷	سبب	سبب	۱۱۵	۵	تغیضین	تغیضین
۳۵	۱۶	بالنردشیر	بالنردشیر	۸۰	۱۳	یطوث	یطوف	۱۲۰	۲۵	لاتسئلنی	لاتسئلنی
۴۲	۱۲	بعل	بعمل	۸۳	۲	تربا	تربا	۱۲۴	۲۶	کطھو	طھور
۴۳	۶	لتا	لیتا	۸۳	۱۹	متنعذا	متنفذا	۱۳۲	۲۳	لاطیرۃ	لاطیرۃ

تمت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۰	۵	الناس	الناس	۳۹۷	۱	یعظم	یعظّم	۴۵۵	۲۲	لیھلکن	لیھلکن
۳۶۱	۱۱	شروع کرونگا	شروع کرونگا	۳۹۷	۱	یکنی	یکسنی	۴۶۵	۲۷	اثب	انت
۳۶۶	۱۲	اللہ عز	اللہ عزّ	۳۹۷	۸	اوہیل	اورہیل	۴۶۸	۱۴	خنذف کا	خندف کا
۳۶۶	۱۳	او	اوْ	۳۹۹	۲۳	منتجی	مستجے	۴۶۸	۱۴	خزاغہ کا	خزاعہ کا
۳۶۶	۲۷	لفسیا	نفسي	۴۰۹	۲۱	ودذت	وددت	۴۷۰	۲۷	کھیچیگا	کھینچیگا
۳۶۷	۱۸	شئے دغدغہ	شئے دغدغہ	۴۱۴	۱۳	تفسہ	نفسہ	۴۸۲	۴	خاری	بخاری
۳۶۷	۲۰	بعضہ	بعضا	۴۱۵	۱۰	ناچار	ناچار	۴۸۲	۱۶	اورمسلم	اورمسلم
۳۶۷	۲۱	بعدی	بعدی	۴۱۶	۲۲	عوتین	عورتین	۴۸۲	۲۷	خاںج	خارج
۳۶۹	۲۱	جوان	جوان	۴۲۵	۲۷	ساختہ	ساختہ	۴۸۳	۲۶	نوم	قوم
۳۷۳	۱۹	ناس	الناس	۴۲۶	۹	خدیفۃ	حذیفۃ	۴۸۷	۲	ابن عمرو	ابن عمر
۳۷۴	۱۳	مفبول	مقبول	۴۲۷	۴	ثادت	عادت	۴۸۹	۲۱	افطر	افطر
۳۷۷	۶	توبہ کرنہ	توبہ کرنا	۴۳۴	۹	گر	اگر	۴۹۶	۲۷	دفت	وقت
۳۸۷	۱۴	لیعذبنہ	لیعذبنہ	۴۴۰	۱۴	او امام	اورامام	۵۰۴	۲۱	اجارت	اجازت
۳۹۲	۹	حذابا	عذابا	۴۴۱	۲۱	ترکتکم	ترکتکم	۵۰۷	۲۱	روایت	روایۃ
۳۹۴	۱	الدابۃ	الدابۃ	۴۴۴	۲۳	قوزنی	[illegible]	۵۰۹	۳	ملّ	مل
۳۹۶	۱۳	رروایت	روایت	۴۴۸	۲	خذیفہ	حذیفہ	۵۰۹	۱۳	عبد اللہ ابی اوفی	عبد اللہ بن ابی اوفی
								۵۱۴	۲۰	اجو	ا

صحت نامہ حاشیہ

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۱		مقابل سطر ۱۲ متن باید		۱۳۹	۱	۲	غزوور	غرور	۴۱۸	۲	۲	وود	[illegible]
۳۷	۱	۱	نذنمنوعہ	نذور ممنوعہ	۱۴۳	۱	۱	حقیقت	حقیت	۴۲۸	مقابل سطر ۱		۱۸۴۲	[illegible]
۴۸	۱	۲	لشارت	بشارت	۱۵۶	۱	۱	نفظ	لفظ	۴۴۲	۱	۱	خرارخ	خوار[illegible]
۵۰	۱	۲	نہمت	مذمت	۱۵۷	۱	۲	المسلمیر	المسلمین	۴۵۰	۱	۳	نشویش	تشو[illegible]
۵۶	۱	۱	فرصت	فرضیت	۲۴۴	۱	۴	تبخر	تبختر	۴۶۶	۱	۲	صلوہ	[illegible]
۶۸	۱	۶	بڑھایاجاتاہی	بڑھایاجاتاہی	۲۵۹	۱	۴	حقیقت	حقیقت	۴۷۳	۱	۱	جاصدالجد	[illegible]
۱۰۰	۱	۱	صیلت	فضیلت	۲۷۱	۱	۱	المطرمی	المطرمی	۴۸۸	۱	۲	[illegible]	[illegible]
۱۳۲	۲	۱	فوودرہم	دودرہم	۲۹۵	۱	۳	تخذیر	تحذیر					

تمت

طبع [illegible]

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴	او	اور	۱۹۸	۷	بعنی	یعنی	۲۷۲	۱۲	النَفَس	النفس
۹	دوزخ مین	دوزخ مین	۱۹۸	۱۴	نھی	بھی	۲۸۳	۱۱	ہمن	مین
۱۶	سنے	سے	۱۹۸	۲۲	خدا	خدا	۲۸۴	۷	وبایا	فرمایا
۱۸	اود تاریخ	اور تاریخ	۱۹۹	۱۷	مدینے	مدینے	۲۸۵	۱۲	روایت	روایت
۲۴	اوتبارتے	اوتارتے	۲۰۱	۲۷	بحھھا	بحقھا	۲۹۱	۴	نہ نماز نہ پڑھی	نماز نہ پڑھی
۱۵	نہو	نہو	۲۰۴	۲۷	چیز	پچیز	۲۹۶	۲۰	واحب	واجب
۱۹	ساختہ	سانت	۲۰۵	۲۳	الخطاب	الخطاب	۲۹۶	۲۷	فتق	فتح
۲۲	رزق	رزق	۲۱۲	۱	موسنی	موسٰی	۳۰۱	۱۸	ہ	کہ
۹	چوتی	جوتی	۲۱۶	۵	نہنن	نہین	۳۰۵	۱۲	القرانظی	القرظی
۳	منہما	منہما	۲۲۰	۵	بتو	تو	۳۱۷	۸	اصحاب	اصحاب
[illegible]	او	اور	۲۲۴	۱۳	بدعا	بد دعا	۳۲۰	۵	مواحذہ	مواخذہ
[illegible]	برتر	بدتر	۲۲۴	۲۷	اوردسری	اوردوسری	۳۲۲	۲۲	او کامزہ	اوسکا مزہ
۱۲	وجوھنا	وجوھنا	۲۲۸	۱۲	عبد	عبد	۳۲۲	۲۳	متل	مثل
[illegible]	اذاب	اذاب	۲۳۵	۴	ابن عمرو	ابن عمر	۳۲۳	۱۶	کمثل	کمثل
۲۹	بابت	بات	۲۳۵	۸	آب	آپ	۳۲۳	۱۷	بحجر کر	بحجر کر
[illegible]	نمکو	تمکو	۲۳۵	۲۰	کیا	کیا	۳۲۳	۱۸	اورسمین	اوسمین
۱۱	غذاب	عذاب	۲۴۰	۲۰	پھر آپا	پھر آیا	۳۲۷	۲۰	البیع	البیع
۲	گھر	گھر	۲۴۴	۵	ایمان سے	ایمان کے	۳۳۳	۷	بن حکم رض	بن حکم
۴	او	اور	۲۴۷	۳	بابت	بات	۳۳۴	۱۲	چبیر	جبیر
۲۴	سنے	سے	۲۵۴	۲۵	اوسمین	اسمین	۳۳۴	۱۷	ہاصم	اعصم
۲	بن حکم رض	بن حکم	۲۵۵	۱۲	زید	زید	۳۳۶	۸	کسنی	کسی
۱۸	نہین ادا کرتا	نہین ادا کرتا	۲۵۵	۲۱	بعبد اللہ	لعبد اللہ	۳۳۷	۱۶	اوبہتر	اوربہتر
۲	یغرس	یغرس	۲۵۹	۱۲	اوراوس	اوراس	۳۳۹	۲	حطبہ	خطبہ
۲	مکتوب	مکتوب	۲۶۱	۱۹	نسائھا	نسائھا	۳۳۹	۶	بھم	بھم
[illegible]	توب	بالوقوب	۲۶۱	۲۷	ہوا	ہونا	۳۳۹	۹	ذہب	ذھب
[illegible]	[illegible]	پیچھے	۲۶۸	۵	شرات	شراب	۳۳۹	۱۷	نہین	تہین